"شاید بڑی بی بی صاحبہ نہیں چاہتیں کہ آپ نواب صاحب کے سامنے جائیں۔۔۔ وہ دراصل نواب صاحب کی شادی ماروی بی بی سے ہونی ہے نا۔۔۔ تو وہ چاہتی ہیں نواب صاحب کی خلوت میں آپ سے پہلے وہیں جائیں۔۔۔ ان کی خاندانی بیوی۔۔۔"

رجو وہیں اس کے قریب زمین پر بیٹھتے بول رہی تھی۔۔۔ جب اس کی بات پر نساء کے چہرے کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسے جو بڑی بی بی کا رویہ بہت برا لگا تھا۔۔۔ یہ بات جان

کر اسے وہ عورت اچھی لگنے لگی تھی۔۔وہ بھی تو یہی چاہتی تھی اس نواب سے دور رہنا۔۔۔

"کب شادی ہے ان کی۔۔۔؟؟"

نساء نے اتنی دیر میں اس کی کسی بات میں پہلی بار انٹرسٹ لیا تھا۔۔

"بی بی جی ابھی ایک دو ہفتوں بعد ہونی ہے۔۔تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔"

رجو کو فکس ڈیٹ کی خبر نہیں تھی ابھی۔۔۔نساء کا اسے اپنے قدموں میں بیٹھنا اچھا نہیں لگا تھا۔اسی لیے اسے اٹھا کر اپنے برابر چارپائی پر بیٹھا دیا تھا۔۔

"میں نے سنا ہے کہ یہ نواب بہت سفاک قسم کا ہے۔۔۔بہت ظلم کرتا ہے لوگوں پر۔۔کیا واقعی میں ایسا ہے۔۔؟؟"

نساء کے الفاظ پر رجو اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔کتنی بہادر تھی وہ۔۔۔نواب کی حویلی میں بیٹھ کر اس کے بارے میں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔

"بی بی آپ جو لفظ بول رہی ہیں وہ دوبارہ مت بولیئے گا۔۔۔یہاں دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔"

رجو نے اسے ہمدردانہ مشورہ دیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا جواب دیتی۔۔۔قدموں کی آواز پر وہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"رجو تم ابھی تک یہیں بیٹھی ہو۔۔بڑی بی بی صاحبہ نے سختی سے منع کیا ہے ان سے کسی بھی طرح کی بات کرنے کو۔۔۔چلو نیچے۔۔۔نواب صاحب کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

اور بڑی بی بی صاحبہ کا حکم ہے جب تک نواب صاحب نیچے ہوں آپ یہاں سے باہر نہیں آئیں گی۔۔"

وہ ملازمہ شاید سینیئر تھی۔۔۔اس کے انداز میں عجیب سا غرور اور اکڑ تھی۔۔

نساء اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ تو ویسے بھی اس نواب سے دور ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد گم صُم وہ چارپائی پر سمٹ کر بیٹھتی اپنا سر دیوار کے ساتھ ٹکا گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بھر سا گیا تھا۔۔۔اسے کبھی کبھی خود پر بہت ترس آتا تھا۔۔

اس پوری دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں تھا کہ جس کے لیے وہ اہم ہو۔۔۔اس نے ہمیشہ سے اپنے باپ اور بھائیوں کی نظروں میں اپنے لیے ناگواریت دیکھی تھی۔۔۔

باقی سب تو ویسے ہی اسے کچھ نہیں سمجھتے تھے۔۔۔خدیجہ بیگم کو بھی اس کی تکلیف کا احساس تب ہوا تھا جب اس نے اپنے آپ کو خود ہی سب سے دور کر لیا تھا۔۔۔

گھٹنوں میں چہرا چھپائے وہ کتنی ہی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

وہاں آہستہ آہستہ اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کمرے میں چھوٹا سا زرد رنگ کا بلب لگا ہوا تھا۔۔۔ نساء کو
اندھیرے سے بہت خوف آتا تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بلب
آن کر دیا تھا۔۔۔ تھوڑی سی روشنی پیدا ہوئی تھی تو اس کی جان
میں جان آئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

ایک ملازمہ کھانا لے کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

"یہ کھانا کھالیں آپ۔۔۔"

اس نے ٹرے نساء کے سامنے بیڈ پر رکھ دی تھی۔۔۔

نساء نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔اسے بہت سخت بھوک لگ
رہی تھی۔۔۔

وہ باہر دروازے کی اوٹ میں کھڑی ملازمہ کو نہیں دیکھ پائی
تھی۔۔۔جو اسے کھانا کھاتے دیکھ چمکتی آنکھوں کے ساتھ وہاں
سے نکل گئی تھی۔۔۔

نساء نے آدھی روٹی کھائی تھی۔۔۔ آدھے سے زیادہ کھانا ابھی پڑا تھا۔۔۔ جب اسے پیٹ میں شدید درد اٹھا تھا۔۔

"بی بی جی۔۔۔"

رجو پھولتی سانسوں کے ساتھ بھاگتی ہوئی اوپر آئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔ آپ نے کھانا کھالیا ہے۔۔۔"

وہ پریشانی کے عالم میں پوچھ رہی تھی۔۔۔ نساء کے پیٹ میں درد کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس سے بولا نہیں جارہا تھا۔۔۔ رنگت بالکل زرد ہوگئی تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

رجو اس کے ہاتھ پیر ملتے تشویش بھرے نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"کھانے میں کچھ ڈالا گیا ہے۔۔؟؟"

اس نے درد سے دوہرے ہوتے پوچھا تھا۔۔۔اس کی چیخیں نکل رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھی۔۔۔

"زہر۔۔۔کھانے میں زہر ڈال کر دیا گیا ہے آپ کو بی بی۔۔۔"

رجو کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ جبکہ تکلیف کے باوجود نساء کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تم کسی کو مت بلاؤ۔۔۔ یہ موت زندگی سے بہت آسان ہے۔۔ مجھے مرنے دو۔۔۔۔"

نساء کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

"نہیں بی بی۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں نواب صاحب تک خبر پہنچاتی ہوں۔۔۔"

رجو نے اس کو تھام کر سیدھا کیا تھا اور تیزی سے باہر کے جانب بھاگی تھی۔۔۔

"راشد۔۔۔نواب صاحب کہاں پر ہیں۔۔۔؟؟"

رجو بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔۔۔

"اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔۔۔کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

راشد اس کو پریشان دیکھ پوچھنے لگا تھا۔۔۔جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔

"وہ بی بی کو کسی نے زہر دے دیا ہے۔۔۔ان کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔وہ مر جائیں گی۔۔۔"

رجو کی بات پر راشد نے حیران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسی بی بی؟؟"

اس حویلی میں ایسی سازشیں ہوتی رہتی تھیں۔۔۔

"نساء بی بی۔۔۔جو نواب صاحب کے نکاح میں ونی ہو کر آئی ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر راشد نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

"تم کسی ڈاکٹر کو بلا کر دکھا دو۔۔۔میں نواب صاحب کو اس وقت تنگ نہیں کر سکتا۔۔۔ان کے غصے کا پتا ہے تمہیں۔۔۔"

راشد جانتا تھا کہ یہ لڑکی اس کے نواب کے لیے بالکل غیر اہم تھی۔۔۔

"وہ مر جائیں گی۔۔۔انہیں ابھی ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔۔۔تم ڈرائیور کو کہہ دو میں ان کے ساتھ ہسپتال چلی جاتی ہوں۔۔۔"

رجو کو راشد کی اس بے حسی پر غصہ آیا تھا۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ جاؤ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔"

راشد نے اسے غصے سے کہا تھا۔۔۔ جس پر رجو بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

وہ پلٹنے لگی تھی جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور نواب اشہاب باہر نکلا تھا۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔۔ وہ بی بی مر جائیں گی۔۔۔"

رجو سیدھی اس کے پیروں میں جا گری تھی۔۔۔۔ اس ملازمہ کی اس حرکت پر نواب کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سورج دھیرے دھیرے مغرب کی طرف ڈھل رہا تھا۔

خیر پور کے علاقے میں ہوا خشک تھی۔۔۔ درختوں کے پتے جیسے تپ کر چمک رہے تھے۔

نواب اشہاب لغاری کی حویلی کے صحن میں زمین سے گرمی اٹھ رہی تھی۔۔ جیسے ریت بھی اس کے غصے سے جل رہی ہو۔

حویلی کے دروازے پر دو مسلح گارڈ کھڑے تھے۔۔ بندوقوں کے دہانے سورج کی روشنی میں چمک رہے تھے۔۔۔

اور دروازے کے باہر گاؤں کے لوگ قطار میں کھڑے تھے۔

عورتوں کے سروں پر دوپٹے، مردوں کے چہروں پر پسینے کی بوندیں اور سب کی آنکھوں میں ایک ہی چیز تھی۔۔۔بے پناہ خوف۔۔۔۔

بیچ میں ایک اکرم نامی نوجوان کھڑا تھا۔۔۔

چہرے پر مٹی۔۔۔ہونٹوں سے خون رس رہا تھا اور ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔

وہ ہچکچا کر زمین پر نظر جمائے کھڑا تھا۔۔۔

جیسے جانتا ہو کہ کچھ دیر میں اس کی زندگی کی جوت بجھا دی جائے گی۔۔۔

اور اس کے برابر میں ایک کمزور سی عورت روتی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔ جو اس کی ماں تھی اور آنے والے لمحات کا سوچتے اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

حویلی کے اندر سے ڈھول کی مدھم تھاپ سنائی دے رہی تھی۔۔۔

پھر دروازہ آہستہ سے کھلا تھا۔۔۔

اپنے گارڈز کے ہمراہ وہ بارعب شخصیت کا مالک مضبوط قد و قامت کا مالک متکبر شخص باہر آیا تھا۔۔

وہ لمبا، چوڑا مگر دبنگ وجود رکھتا تھا۔۔۔

اس کے کسرتی کندھے اور طاقتور چوڑا سینہ اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔

اس کے سفید کُرتے پر سنہری بٹن جھلک رہے تھے۔۔

آنکھوں میں وہ سختی تھی جو نسلوں سے چلتی آ رہی تھی۔

اس کی چال میں غرور اور سرد مہری تھی۔۔۔جیسے اس کے سامنے انسان نہیں، ریت کے ذرات ہوں۔

سب کے سروں پر خاموشی طاری ہو گئی تھی۔۔۔

انسان تو کیا اس وقت کوئی پرندہ بھی نہیں بول رہا تھا۔۔۔

یہ وہ لمحہ تھا جب گاؤں کا وقت جیسے رک گیا۔۔۔۔

نواب آہستہ آہستہ اکرم کے سامنے آیا۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے تم نے کیا کیا ہے؟"

اکرم کو قہر ٹپکاتی نگاہوں سے دیکھتے وہ دھاڑا تھا۔۔۔

اکرم نے نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔ غلطی ہو گئی تھی، وہ گھوڑا۔۔۔"

"غلطی؟ تمہاری غلطی سے میرے باپ کا پسندیدہ گھوڑا مر گیا۔ کیا تم جانتے ہو وہ گھوڑا میری نسل کا فخر تھا؟"

نواب اشہاب نے اس کی بات کاٹ دی تھی۔۔۔

اس کے لہجے میں ایسا زہر تھا جیسے ہر لفظ اکرم کے سینے میں تیر بن کر اتر رہا ہو۔۔۔

وہ مانتا تھا اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی۔۔۔ مگر یہ انجانے میں ہوا تھا۔۔۔

جو بات وہ نواب کو نہیں سمجھا سکتا تھا۔۔۔

سزا کا حقدار تھا وہ۔۔۔

"نواب صاحب، اللہ کے لیے۔۔ میرا بیٹا بے قصور ہے۔۔۔ وہ تو۔۔۔"

بوڑھی عورت نے آگے بڑھ کر کہا تھا۔۔۔

نواب نے ایک نظر اس عورت پر ڈالی تھی۔۔۔

ایسی نظر جس میں ہمدردی کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"خاموش رہو اماں۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں غصے سے لال تھیں۔۔۔

جن میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی۔۔

"یہ زمین میری ہے۔۔۔یہ علاقہ یہ گاؤں میرا ہے۔۔اور یہاں غلطی کی قیمت بھی میں طے کرتا ہوں۔"

اس کو یہ رونا گڑگڑانا مزید غصہ دلاتا تھا۔۔۔

اس کے حکم پر دو گارڈ آگے بڑھے تھے۔۔۔ اکرم کو گھسیٹ کر صحن کے بیچوں بیچ لاتے اس کے بازو پھیلا کر باندھ دیے گئے تھے۔۔۔

لوگوں نے سر جھکا لیے۔۔۔۔

ہوا میں خوف کی لرزش محسوس ہو رہی تھی۔

نواب اشہام کے لبوں پر ایک باریک مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔ اسے اپنے آگے لوگوں کو ایسے بے بس کر کے ایک انجانہ سکون ملتا تھا۔۔۔

یہ وہ مسکراہٹ تھی جس میں احساس نہیں، طاقت بولتی
تھی۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم سب دیکھو۔۔۔"

اس نے گاؤں والوں کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"یہ ہے انجام اُس کا جس نے نواب کے حکم کی خلاف ورزی
کی۔۔۔"

وہ اپنے جوتے کی نوک سے زمین پر مٹی ہٹانے لگا تھا۔۔۔ جیسے کچھ
ڈھونڈ رہا ہو۔۔۔

"یہ زمین میرے باپ کے خون سے سینچی گئی تھی۔۔جو اسے نقصان پہنچائے گا۔۔وہ خود اسی مٹی میں دفن ہو گا۔"

گارڈ نے مٹی سے بھری بالٹی آگے بڑھائی تھی۔۔۔

نواب اشہام نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی تھی اور اسے اکرم کے چہرے پر پھینک دیا تھا۔۔

"یہ وہی زمین ہے۔۔۔جسے تم نے داغدار کیا۔"

اکرم زمین پر گر گیا تھا۔۔۔

عورتیں چیخیں مارنے لگی تھیں۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔رحم کریں۔۔۔"

بوڑھی ماں قدموں میں گر کر رو پڑی۔۔۔۔

نواب کا چہرہ لمحے بھر کو سختی سے ڈگمگایا تھا۔۔۔۔

ایک سایہ سا سامنے آیا تھا۔۔ جیسے اندر کچھ ٹوٹنے والا ہو۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو مضبوط کر لیا۔۔۔۔

"رحم؟"

وہ طنزیہ ہنسا تھا۔۔۔

"رحم کمزوروں کا زیور ہے۔۔۔نواب کا نہیں۔"

وہاں سب کے چہروں پر اپنا خوف دیکھ اس کی آنکھوں کی چمک
بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اسے دو دن تک سختی بھری قید میں رکھو اور پھر گاؤں والوں کے
سامنے چھوڑ دو۔۔ تاکہ یہ یاد رہے۔۔۔ نواب کی مرضی کے بغیر
یہاں ہوا بھی نہیں چلتی۔۔۔"

اس نے بغیر رحم کھائے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔

گارڈز نے اکرم کو گھسیٹ کر باہر لے جانا شروع کیا تھا۔۔ اس کی
ماں چیختی۔۔ مٹی میں گر کر روتی رہی تھی۔۔

نواب چند لمحے انہیں دیکھتا رہا تھا۔۔۔ پھر آہستہ سے مڑ گیا۔

یہی اس کا انصاف تھا۔۔۔

جو غلطی کرے گا وہ سزا برداشت کرے گا۔۔۔

غلطی کی کوئی معافی یا رعایت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

گارڈز نے اسے گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھ تیزی سے قریب آتے

دروازہ کھولا تھا۔۔

جیسے ہی گاڑی چلی۔۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

مگر اس کی پلکوں کے نیچے وہی منظر جھلک رہا تھا۔۔۔۔

اکرم کی ماں کا روتا چہرہ۔۔۔

"بابا سائیں۔۔۔میں بھی آپ کی طرح بے رحم ہو گیا ہوں۔۔

بہت خوش ہونگے نا آپ۔۔۔"

ایک ہلکی سانس اس کے لبوں سے نکلی تھی۔۔۔

نگاہیں شیشے سے باہر اڑتی ریت پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

گاڑی ریت اڑاتی دور نکل گئی تھی۔۔۔پیچھے رہ گئی تھی وہی

حویلی، وہی چیخیں، وہی خوف۔۔۔

اور ہوا میں گونجتا وہ ایک ہی احساس۔۔۔

طاقت نے پھر انسانیت کو شکست دے دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نساء تم یہاں بیٹھی ہو۔۔۔میں تمہیں ہر جگہ ڈھونڈ چکی ہوں۔۔۔"

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔۔جب اس کی دوست ایشا نے اس کے پاس آتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

وہ اکثر یہ بات نوٹ کرتی تھی کہ نساء کو جب بھی تنہائی ملتی تھی۔۔۔وہ ایسے ہی انجانے خیالوں میں کھو جاتی تھی۔۔۔ نجانے

اس کی زندگی میں ایسا کیا تھا۔۔۔ جو اسے اتنا اداس اور پریشان رکھتا تھا۔۔۔

نساء اس کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ مگر اس نے کبھی اپنی پرسنل لائف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

ہر وقت وہ خود کو بڑی سی چادر میں چھپا کر رکھتی تھی۔۔۔ جیسے کسی کی نظر غلطی سے بھی اس پر پڑ گئی تو نجانے کیا قیامت آجائے گی۔۔۔

"سر فاروق کا لیکچر کینسل ہو گیا تھا تو اس لیے میں یہاں آگئی۔۔۔"

اس نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

"دیکھو نا سمسٹر ختم بھی ہو گیا اور پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ تم یہیں رہو گی یا واپس جاؤ گی۔۔۔"

ایشا کی بات پر اس نے اداسی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہاں سب بہت خوش تھے کہ کچھ دنوں کے لیے یونیورسٹی سے آف ہو رہا تھا۔۔۔

وہ سب گھومنے پھرنے کے نجانے کیا کیا پلان بنا رہے تھے۔۔۔

جبکہ ایک وہ تھی جس کا دل اس وقت انجانے احساس کے زیر اثر گھبراہٹ کا شکار تھا۔۔۔

"ادا سر فراز نے کہا تھا وہ مجھے لینے آئے گا۔۔۔اب پتا نہیں آتا ہے کہ نہیں۔۔۔"

اس نے بے دلی سے کہا تھا۔۔

"کیا تم اپنے گھر نہیں جانا چاہتی۔۔۔؟؟"

ایشا اس کی کاجل سے سجی گول مٹول دلفریب آنکھوں کو تکتی مسکرا کر بولی تھی۔۔۔۔

جو اپنے گاؤں واپس جانے کے خیال سے ہمیشہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتی تھی۔۔۔۔

اب بھی ایشا کی بات کے جواب میں اس نے بوجھل سانس خارج کی تھی۔۔

"اپنا گھر۔۔۔۔۔"

اس لفظ کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔جب بیگ میں پڑا اس کا چھوٹا سا موبائل گنگنانے لگا تھا۔۔

اس نے جلدی سے موبائل نکالتے اس پر جگمگاتے نمبر کو دیکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔

"کیا ہوا؟؟ کس کی کال ہے۔۔؟؟ سب خیریت ہے نا۔۔۔؟؟"

اس کو پتھر کا مجسمہ بنتے دیکھ ایشا نے اس کا بازو ہلاتے پوچھا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کرتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھوں میں لرزش واضح محسوس کی جاسکتی تھی۔۔۔

"وہ مجھے لگتا ہے اداسر فراز لینے آگیا ہے۔۔۔مجھے جانا ہو گا۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔خدا حافظ۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھی ہی تھی۔۔ جب ایشا نے اس کا ہاتھ تھام لیا

تھا۔۔۔

"مجھے لگ رہا جیسے تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔؟؟ تمہیں کوئی

پریشانی ہے تو مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہو۔۔۔"

اس کی جانب نرم نگاہوں سے دیکھتے ایشا نے پوچھا تھا۔۔۔ اس نے

ہمیشہ یہ بات نوٹ کی تھی کہ نساء ہر وقت خود کو چھپائے رکھنے کی

کوشش میں ہلکان ہوتی تھی۔۔۔

ایشا کے علاوہ اس نے کبھی کسی کے سامنے اپنے چہرے سے نقاب نہیں اتارا تھا۔۔۔اس پوری یونیورسٹی میں صرف ایشا نے ہی اس کا چہرا دیکھ رکھا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں ہے۔۔ تم بہت اچھی دوست ہو میری۔۔۔میں بھلا تم سے کیوں کچھ چھپاؤں گی۔؟"

نساء آنکھوں میں آن ٹھہری نمی کو پیچھے دھکیلتی اس کو اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔

جب ایشا نے اس کے ہاتھ میں ایک چٹ تھمائی تھی۔۔۔جس پر اس کے گھر کا ایڈریس اور فون نمبر ز لکھے تھے۔۔۔

"کبھی بھی ضرورت پڑے یا کوئی مشکل ہو تو مجھے ضرور یاد کرنا۔۔۔ میں ہر حال میں تمہاری مدد کروں گی۔۔۔"

ایشا کے ساتھ وہ کچھ مہینے ہی رہی تھی۔۔۔ مگر اسے اس قدر عزیز ہو چکی تھی۔۔۔ کہ اس کے واپس گاؤں جانے کے خیال سے ہی ایشا کو اپنا دل اداس ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی محبت پر نساء ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

مگر گلا رندھ جانے کی وجہ سے اس سے مزید کچھ بولا نہیں گیا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے مین گیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کا موبائل فون پھر سے بجنے لگا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی گیٹ سے باہر آئی تھی۔۔۔جہاں سامنے ہی سیاہ رنگ کی گاڑی اس کی منتظر تھی۔۔۔اس کے سیاہ شیشوں کی وجہ سے اندر کا منظر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھولا تھا۔۔۔نگاہیں جھکائے وہ بنا کچھ بولے اندر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ سرفراز سومرو براجمان تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟"

پیچھے دیکھنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب اس نے بھی جواب دینے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

"تمہارا شوق پورا ہو گیا ہو گا باہر کی دنیا دیکھنے کا۔۔۔"

سرد لہجے میں پھر سے سوال کیا گیا تھا۔۔

نگاہیں جھکائے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی وہ اب بھی خاموش رہی تھی۔۔۔

"بابا سائیں نے کہا ہے تمہیں بتا دوں کہ آج رات رخصتی ہونی ہے تمہاری۔۔۔ گاؤں پہنچنے میں سات آٹھ گھنٹے لگیں گے۔۔۔ یہ

وقت بہت ہو گا تمہارے لیے۔۔۔ خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے

کے لیے۔۔"

سرفراز سومرو نے بے حسی بھرے انداز میں کہتے اسے اطلاع دی

تھی۔۔۔

جس سے وہ پہلے بھی واقف تھی۔۔۔ اس نے اب کی بار بھی کوئی

جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"اگر تم بغاوت کا سوچ رہی ہو تو بھول جاؤ۔۔۔ ممکن نہیں ہے اب

تمہارے لیے۔۔۔"

اس کی یہ خاموشی سرفراز کو حیران کر رہی تھی۔۔۔

"جب باپ اور بھائی بے غیرت ہو جائیں تو ان کے سامنے بولنا نہ بولنا برابر ہے۔۔۔'

کافی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے جو جواب دیا تھا۔۔۔وہ آگے بیٹھے سرفراز سومرو کو آگ لگا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کتابیں پڑھ کر تم پہلے سے بھی زیادہ بدزبان ہو گئی ہو۔۔۔کہا تھا میں نے باباسائیں سے کہ اسے وہیں حویلی میں باندھ کر رکھیں۔۔۔"

سر فراز ڈرائیور کے سامنے اس کی جانب سے ادا کیے جانے والے الفاظ پر غصے سے ابل کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس کا بس چلتا تو ابھی ایک الٹے ہاتھ کی اس کے منہ پر جڑ دیتا۔۔۔

اس نے تو کئی بار اپنے بابا سائیں سے کہا تھا کہ اس بدزبان لڑکی کو جان سے مار دینا ہی ان کے لیے بہترین رہے گا۔۔۔ مگر اسے اپنے باپ کی سوچ اور دور اندیشی کا قطعاً بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

کہ یہ لڑکی آگے جا کر ان کے لیے کس قدر کار آمد ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

"حویلی میں تم سب کو جو بھونکنے کے لیے باندھ کر رکھا ہوا

ہے۔۔۔ میری جگہ نہیں بچتی وہاں۔۔"

وہ پہلے بھی بولنے سے خوف نہیں کھاتی تھی۔۔۔ مگر اب وہ پہلے

سے بھی زیادہ نڈر ہو گئی تھی۔۔۔

کیونکہ اب اسے انجام کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اس کے ساتھ جتنا

برا کیا جا سکتا تھا وہ کر دیا گیا تھا۔۔۔

"اپنی زبان کو لگام دو ورنہ کاٹ دوں گا۔۔"

سرفراز اس کی جانب پلٹتا غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اسماعیل نے ایک سرسری سی نگاہ سرفراز کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر ڈالی تھی۔۔۔جو اس وقت اپنی بہن کی باتیں سن کر خود پر سے کنٹرول کھو چکا تھا۔۔۔

اسماعیل کو پیچھے دیکھنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔مگر بنا دیکھے بھی وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ نساء بی بی بڑے پرسکون انداز میں بات کرتی اپنے بھائی کا دماغ خراب کر چکی تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔تم پر ہوتا تو اب تک میں زمین کے اوپر نہیں نیچے ہوتی۔۔۔اپنی یہ خالی خولی دھمکیاں حویلی کی عورتوں تک محدود رکھو۔۔۔مجھے ہاتھ لگانے کی ہمت نہیں ہے تم میں ادا۔۔۔

بھولو مت تم میرا سودا کر چکے ہو۔۔۔اب میں کسی اور کا خریدہ ہوا

مال ہوں۔۔۔جس کا تم نے اور تمہارے باپ نے بڑا بھاری

معاوضہ وصول کیا ہے۔۔۔"

وہ اتنے دنوں سے بالکل خاموش تھی۔۔۔اتنے دنوں کی بھڑاس

اس کی اب نکل رہی تھی۔۔

جو سرفراز کو آگ بگولا کر گئی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔تم جس شے پر اچھل رہی ہو۔۔وہاں

جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہو گا تمہارا۔۔۔تم ابھی کچھ نہیں

جانتی۔۔۔"

سرفراز نے اسے سرخ جلتی آنکھوں سے دیکھتے آنے والے وقت

سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں خوف دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جس کی پرچھائی

بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔

بلکہ وہ اس کی بات مکمل ہوتے کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

"تم بھول رہے ہو ادا۔۔۔ بچپن سے لے کر اب تک بھی تو تم جیسے

جانوروں کے ساتھ ہی گزرا ہے۔۔۔ وہ تم سے بڑا حیوان ہو یا وحشی

درندہ۔۔۔ پرواہ نہیں ہے مجھے۔۔۔ بہت مضبوط ہوں۔۔

سب جھیل لوں گی۔۔۔ میرے باپ بھائیوں نے جن زمینوں

کے بدلے مجھے اس کے ہاتھ بیچا ہے۔۔

ان کی قیمت بھی تو چکانی ہے۔۔۔ ویسے کیا میرا شوہر ایک ہی مرد

ہو گا نا۔۔۔ ایک ہی مرد سے تعلق ہو گا نا وہاں میرا۔۔۔

یا وہ بھی تم سب کی طرح بے غیرت ہے۔۔۔"

نساء کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ مگر لبوں پر زہریلی مسکان۔۔۔۔

اس کے الفاظ سرفراز کو جلتی آگ میں جھونک گئے تھے۔۔۔

"گاڑی روکو۔۔۔"

سرفراز پوری قوت سے دھاڑا تھا۔۔۔اسماعیل نے بریک پر پیر رکھتے یکدم سے گاڑی روک دی تھی۔۔۔

نساء کا سر سیٹ کی پشت سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

جبکہ سرفراز گاڑی رکتے ہی باہر نکل گیا تھا۔۔اور پوری قوت سے ایک زوردار مکہ گاڑی کے بونٹ پر جڑھ دیا تھا۔۔۔

"بی بی آپ کو سائیں سے ایسے بات۔۔۔۔"

اسماعیل نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔اور نکلو گاڑی سے تم بھی۔۔۔"

نساء اتنے زور سے دھاڑی تھی کہ اسماعیل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"بابا سائیں میں اس بے غیرت لڑکی کے ساتھ مزید سفر نہیں کر سکتا۔۔۔ آپ بس اجازت دیں مجھے۔۔۔ اس کا گلا کاٹ کر یہیں گاڑھ دوں میں اسے۔۔۔ اسے وہاں لانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔

وہاں بھی یہ ہمارا ناک کٹوائے گی۔۔۔"

سرفراز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا حشر بگاڑ دے۔۔

"پاگل مت بنو۔۔ ہوش سے کام لو۔۔۔ اسے مارنا ہوتا تو بہت پہلے اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا چکا ہوتا۔۔ صحیح سلامت حویلی پہنچاؤ اسے۔۔۔ زرا سی خراش بھی آئی اسے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

بھولو مت تمہارے کارناموں کے بعد ہی اسے وہاں جانا پڑ رہا ہے۔۔"

افتخار سومرو بیٹے کی بات سنتے بہت مشکل سے ضبط کر گئے تھے۔۔

جبکہ ان کے پاس بیٹھے عتیق اور جازم ان کے تاثرات اور الفاظ سے سب کچھ سمجھ گئے تھے۔۔۔وہ دھان پان سی لڑکی ایسے ہی سب کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیتی تھی۔۔۔

"اگر آپ حکم دیں تو ہم چلے جاتے ہیں۔ کہیں سرفراز جذبات میں آکر کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے۔۔۔"

ان کے فون بند کرنے پر عتیق نے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں افتخار سومرو نے اسے سرد نگاہوں سے گھورا تھا۔۔

"تم ہی نرمی برتتے تھے اس کے ساتھ۔۔۔ مظلوم لگتی تھی وہ تمہیں۔۔۔'

افتخار سومرو کی رنگت غصے سے سرخ تھی۔۔۔

"ظلم تو ہو رہا ہے اس کے ساتھ چچا سائیں۔۔۔"

جازم نظریں جھکائے بول گیا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ الفاظ اس پر بھاری پڑ سکتے تھے۔۔۔

"کیا مطلب سمجھوں تمہاری اس بات کا میں۔۔؟؟"

افتخار سومرو کو بھتیجے کی بات انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ اسے حقیقت بتا کر وہاں بھیجا جائے۔۔۔"

جازم نظریں جھکائے ہوئے تھا۔۔۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی

کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے بات کر سکتا۔۔

اس پوری حویلی میں ایسی ہمت صرف نساء افتخار سومرو رکھتی

تھی۔۔

جس کا انجام اب بہت عبرت ناک ہونے والا تھا۔۔۔

"ہم باپ ہیں اس کے۔۔۔جانتے ہیں کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔۔۔

تمہیں اس کی فکر کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے۔۔۔بھولو

مت اب تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔"

افتخار صاحب اسے ناگواری سے جواب دیتے وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔

"تم نے بہت غلط کیا ہے جازم۔۔۔ ایک دن تم اپنے کیے پر پچھتاؤ گے بہت۔۔۔"

عتیق نے اسے ملامتی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"میں تو پھر بعد میں آتا ہوں۔۔۔ تمہاری تو سگی بہن ہے وہ۔۔۔ تم بتاؤ کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔۔۔ اور تمہاری وہ بہن بھی کچھ کم نہیں ہے۔۔۔ اپنی زندگی جہنم بنانے میں اس نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔

جو ہو رہا ہے اس کے ساتھ۔۔اس کی زمہ دار وہ خود ہے۔۔۔"

جازم کے انداز میں عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔

"جازم۔۔۔"

وہ راہداری سے گزر رہا تھا جب حلیمہ بیگم کی آواز پر اس کے قدم تھم گئے تھے۔۔۔

"جی اماں سائیں۔۔۔"

ماں کو سامنے دیکھ اس نے اپنے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے چھوڑے تھے۔۔۔

"آپ کو خبر ہے کہ آپ کی ایک مہینہ پہلے شادی ہوئی ہے۔۔۔ ایک لڑکی آپ کے نام سے جوڑی گئی ہے۔۔۔ پچھلے ایک مہینے سے آپ کی منتظر ہے۔۔۔اور آپ نے ایک بار بھی اپنے کمرے میں جھانکنے کی زحمت تک نہیں کی۔۔۔"

حلیمہ بیگم نے اس کے مقابل آتے اسے سرزنش کرتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا تھا۔۔۔

"کیا آپ یہ فیصلہ کر کے پچھتا رہے ہیں۔۔۔؟؟"

اس کی خاموشی کے جواب میں انہوں نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔

جس پر اس نے لہو رنگ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس نے میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے اماں۔۔۔میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔"

جازم کی تڑپ پر حلیمہ بیگم کے چہرے پر ناگواری پھیلی تھی۔۔

"آپ ابھی بھی اس لڑکی کی محبت میں پاگل ہو رہے ہیں۔۔۔جو اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس کا نام زبان پر لایا جائے۔۔۔آپ کو

اندازہ نہیں ہے۔۔ آپ اپنے نکاح میں لی گئی اس پاکیزہ اور باکردار لڑکی کے ساتھ خیانت کر رہے ہیں۔۔"

حلیمہ بیگم کی بات ابھی ختم ہی ہوئی تھی جب انہیں اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی۔۔۔

"ہماری بچی کے بارے میں اب کوئی بات نہ کی جائے۔۔۔اس کے ساتھ جتنا غلط ہونا تھا ہو چکا۔۔۔ آپ کے بیٹے کا بھی اچھا خاصہ ہاتھ ہے اس میں۔۔۔اس لیے اب بہتر ہو گا کہ اپنے معاملات میری نساء کو بیچ میں لائے بغیر سلجھائیں آپ لوگ۔۔۔"

خدیجہ بیگم کی بات پر ان دونوں ماں بیٹے نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

جن کی سوجی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کافی دیر سے روتی رہی تھیں۔۔

"بھابھی ہم تو۔۔۔۔"

حلیمہ بیگم نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر خدیجہ بیگم ہاتھ اٹھا کر انہیں روک گئی تھیں۔۔

"اپنے بیٹے اور بہو کو ایک ساتھ بیٹھا کر ان کے درمیانی مسئلے سلجھاؤ۔۔۔اور خبردار جو اس میں میری نساء کا نام آئے۔۔۔"

خدیجہ بیگم سرد لہجے میں کہتیں وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ہم پر چلانے کے بجائے اپنی بیٹی کی اچھی تربیت کر لیتی تو اس کی بدزبانی اسے آج اس حالت کو نہ پہنچاتی۔۔۔گھر کے نوکروں کے ساتھ بھاگتی پکڑی گئی ہے۔۔مگر بول تو یہ ایسے رہی ہیں جیسے بہت باپردہ اور پاکیزگی کی مورت ہے وہ۔۔۔"

حلیمہ بیگم ان کے جانے کے بعد زیر لب بڑبڑائی تھیں۔۔۔

جبکہ ان کی بات پر جازم کے دل میں جیسے شعلے سے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

"جازم اس سب میں اگر کوئی سب سے زیادہ مظلوم اور بے گناہ ہے تو وہ ایہا ہے۔۔۔اس کے ساتھ مزید زیادتی مت کرو۔۔۔ خدا کا شکر ادا کرو کہ نساء جیسی فسادی لڑکی تمہاری زندگی میں نہیں آئی۔۔

میں تو پہلے دن سے یہی دعا مانگتی تھی۔۔۔کہ جیسا میرا بیٹا اچھا ہے ویسی اچھی بہو ملے مجھے۔۔۔۔

خدا نے سن لی میری۔۔۔بڑی فرمابردار ہے ایہا۔۔۔دل خوش ہو جاتا ہے اسے دیکھ کر۔۔۔"

حلیمہ بیگم جازم کا کندھا پیار سے سہلاتیں اسے اس کے بیڈروم کی جانب روانہ کر چکی تھیں۔۔۔

وہ بس یہی چاہتی تھیں کہ جازم کا سامنا نساء سے ہو ہی نہیں۔۔۔

وہ لڑکی چلتے پھرتے تیر برساتی تھی۔۔۔جن سے کوئی محفوظ نہیں رہتا تھا۔۔۔

جیسے اسے چھلنی کیا گیا تھا۔۔۔ ویسے ہی وہ اپنی زبان سے باقی سب کو لہولہان کر دیتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گاڑی میں واپس بیٹھنے کے بعد نہ سرفراز نے کوئی بات کی تھی۔۔۔ نہ نساء نے مزید اس کا خون جلایا تھا۔۔۔

وہ اس کی ابھری کنپٹی دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اب کچھ دنوں تک تو اس کا دماغی سکون واپس نہیں لوٹ سکتا تھا۔۔۔

گاڑی حویلی کے دروازے کے سامنے رکی تھی۔۔۔ ہارن کی آواز پر گارڈ تیزی سے گیٹ کھول چکا تھا۔۔۔

گاڑی جیسے ہی پورچ میں رکی سرفراز گاڑی کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

نساء کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اسماعیل بھی گاڑی سے نکلنے لگا تھا بس نساء نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"بات سنو۔۔۔"

نساء کی پکار پر وہ اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔

"بخت زندہ ہے یا مار دیا گیا ہے اسے۔۔۔"

نساء ایسا سوال کرے گی اسماعیل کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"معلوم نہیں بی بی۔۔۔ پچھلے چھ مہینوں سے زندان میں بند کر رکھا ہے اسے۔۔۔ بھوکا پیاسا۔۔۔ اب تک تو مر گیا ہو گا۔۔۔"

اسماعیل کے لہجے میں دکھ اور افسوس واضح تھا۔۔

"تف ہے تم پر۔۔۔ اپنے دوست کو بچا نہیں پائے۔۔۔ لگتا ہے خیر پور کی مٹی میں اب غیرت باقی نہیں بچی۔۔۔ تم سب ایک جیسے بے غیرت ہو چکے ہو۔۔"

اس لڑکی کی زبان کے آگے خندق تھی۔۔۔یا اس کے ساتھ جو کیا گیا تھا۔۔

وہ ایسی بد لحاظ ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں کہنے کو اسماعیل کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ سر جھکا گیا تھا۔۔۔

گاڑی سے نکلتی وہ بوجھل قدموں کے ساتھ حویلی کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کی نظریں بار بار بیسمنٹ کے دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ مگر پھر سرد نگاہوں کے ساتھ وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"میری بچی میری نساء۔۔۔ آگئی تم۔۔۔"

اسے اندر آتے دیکھ خدیجہ بیگم تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔ جبکہ نساء کے چہرے پر یہ ممتا بھری محبت دیکھ ناگواریت بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"یہ محبت کا ڈھونگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اماں سائیں۔۔۔ بھولیں مت اسی بیٹی کو اپنے بیٹوں کا سر صدقہ مان کر ان کے

سروں سے وار کرا ایک درندے کے ہاتھ سونپ چکی ہیں آپ۔۔۔"

ان کو فاصلے پر روکتے نساء نے انہیں اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔ جبکہ وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھیں۔۔

"ماں کے لیے ساری اولاد برابر ہوتی ہے۔۔۔ ایسے سنگدلی مت دکھاؤ اپنی ماں کی طرف۔۔۔ بہت اذیت میں رہی ہوں یہ چھ مہینے۔۔۔ تمہاری صورت دیکھنے کو ترس گئی تھی۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے اس کے بازو کو تھاما تھا جب اسی لمحے نساء نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ لڑکھڑا کر پیچھے پڑے صوفے پر جا گری تھیں۔۔

"نساء۔۔۔"

عتیق ڈرائینگ روم میں داخل ہوتا یہ منظر دیکھ چکا تھا۔۔۔ اپنی ماں کو اوندھے منہ صوفے پر گرتے دیکھ وہ آگے بڑھا تھا۔۔

اور ایک زوردار تھپڑ نساء کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔ جس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ نساء لڑکھڑاتی ہوئی ٹیبل کے اوپر جا گری تھی۔۔۔

"نساء۔۔۔میری بچی۔۔۔عتیق کیا کیا یہ تم نے۔۔دور ہٹو۔۔"

خدیجہ بیگم تڑپ گئی تھیں۔۔۔نساء کو اٹھانے کے لیے وہ آگے ہوئی تھیں۔۔مگر عتیق نے انہیں کندھوں سے تھام لیا تھا۔۔۔

"یہ ہماری محبت کے قابل نہیں۔۔۔اس کے ساتھ بابا سائیں بالکل ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔ہماری عزت مٹی میں ملا کر بھی اس کے اندر زرا احساس نہیں ہے۔۔"

عتیق کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ وہ بہتی آنکھوں سے مسکرا دی تھی۔۔۔

گرنے کی وجہ سے اس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔۔گداز گال پر عتیق کی انگلیوں کے نشان پیوست تھے۔۔

"اوہ تو آپ پر بھی اپنی بیوی کی باتوں کا اثر ہو گیا۔۔۔اچھی بات ہے۔۔۔میں اس گھر سے تم سب کے اصلی چہرے دیکھ کر جا رہی ہوں۔۔"

اپنی چادر سے ماتھے سے بہتا خون بے دردی سے رگڑتی وہ سیڑھیوں سے اترتی وردہ کو دیکھ عتیق پر طنز کر گئی تھی۔۔۔

"نساء تم ایسے کیوں کر رہی ہو۔۔۔تمہاری اس زبان نے سب کو تمہارا دشمن بنا دیا ہے۔۔۔میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہاں جا کر

ایسامت کرنا۔۔وہاں تمہارے اپنے نہیں ہونگے جو یہ سب سہہ جائیں۔۔۔"

وردہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی بات کا زمی سے جواب دیتی ہمدردی دکھا گئی تھی۔۔۔

"اوہ بی بی۔۔۔اپنے یہ مخلصانہ مشورے جا کر اپنی بہن کو دو۔۔۔ اور میرے اس گھر میں کوئی اپنے نہیں ہیں۔۔۔میری ماں میری پیدائش والے دن مر گئی تھی۔۔۔اور میرے جیسے نام نہاد غیرت مند باپ اور بھائی تو خدا دشمنوں کو بھی نہ دے۔۔

پوچھ لو اپنے بابا سائیں سے کہ کب رخصت ہونا ہے میں نے۔۔۔

اس حویلی میں دم گھٹ رہا ہے میرا۔۔۔زیادہ دیر نہیں رک سکتی

میں یہاں پر۔۔۔"

نساء ان سب پر قہر برساتی نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے ہٹ گئی

تھی۔۔۔

عتیق نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر خدیجہ بیگم نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے

ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

ان کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"اماں سائیں آپ اس کے لیے کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔جو ہم سب کی محبتوں کے قابل نہیں ہے۔۔۔بابا سائیں نے اس کو جو سزا دی ہے۔۔۔اسی لائق ہے یہ۔۔۔"

عتیق نے خدیجہ بیگم کو اپنے سینے سے لگاتے ان کی آنسو صاف کیے تھے۔۔

وردہ بنا کچھ بولے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔اسے آج کے دن اس زخمی شیرنی سے دور رہنا ہی ٹھیک لگا تھا۔۔۔

"ہم بہت ظالم ہیں۔۔۔بہت غلط کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔اگر آج اس کی سگی ماں یہاں ہوتی تو

کبھی اس کے ساتھ ایسا نہ ہونے دیتی۔۔۔جو میں نے کیا اس کے

ساتھ۔۔"

خدیجہ بیگم کے دل پر بوجھ بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

افتخار صاحب کی پہلی بیوی رخشندہ بیگم نساء کی پیدائش پر کچھ

پیچیدگی کے باعث اس دنیا کو خیر آباد کہہ گئی تھیں۔۔۔نساء سے

پہلے ان کے تین بیٹے تھے۔۔۔احتشام، سرفراز اور عتیق۔۔۔

خدیجہ رخشندہ بیگم کی چھوٹی بہن تھیں۔۔۔جن کی شادی رخشندہ

کی وفات کے بعد افتخار سومرو سے کی گئی تھی۔۔

انہوں نے اپنی بہن کے بچوں کو بہت محبت سے پالا تھا۔۔ مگر افتخار صاحب کے ساتھ ساتھ ان کی توجہ بھی تینوں بیٹوں کی پرورش پر زیادہ رہی تھی۔۔۔ نساء بچپن سے ہی ان دونوں سے نظر انداز ہوتی رہی تھی۔۔۔

وہ بہت حساس بچی تھی۔۔۔ اس کے بابا اور بھائی اسے رخشندہ بیگم کی موت کی وجہ مانتے تھے۔۔

ننھیال والوں کی جانب سے بھی اسے کبھی ویسی والہانہ محبت نہیں ملی تھی جیسی اس کے بھائیوں کو ملتی تھی۔۔۔ وہ بچپن سے ہی اس جرم کی سزا بھگتی آرہی تھی جس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

ہر جانب سے ملنے والی اس دھتکار اور بے توجہی نے اسے بہت خود سر بنا دیا تھا۔۔۔ اپنا حق نہ ملنے پر وہ حق چھیننے لگی تھی۔۔۔ اسے جب بھائیوں کی کوئی شے لینے پر بلاوجہ ڈانٹا جاتا تھا تو وہ آگے سے اپنے بابا کو بھی دوبدو جواب دینے لگی تھی۔۔۔

وہ بہت چھوٹی سی تھی جب سے اس پر ہاتھ اٹھنے لگا تھا۔۔

اسے سدھارنے اور ڈرانے کی خاطر اسے کال کوٹھڑی میں پورا پورا دن بند رکھا جاتا تھا۔۔۔ جس پر وہ بری طرح سے سہم جاتی تھی۔۔۔ اور پھر اگلا ایک ہفتہ اس کا بالکل خاموش گزرتا تھا۔۔

وہ کمرے میں دب کر بیٹھی رہتی تھی۔۔

وہ سندھ کے علاقے خیر پور میں رہتی تھی۔۔۔ جہاں بیٹوں کو ویسے ہی فخر مانا جاتا تھا اور بیٹیوں سے زیادہ ترجیح دی جاتی تھی۔۔۔ نساء نے بچپن سے جو کچھ برداشت کیا تھا اسے یہ فرق حویلی کی باقی لڑکیوں سے زیادہ کھلتا تھا۔۔۔

اس کے چچا تایا کی بیٹیوں نے تو اسے تسلیم کر لیا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

بچپن سے رواں رکھے جانے والے اس رویے نے اسے باغی بنا دیا تھا۔۔۔ خدیجہ بیگم کو احساس ہوا تھا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی ان کی طرف سے۔۔۔

مگر جب احساس ہوا تھا تو بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔نساء نے اپنے دل کے دروازے ان سب کے لیے بند کر دیئے تھے۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے وہ بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔ماتھے میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔

مگر اس نے اٹھ کر بینڈیج لگانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ماتھے سے ہوتی خون کی بوند اس کے بالوں میں جذب ہو گئی تھی۔۔۔

لبوں سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی۔۔۔دروازے پر آہٹ محسوس کرتے وہ اسے بھی اندر ہی دبا گئی تھی۔۔

"نساء میری دھی۔۔۔"

زرینہ خالہ کی محبت بھری پکار پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

ہاتھ میں مرہم اٹھائے وہ اس کے پاس آئی تھیں۔۔۔نساء چہرا جھکاتے نامحسوس طریقے سے اپنے آنسو صاف کر گئی تھی۔۔۔وہ کسی کے سامنے نہیں روتی تھی۔۔۔

"رونا کمزوری کی علامت نہیں ہے۔۔۔انہیں چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ اس کے حسین چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

ان کی بات پر نساء اذیت سے مسکرادی تھی۔۔۔اس کے حسین مکھڑے پر اترتا یہ دھوپ چھاؤں کا موسم اسے مزید دلکش بنا گیا تھا۔۔۔

"کمزور نہ ہوتی تو اس وقت یہاں نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔اپنے خوابوں کو تعبیر تک پہنچا چکی ہوتی۔۔۔"

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔۔۔

زرینہ خالہ ہی تھیں جن کے سامنے وہ کھل کر بات کرتی تھی۔۔۔ وہ ان کی خاص ملازمہ تھیں۔۔۔ بچپن میں جب اسے ہر طرف سے دھتکارا جاتا تھا تو وہ ہی اس چھوٹی سی گڑیا کو اپنی گود میں بھر لیتی تھیں۔۔۔

"آپ جانتی ہو ان گزرے چھ مہینوں میں خیر پور میں کیا کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟"

زرینہ خالہ کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"جازم اور ایہا کی رخصتی ہو گئی ہے ایک مہینہ پہلے۔۔۔بڑے سائیں کے حکم پر۔۔۔ورنہ جازم سائیں ابھی ایسا نہیں چاہتے تھے۔۔۔"

زرینہ خالہ نے جن لوگوں کا ذکر کیا تھا۔۔۔نساء کے اندر تک زہر اتر گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ماتھے سے ان کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔

"پلیز خالہ مجھے ان لوگوں کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔آپ ابھی جائیں یہاں سے۔۔۔پلیز۔۔۔"

اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔بہت کچھ تھا جو یاد آیا تھا۔۔۔

کسی کے جھوٹے اور کمزور وعدے۔۔۔۔ جن کو ٹوٹنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا۔۔۔

"میری بات تو سنو نساء دھی۔۔۔"

وہ جانتی تھیں کہ ایسا ہی ری ایکشن آئے گا۔۔ مگر وہ اسے کچھ اور بتانا چاہتی تھیں۔۔

جو سننے سے پہلے ہی اس نے انہیں باہر بھیج دیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا وہ وردہ اور ایہا کے کہنے پر اس کے زخموں پر نمک پاشی کرنے آئی تھیں۔۔

"کسی کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔میں اکیلے ہی کافی ہوں۔۔۔"

اپنے آنسو صاف کرتے وہ فریش ہونے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہم نے کب سے بلا رکھا ہے اسے۔۔وہ کیوں نہیں آرہی۔۔۔"

افتخار صاحب نے کافی غصے سے بیوی کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"آرہی ہے۔۔ کھانا کھا رہی تھی۔۔ اتنے لمبے سفر سے آئی ہے۔۔۔ بھوک لگی تھی اسے۔۔۔ آپ پلیز اس پر غصہ مت کیجئے گا۔۔۔ اس گھر میں کچھ گھنٹوں کی مہمان ہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم نم آنکھوں سے شوہر کی جانب دیکھتیں ان سے التجا کر گئی تھیں۔۔

وہ سب اس وقت ڈرائیں گ روم میں موجود تھے۔۔۔

افتخار سومرو بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔۔۔ان کے بڑے بھائی اعجاز سومرو اور بھابھی راشدہ بیگم بھی اسی آبائی حویلی میں مقیم تھے۔

ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔۔۔وردہ، طلال، ابیہا اور عبید۔۔۔

اعجاز سومرو پچھلے دس سال سے کومہ میں تھے۔۔۔ایک قبائلی لڑائی میں ان کو گولیاں لگی تھیں۔۔۔

جس کے بعد سے وہاں کا سارا نظام افتخار سومرو دیکھتے تھے۔۔۔

اعجاز سومرو کو گھر میں ہی رکھا گیا تھا۔۔۔یہیں ان کی پوری طرح سے دیکھ بھال کی جا رہی تھی۔۔

ان کی بیوی راشدہ بیگم اپنے شوہر کی اچھے سے دیکھ بھال کر رہی تھیں۔۔۔۔

افتخار سومرو کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔اکلوتی بیٹی ہونے کے باوجود اسے کبھی اپنے باپ اور بھائیوں سے وہ محبت نہیں ملی تھی جس کی وجہ حقدار تھی۔۔۔

ان کی حویلی میں مردوں کا رعب کچھ زیادہ ہی رہتا تھا۔۔۔جوان کے علاقے کا خاصہ تھا۔۔۔اور عورت ہر لحاظ سے اپنے مرد کی تابع رہتی تھی۔۔۔

جس ناانصافی نہیں سہتی تھی اس کا حال نساء جیسا ہوتا تھا۔۔۔اس حویلی کے مردوں کے بہت سارے شوق تھے۔۔۔۔جو وہ حویلی سے باہر پورے کر کے آتے تھے۔۔۔

حویلی کے اندر وہ بہت ہی اصول پسند اور سخت گیر روایات کے مالک مرد تھے۔۔۔جو اپنے خاندان کی عزت کے آگے عورت کو زمین میں گاڑھ دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔۔

افتخار سومرو کے بعد امتیاز سومرو تھے۔۔۔۔ جن کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔جازم سومرو۔۔۔۔

حویلی کا سب سے لاڈلا بیٹا۔۔۔اس کے منہ سے نکلی ہر خواہش پوری کی جاتی تھی۔۔۔وہ صرف باپ کا نہیں چچا کا بھی لاڈلا تھا۔۔۔اور اسی کی خاطر انہوں نے اپنی بیٹی کو دھتکار دیا تھا۔۔

جازم سومرو کو بچپن سے ہی نساء کے ساتھ منسوب کر دیا گیا تھا۔۔۔ان دونوں کے بیچ بہت اچھا تعلق تھا۔۔۔

نساء کی پوری حویلی میں اگر کسی سے بنتی تھی تو وہ جازم تھا۔۔جازم بہت بار اسے بھائیوں اور بابا کی ڈانٹ سے بچا لیتا تھا۔۔۔اس کا کہنا تھا وہ اس کا پوری زندگی ساتھ دے گا۔۔۔

کبھی اسے تنہا نہیں چھوڑے گا۔۔۔ مگر پھر ایک ایسی آندھی آئی تھی نساء کی زندگی میں۔۔۔ جو اس سے اس کا وہ اکلوتا رشتہ بھی چھین کر لے گئی تھی۔۔۔

وہ محبت کا دعوے دار۔۔۔ ایک پل میں اس کے باپ اور بھائیوں سے بھی زیادہ سفاک بن گیا تھا۔۔۔

نساء نے کبھی اس کے وعدوں پر یقین نہیں کیا تھا۔۔ وہ اس کی باتیں سن کر ہنس دیتی تھی۔۔

ہوا بھی ویسا ہی تھا۔۔۔ جازم کے وہ وعدے بہت کمزور نکلے تھے۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اس نے ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے سب کو سلام کیا تھا۔۔۔

اس کا چہرا بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔چادر کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے وہ خدیجہ بیگم کے پاس بلانے کو نظر انداز کرتی وہاں ایک جانب پڑے سنگل صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ وہاں موجود تھے۔۔ جازم اور اس کی بیوی بھی وہاں بیٹھی تھی۔۔ جن کی جانب نگاہِ غلط ڈالنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

"کل تمہاری اس گھر سے رخصتی ہو گی۔۔ تم نے ہمارے سامنے جو شرط رکھی تھی وہ ہم نے پوری کی۔۔۔ تمہیں کچھ مہینوں کے لیے باہر جا کر پڑھنے دیا گیا۔۔۔اب تم بھی ہمارا فیصلہ بنا کسی واویلے کے مانو گی۔۔۔

اگر تم نے زرا سی بھی اونچ نیچ کی۔۔۔تو۔۔۔۔"

افتخار سومرو اس کی جانب تیز نگاہوں سے دیکھتے بات ادھوری چھوڑ گئے تھے۔۔۔

"تو کیا۔۔۔کیا کریں گے آپ میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟"

خاموشی سے ان کی بات سنتی وہ ان کی جانب اپنی کاجل سے بھری سیاہ آنکھیں اٹھاتے بہت پر سکون لہجے میں بولتی ان سب کو طیش میں مبتلا کر گئی تھی۔۔

"میں نے آپ سے کہا تھا بابا۔۔۔یہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے ذرا سی رعایت دی جائے۔۔اس کی آنکھوں میں ذرا سی شرمندگی یا پچھتاوا نہیں ہے۔۔ایک بار معافی تک نہیں مانگی اس نے ہم سے۔۔

جو داغ اس نے ہمارے ماتھے پر لگایا ہے۔۔اس کے لیے آپ کو اسے معاف نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

سرفراز پہلے سے اس کی وجہ سے غصے سے پاگل ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

اس کی بات پر مزید بھڑک اٹھا تھا۔۔۔ جبکہ افتخار صاحب مٹھیاں بھینچے خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

نساء کا سوجا گال اور ماتھے کی چوٹ پہلے ہی واضح تھی۔۔۔ وہ اسے مزید کوئی ایسی سوغات نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

اس کی رخصتی تھی۔۔ اسے نوابوں کی حویلی جانا تھا۔۔۔ ورنہ دل تو چاہا تھا اس کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیں۔۔۔

جسے باپ بھائیوں کے سامنے بات کرنے کی تمیز بھی نہیں تھی۔۔

"اگر مجھے رعایت نہ ملتی تو تمہارے کرتوتوں کی سزا میری جگہ تمہیں خود جھیلنی پڑتی۔۔۔اس وقت یہاں چیخنے چلانے کے بجائے نوابوں کے تہہ خانے میں تڑپ تڑپ کر مر رہے ہوتے۔۔۔تم بھی زرا شرم کرو اور احسان مند ہو میرے۔۔۔

یہ آنکھیں نیچی کر لو۔۔۔اگر میں نہ گئی نوابی حویلی تو اپنی خیر منا لینا۔۔۔نواب چھوڑے گا نہیں تمہیں۔۔۔"

لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے وہ سرفراز کے ساتھ ساتھ اپنے کڑوے الفاظ سے سب کو ہی بھرا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

سرفراز اسے مارنے کے لیے اٹھا تھا۔۔۔جب بیچ میں بیٹھے جازم نے اسے تھام کر روک لیا تھا۔۔۔

جازم کے اس بے اختیار عمل پر ایہا نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وردہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے آنکھوں سے چپ بیٹھے رہنے کا اشارہ کر گئی تھی۔۔۔

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔نواب کے نام پر بہت اچھلنے لگی ہے یہ۔۔۔وہ اس کی ساتھ جو سلوک کرے گا۔۔۔یہ مرنے کی دعا کرے گی۔۔۔وہ کتنا ظالم ہے یہ اچھے سے جانتی ہے۔۔۔اور سب سے بڑی بات اس کا کارنامہ بھی پتا ہے اسے۔۔۔"

سر فراز کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا گلا دبا دے۔۔۔

"تو پھر کیا ہی ایسا ہو جائے کہ میں یہیں خود کو ختم کر لوں۔۔۔ تا کہ اس نواب کے آگے تم مرنے کی دعائیں مانگو۔۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے نساء نے آگ بگولا ہوتے اپنے بھائی کو گھورا تھا۔۔ جسے جازم بہت مشکل سے قابو کیے ہوئے تھا۔۔۔

جبکہ نساء جازم کو ایسے نظر انداز کر گئی تھی جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔ وہ اپنے دل کو ایسا پتھر کر چکی تھی کہ اب اسے اس شخص کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

جو انسان اس کی خاطر مضبوطی سے لڑ نہیں سکتا تھا۔۔وہ اس کے لیے کسی قسم کی تعلق کے لائق نہیں تھا۔۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کروگی۔۔۔ہم نے تمہاری شرط مانی ہے۔۔اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کروگی۔۔"

افتخار صاحب نے سرفراز کو آنکھیں نکالتے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس طرح ایک دن پہلے معاملہ بگڑے۔۔۔

پچھلے چھ مہینے میں جو وقت اس نے یونیورسٹی میں گزارہ تھا۔وہ پورا وقت اس کی نگرانی کرواتے رہے تھے۔۔۔

اسے ہاسٹل کی بجائے اپنے ہی گھر میں رکھا گیا تھا۔۔۔جہاں رات کو بھی اس کی ساتھ ملازمہ سوتی تھی۔۔۔اسے یونیورسٹی میں کسی سے بھی فالتو بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔نہ کسی کو اپنا چہرا دکھانے کی۔۔۔

ہر وقت درجنوں کی تعداد میں گارڈز اس کے آس پاس رہتے تھے۔۔۔جیسے وہ کہیں بھاگ جائے گی۔۔۔اس پر اس کی باپ کو رتی برابر بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

وہ حویلی سے باہر رہ کر بھی آزاد نہیں تھی۔۔۔

اس کی زندگی کو اس کے اپنے باپ اور بھائیوں نے اجیرن بنا دیا تھا۔۔۔

"میں کل نواب کی حویلی رخصت ہونے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر میری ایک آخری شرط ہے۔۔۔ جو آج ابھی پوری کی جائے۔۔۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو کل تک میرے زندہ ہونے کی گارنٹی میں خود بھی نہیں دے سکتی۔۔۔"

وہ بہت آرام سے سب کا خون کھولا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"کیسی شرط۔۔۔؟؟؟"

احتشام سومرو جو کب سے خاموش بیٹھا تھا۔۔۔ضبط سے سرخ

ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔

"بخت کو آزاد کیا جائے ابھی اور اسی وقت۔۔۔اس کا علاج کروایا

جائے۔۔۔وہ مرنا نہیں چاہیے۔۔۔"

نساء نے یہ بات ایہا کی جانب دیکھتے بولی تھی

۔۔۔

باقی سب جہاں اس کی بات سن کر مشتعل ہوئے تھے۔۔۔وہیں

ایہا اور وردہ کی رنگت بالکل اڑ گئی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم اور نورین بیگم کے تاثرات بھی بدلے تھے۔۔۔

"شرم نہیں آتی تمہیں بے غیرت۔۔۔اس طرح سے اپنے اس معشوق کا نام لیتے ہوئے۔۔اس کی سزا معاف نہیں کی جائے گی۔۔۔وہ وہیں مرے گا۔۔۔اس بدذات کے ساتھ مل کر ہماری عزت کا جنازہ نکالا تم نے۔۔۔

اور اب چاہتی ہو اس کی سزا معاف کر دیں۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"

سرفراز کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا گلا دبا دے۔۔۔

"میں نے عزت کا جنازہ نکالا اور آپ سب کیا کرتے ہیں۔۔۔

حویلی کے باہر کتنی عورتوں کے ساتھ تعلقات ہیں آپ سب

کے۔۔۔ ہر ہفتے جو بازار سجتا ہے ڈیرے پر۔۔ بازاری عورتوں کو

بلایا جاتا ہے۔۔ تب تو اس نام نہاد عزت میں اضافہ ہوتا ہوگا

نا۔۔۔"

نساء کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب اسے بالوں سے کھینچ کر

کھڑا کرتے سرفراز نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا

تھا۔۔

وہ لڑکھڑا کر افتخار سومرو کے قدموں میں جا گری تھی۔۔۔ اس کی

چادر سر سے ڈھلک گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا افتخار صاحب نے اسے وہیں روک دیا تھا۔۔۔

"تمہاری شرط پوری ہو جائے گی۔۔۔ احتشام آدمیوں کو حکم دو اسے باہر نکالیں۔۔۔"

افتخار سومرو اپنی بیٹی کی ضد سے بہت اچھی طرح سے واقف تھے۔۔

"بابا سائیں۔۔۔۔"

وہاں بیٹھے سبھی افراد کو اعتراض تھا اس بات سے۔۔۔ ایبہا کو اپنے
ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

خدیجہ بیگم نے نساء کو سنبھالنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس نے ان کے ہاتھ
جھٹک دیئے تھے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی بنا اپنے سر کو ڈھکے سرفراز کے مقابل آن
کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ سرفراز یا کوئی کچھ سمجھ
پاتا۔۔۔ نساء کا ہاتھ اٹھا تھا اور سرفراز کے منہ کو گھما کر رکھ گیا
تھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے سرفراز صدمے میں چلا گیا تھا۔۔۔باقی سب

شاک میں گھرے کھڑے تھے۔۔۔

آج تک اس حویلی میں مردوں پر ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ان سے

اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی۔۔۔

"عورت کو کمزور سمجھ کر اس پر ہاتھ اٹھانے کا بہت شوق ہے نا

تمہیں۔۔۔آئندہ مجھ پر پوری اٹھانے سے پہلے اس تھپڑ کو ضرور

یاد کر لینا۔۔۔احسان فراموش تمہارے قتل کرنے کے بدلے

مجھے قربان کیا جا رہا ہے۔۔۔اور ابھی بھی تم مجھے بے شرم کہہ

رہے ہو۔۔۔

بے غیرت اور بد ذات تم ہو۔۔۔ گھر میں بیوی رکھنے کے باوجود باہر منہ مارتے پھرتے ہو۔۔۔ یا تو اپنی حرکتیں درست کرو یا پھر اپنا سچ سننے کا حوصلہ پیدا کرو۔۔۔ کیونکہ میں تو اب خاموش نہیں بیٹھوں گی۔۔۔"

اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ اس پل اپنے جنونی انداز سے سرفراز کو بھی خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔

"نواب کی بیوی بن کر تمہارے کچھ زیادہ ہی پر نکل آئے ہیں۔۔۔ جانتی نہیں ہو وہ کیسا ہے۔۔۔؟؟ ہم تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔"

عتیق نے اس کی جانب استہزایہ نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جازم کے لبوں پر بھی مضحکہ خیز مسکراہٹ تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں دنیا کا سب سے بدترین انسان ہے وہ۔۔۔ اسی خاطر تو میری باپ اور بھائیوں نے اسے میری سزا کے طور پر چنا ہے۔۔"

اس پل نساء کی نظریں پہلی بار جازم کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

نفرت کا احساس اس کے اندر تک گھل گیا تھا۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔ تمہیں تمہاری پارسا بیوی مل گئی۔۔ ویسے کیا شان رکھتا ہے میرا پروردگار۔۔۔ چن کر جوڑیاں بناتا ہے وہ بھی۔۔۔ تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بالکل پرفیکٹ ہو۔۔ ایک جیسے باکردار۔۔۔"

جازم کی مسکراہٹ کے بدلے وہ اسے اسی کے انداز میں جواب دیتے جلا کر خاک کر گئی تھی۔۔۔

اس کی نظریں اس پل ایہا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جس کا چہرا بالکل جھکا ہوا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔۔

جازم الجھ گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی ہر بار ایہا کو اتنے طنزیہ انداز میں کیوں پکارتی تھی۔۔۔وہ تو واقعی باکردار تھی۔۔۔

جازم کی نگاہیں واپس نساء کی جانب گئی تھیں۔۔۔جواب مسکرا رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر عجیب سا دل جلاتا احساس تھا۔۔۔

اس خاندان کے مرد کافی عیاش تھے۔۔۔جاگیر داری نظام میں ان کے پاس پیسے کی کمی نہیں تھی۔۔۔

عیش و عشرت میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔انہوں بہت سارے شوق پال رکھے تھے۔۔۔جن میں ایک شوق عورتوں کا

بھی تھا۔۔۔ایک خاندانی بیوی رکھ کر اس سے اپنا وارث پیدا کرتے تھے۔۔۔

جبکہ باہر نجانے کتنی عورتوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے۔۔۔

جس کے بارے میں ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

نساء کو اپنے باپ اور بھائیوں کے کارناموں کے بارے میں ملازمین سے خبریں ملتی رہتی تھیں۔۔۔حویلی کی باقی عورتیں بھی اپنی شوہروں کے بارے میں یہ سب جان کر صبر کا گھونٹ بھر کر رہ جاتی تھیں۔۔۔

بولنے پر جو سلوک نساء کا ہوتا تھا۔۔۔ وہ دیکھ انہوں نے خاموش رہ کر اسی زندگی کو تسلیم کر لیا تھا۔۔۔ جو بھی تھا حویلی کے اندر وہ ان کے ہی بن کر رہتے تھے۔۔۔

ان کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔ جازم نے ہمیشہ نساء سے یہی کہا تھا کہ وہ حویلی کے باقی مردوں جیسا نہیں بنے گا۔۔۔

مگر وہ اس سے جھوٹ بولتا آیا تھا۔۔۔ ان کے ماحول میں ان ناجائز تعلقات کو وہ لوگ اپنی مردانگی کی علامت سمجھتے تھے۔۔۔ غریب مزاروں اور باقی عام لوگوں میں عیاشی کی یہ لت نہیں پائی جاتی تھی۔۔۔

یہ کام ان رئیساؤں کے ہی تھے۔۔۔

جازم بھی اس میں شامل پوچھا تھا۔۔۔ مگر حویلی میں ہمیشہ نساء کو یقین دلاتا تھا کہ وہ باقی مردوں سے مختلف ہے۔۔۔

نساء کو ہمیشہ ایسے ہی بدزبان اور بدتمیز کہا گیا تھا۔۔۔ اسے حویلی کے اندر کم ہی لوگ پسند کرتے تھے۔۔۔ حلیمہ بیگم نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے بیٹے کی شادی اس زبان دراز لڑکی سے ہو۔۔۔

انہیں ہمیشہ سے ابیہا اپنے بیٹے کے لیے بہت پسند تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ بظاہر سب کے سامنے مؤدب اور سلیقہ شعار ایہا کس طرح اپنے سب گھر والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی تھی۔۔۔

ایہا حویلی کے ملازم بخت کے ساتھ انوالو تھی۔۔۔کافی عرصے سے۔۔۔

جس بارے میں ان دونوں نے کبھی کسی کو خبر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔وہ تنہائی میں ملتے بھی تھے۔۔۔اور اسی تنہائی میں بنا کسی پاکیزہ رشتے میں جڑے وہ جذبات کی رو میں بہہ کر ناجائز تعلقات بھی استوار کر چکے تھے۔۔۔

جس بارے میں سب سے پہلے خبر نساء کو ہی ہوئی تھی۔۔۔اس بات کا فایدہ اٹھائے بغیر کہ وہ ایہا کو سچ سب کے سامنے بتائے۔۔۔ جبکہ ایہا کا رویہ کبھی بھی اس کے ساتھ ٹھیک نہیں رہا تھا۔۔۔

اس نے ایہا کو اس سب سے نکلنے اور سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔ان کے ہاں ذات اور نسل کو بہت ترجیح دی جاتی تھی۔۔۔ ایہا کی شادی کسی بھی قیمت پر بخت کے ساتھ نہیں کی جا سکتی تھی۔۔۔

اوپر سے جیسے تعلقات وہ بنا چکے تھے۔۔۔اس بات کی خبر اگر حویلی کے کسی ایک مرد تک بھی پہنچ جاتی تو ان دونوں کو زندہ لٹکا دیا جانا تھا۔۔۔

ایبہا نے نساء سے وعدہ کیا تھا کہ وہ دوبارہ بخت سے ملنے نہیں جائے گی۔۔۔ مگر وہ اس بارے میں کسی کو نہ بتائے۔۔۔۔

نساء تو صرف بھلا چاہتی تھی اس کا۔۔۔اسی خاطر کسی کو بھی بتائے بغیر وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی یہی نیکی اس کے گلے پڑنے والی تھی۔۔۔

ایہا کو انہیں دنوں خبر ملی تھی کہ وہ بخت کے ناجائز بچے کی ماں بننے والی تھی۔۔۔یہ خبر اس کے پیروں تلے سے زمین سرکا گئی تھی۔۔۔ڈاکٹر کو بلوانے پر یہ خبر وردہ، راشدہ بیگم اور خدیجہ بیگم کو بھی پتا چل گئی تھی۔۔۔

راشدہ بیگم نے بیٹی کو بہت برا بھلا کہا تھا۔۔۔اور فوری اس سے وہ گناہ ختم کروا دیا تھا۔۔۔

ایہا ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ بخت کے ساتھ شادی کر کے اس حویلی سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر حویلی کی خواتین نے اسے ایسا غضب نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

اسے کمرے میں قید کر دیا گیا تھا۔۔ تا کہ مردوں تک اس بات کی بھنک بھی نہ پڑے۔۔۔ مگر ایہا پر جس بات کا بھوت سوار ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اس سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔۔

اس نے اپنی کسی ملازمہ کے ذریعے بخت سے رابطہ کیا تھا۔۔۔ اور اسے حویلی سے بھاگنے کا کہا تھا۔۔۔

ان دونوں نے مل کر ایک رات حویلی سے بھاگنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ اس رات گھر کے مردوں نے کسی جلسے پر شرکت کرنے جانی تھی۔۔۔ اسی خاطر وہ آسانی سے وہاں سے بھاگ سکتے تھے۔۔۔

ایسا سب عورتوں کے سامنے یہی ظاہر کر رہی تھی کہ وہ ان کی بات مان کر بخت کا خیال اپنے ذہن سے نکال چکی ہے۔۔۔ مگر اندر ہی اندر وہ بھاگنے کی پوری تیاری میں تھی۔۔۔

جس رات انہوں نے گھر سے بھاگنا تھا۔۔۔ اس رات جلسے میں ہونے والی لڑائی کے باعث سرفراز نے نوابوں کے کسی فرد پر گولی چلا کر اسے قتل کر دیا تھا۔۔۔ ہنگامہ ایسا بن گیا تھا کہ جلسہ ادھورا رہ گیا تھا۔۔

اور وہ فوری اپنی جان بچا کر حویلی واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔ مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ آگے ایک نئی خبر ان کی منتظر تھی۔۔۔

بخت اور ایہا اسی وقت حویلی سے بھاگ رہے تھے۔۔۔ ابھی وہ حویلی کی اندرونی حدود میں ہی تھے۔۔ جب افتخار صاحب کے خاص آدمی نے وہاں پہنچ کر انہیں پکڑ لیا تھا۔۔۔

ایہا پوری طرح سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی پہچان نہیں ہو پائی تھی۔۔ اور وہ موقع کا فایدہ اٹھاتی اپنی ملازمہ کی مدد سے حویلی کے اندر بھاگ گئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر وہ پکڑی گئی تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔۔۔ چھوڑا تو بخت کو بھی نہیں جانا تھا۔۔۔

مگر اس پل وہ اتنا ڈر گئی تھی کہ اسے اپنی محبت بھول گئی تھی۔۔۔

اس نے آتے وقت بخت سے یہی کہا تھا کہ وہ اگر اس سے محبت کرتا ہے تو اس کا نام نہ لے۔۔۔نساء کا نام لے۔۔۔۔جو ویسے ہی ہر بات میں بدنام تھی۔۔۔

جیسے ہی اس بات کی خبر مردوں تک پہنچی کہ ان کی حویلی کی لڑکی بخت کے ساتھ بھاگ رہی تھی۔۔۔

ان سب کی غیرت کی آگ اس وقت بھڑک اٹھی تھی۔۔۔جو خود باہر نجانے کتنے ناجائز تعلقات استوار کر چکے تھے۔۔۔اور شاید وہی دیکھ کر ہی ان کی گھر کی عورتیں بھی بغاوت کر گئی تھیں۔۔۔

انہیں بھی ایسا مرد چاہیے تھا جو صرف ان کے ساتھ مخلص ہو۔۔۔

بخت کو بہت بری طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔۔۔اس سے نام پوچھا گیا تھا سب کے سامنے بلا کر۔۔۔بخت کی حالت دیکھ کر ایبہا کا دل پھٹنے لگا تھا۔۔۔

حویلی کی سبھی خواتین جانتی تھیں کہ بخت اب کس کا نام لے گا۔۔۔سوائے حلیمہ بیگم کے۔۔۔۔جو اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔

ایبہا بھی خوفزدہ تھی کہ بخت اس کا نام نہ لے لے۔۔۔مگر وہ وہاں بھی محبت نبھا گیا تھا۔۔۔

اس نے ایبہا کے کہنے میں آ کر سب کے سامنے نساء کا نام لے لیا تھا۔۔۔

"یہ بکواس کر رہا ہے۔۔۔؟؟ میں اس کے ساتھ کیوں بھاگوں گی۔۔۔"

نساء نے بہت شور ڈالا تھا۔۔۔ سب کو اپنی بے گناہی کا یقین دلانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہاں کسی نے اس کا یقین نہیں کیا تھا۔۔ خدیجہ بیگم بھی سب کچھ جانتے ہوئے خاموش رہی تھیں۔۔۔ کیونکہ یہاں آنے سے پہلے وردہ نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

انہیں اپنے بچوں کا واسطہ دیا تھا کہ اگر وہ ایہا کا بتا دیں گی تو ایہا کے ساتھ ساتھ اسے وردہ کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔۔۔ سب جانتے تھے وہ دونوں بہنیں ایک دوسرے کے ہر راز سے واقف ہوتی تھیں۔۔

اپنے معصوم پوتے پوتی کی جانب دیکھتے اس پل خدیجہ بیگم اس سے وعدہ کر گئی تھیں۔۔ اور ان دونوں کی قسم کھالی تھی کہ وہ کچھ نہیں بولیں گی۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ یہ لوگ نساء کو پھنسانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔۔۔۔

وہاں جب سب کے سامنے نساء ان سے مدد مانگ رہی تھی تو اپنے پوتے پوتی کی کھائی قسم نے ان کی زبان بند کر دی تھی۔۔۔

وہ جو ہمیشہ ان سے بدگمان رہتی تھی۔۔وہ اپنی جانب سے کی گئی زیادتیوں ازالہ کر سکتی تھیں۔۔لیکن وہاں وہ اس کے ساتھ مزید بڑی ناانصافی کر گئی تھیں۔۔۔

انہوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔وہ مجرم ٹھہرا دی گئی تھی۔۔۔۔

جازم جو ہمیشہ اس کا ساتھ دیتا تھا۔۔۔

اس وقت وہ بھی اسے بے اعتبار کر گیا تھا۔۔اسے جانتے ہوئے بھی کہ وہ اتنے ہلکے کردار کی نہیں ہو سکتی۔۔جازم اس کی بے

گناہ کا یقین نہیں کر پایا تھا۔۔۔اور وہاں اس پر سب سے پہلے انگلی اٹھانے والا بھی وہی تھا۔۔۔

بخت کو اسی وقت زندان خانے میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔اور اگلے دن اس کے لیے بھی سزا تیار کر دی گئی تھی۔۔۔

جلسے میں ہوئی لڑائی میں سرفراز کی گولی سے مرنے والا شخص نواب کا خاص آدمی تھا۔۔۔اس کے خاندان کا کوئی بندہ نہیں تھا۔۔۔مگر نواب نے اپنے آدمی کی موت کو بھی ایسے معاف نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے ڈیمانڈ کی تھی کہ وہ سرفراز کا سر چاہتا تھا۔۔۔

مگر افتخار صاحب کی بہت منتوں اور فریادوں پر اسے ونی کے لیے منایا گیا تھا۔۔۔ افتخار سومرو اپنے بیٹے کی جان بچانے کے لیے بہت آسانی سے اپنی بیٹی قربان کر گیا تھا۔۔۔

یہ سزا ملی تھی نساء کو۔۔۔۔ اس گناہ کی جو اس نے ایہا کی عزت رکھ کر کیا تھا۔۔۔

اسے سزا سنائی جا رہی تھی۔۔۔ ایہا نے اسے پھنسایا تھا۔۔۔ مگر اس نے ایک بار بھی ایہا کا نام اپنی زبان پر نہیں لایا تھا۔۔۔ اس نے ایہا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کا راز رکھے گی۔۔۔ جو اس نے نبھایا تھا۔۔۔

اس نے ایہا کے حوالے سے کسی کے سامنے اب بھی کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔

مگر وہ دونوں بہنیں اب تک اس کے خلاف زہر اگل کر اس کے باپ اور بھائیوں کو اس کے خلاف کر رہی تھیں۔۔ یہ سلسلہ ابھی تک جاری تھا۔۔۔

جازم نے اس کی بے وفائی پر غصے میں آکر اپنی ماں کی خواہش پر ایہا سے شادی کرلی تھی۔۔۔

نساء کے سامنے جازم کے کردار کی حقیقت بھی کھل چکی تھی کہ وہ باہر کیا کرتا پھرتا تھا۔۔۔ مگر گھر میں اسے بھی باقی مردوں کی طرح باکردار بیوی چاہیے تھی۔۔

ایہا کو اس نے اپنی طرف سے باکردار اور پاکیزہ لڑکی سمجھ کر اپنایا تھا۔۔

نساء کے بنا کچھ کیے ہی جازم کو اس کے بے اعتبار کیے جانے کی سزا مل چکی تھی۔۔۔ اس کے منہ پر پہلا تھپڑ مارنے والا جازم ہی تھا۔۔۔ وہ اس کے پیروں میں گر گر اسے یقین دلاتی رہی تھی۔۔۔

مگر اس کی بات پر یقین نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ جازم نے اسے سب سے پہلے رسوا کیا تھا۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے نواب سے نکاح کرنے کی ایک شرط رکھی تھی کہ اسے کچھ مہینوں کے لیے باہر جا کر پڑھنے کی اجازت دی جائے۔۔۔ اس کی پڑھائی جو ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔ وہ مکمل کرنے دی جائے۔۔۔ اسے ہمیشہ سے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔۔۔

جو دو دھو کر اور لڑ جھگڑ کر بہت حد تک مکمل کر چکی تھی۔۔۔اسے صرف چھ مہینوں کی مہلت ملی تھی۔۔۔جس دورانیے میں اس کا صرف ایک سمسٹر پورا ہو سکا تھا۔۔۔

دو سمسٹر ابھی بھی رہتے تھے۔۔۔جو شاید اب کبھی پورے نہیں ہونے تھے۔۔۔

اگر اس کی شرط نہ مانی جاتی تو اس نے نکاح کے لیے حامی نہیں بھرنی تھی۔۔۔اور اس لڑکی سے کبھی کچھ بھی زبردستی نہیں کروایا جا سکتا تھا۔۔۔

بہت مشکل سے نواب سے یہ مہلت ملی تھی افتخار سومرو کو۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

وردہ گھبرائی سی اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

بخت کو زندان خانے سے نکالا جا رہا تھا۔۔۔اس کے نساء کا نام لے کر اسے پھنسایا تھا۔۔۔ مگر نساء پھر بھی اس کو آزاد کروا گئی تھی۔۔۔اس کا یہی کہنا تھا کہ جب ایک گناہ گار آزاد پھر رہا تھا۔ تو دوسرے کو اتنی بڑی سزا کیوں ملتی تھی۔۔۔

وہ یہ بات منوا سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر اس نے منوا لی تھی۔۔۔

"کچھ بھی نہیں چاہتی میں۔۔۔ اگر کبھی چاہتی ہوتی تو اس وقت تمہاری بہن اپنے انجام کو پہنچ چکی ہوتی۔۔۔"

نساء نے اس کی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیا تھا۔۔

"بخت نے تمہارا نام لے کر پھنسایا تھا۔۔ ایہا کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔"

وردہ کی مارے خوف کے سانسیں سوکھ رہی تھیں۔۔۔ اس کی بات پر نساء نے استہزایہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"بخت کو اس بات پر اکسانے والی وہی تھی۔۔۔ تمہیں کیوں لگ رہا ہے کہ جیسے تم اپنی باتوں سے اپنے شوہر اور باقی سب کو بے وقوف بنا لیتی ہو۔۔ ویسے ہی مجھے بھی بنا لو گی۔۔۔

تم لوگوں کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔ مگر فکر مت کرو۔۔ میری زبان سے یہ راز کبھی باہر نہیں آئے گا۔۔"

نساء کی بات پر وردہ کی جان میں کچھ جان آئی تھی۔۔۔

مگر اسے اب خوف بخت کا تھا۔۔۔ اگر وہ زندہ ہوا تو وہ نہ اپنا منہ کھول دے۔۔۔

مگر چھ مہینے بھوکا پیاسا رہنے والا شخص بھلا کیسے زندہ رہ سکتا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر اسے تسلی ہوئی تھی۔۔۔ ایہا کی رنگت بالکل زرد ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ایہا۔۔؟؟ بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔؟؟"

حلیمہ بیگم کے بلانے پر سب کی نظر ایہا کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

جازم نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ایک مہینہ ہو گیا تھا ان کی شادی کو۔۔۔ مگر جازم نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

اس پل اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔نساء نے جس ڈھٹائی اور بے شرمی سے بخت کو آزاد کرنے کی شرط رکھی تھی۔۔۔وہ اسے جلتے شعلوں کی لپیٹ میں لے گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ایبہا کے پاس جا کر بیٹھا تھا۔۔

"پانی پیو۔۔۔"

جازم نے اس کے پاس بیٹھتے اسے پانی کا گلاس دیا تھا۔۔۔

نساء نے مسکراتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ یہ اسے جلانے کے لیے کیا جا رہا تھا۔۔۔

مگر اسے اب اس شخص کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اس کے دل سے اتر گیا تھا وہ۔۔۔۔

"بخت زندہ ہے۔۔۔۔ہماری لاعلمی میں اسے ان گزرے مہینوں میں کھانا دیا گیا ہے۔۔۔"

احتشام کے جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔اس کی بات پر جہاں باقی سب کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔وہیں نساء کو تسلی ہوئی تھی۔۔

یہ انسان ایسے نہیں مرنا چاہیے تھا۔۔۔جس زبان سے اس پر بدکرداری کا الزام لگا تھا۔۔۔

سچ بھی اسی زبان سے نکلنا چاہیے تھا۔۔

لیکن وہ ابھی ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔بس اتنا جانتی تھی کہ

اس کا سچ ایک دن سامنے ضرور آئے گا۔۔۔

"اس تک کھانا کا غدار نے پہنچایا ہے اس بات کا بھی جلد ہی پتا چل

جائے گا۔۔۔اور میں اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹوں گا۔۔۔"

سرفراز غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔۔

بخت کو وہاں لایا گیا تھا۔۔۔جس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ بالکل سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا۔۔۔۔

ایہانے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔بخت نے بھی اسے جازم سومرو کے پہلو میں بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔اور اذیت سے نظریں جھکا دیا تھیں۔۔۔

"میں کچھ کہنا چاہتا ہوں سائیں۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بمشکل الفاظ نکلے تھے۔۔۔۔اسے پتا چل گیا تھا کہ اسے زندان سے نکلوانے والی وہی لڑکی تھی جس کی زندگی برباد کردی تھی اس نے۔۔۔

نواب ایک انتہائی سفاک انسان تھا۔۔۔اس کے تصور سے بھی لوگ تھر تھر کانپتے تھے۔۔۔

اسی شخص کی ونی میں اسے دیا جا رہا تھا۔۔۔ سب جانتے تھے کہ نساء کے آگے کی زندگی اِس زندگی سے بھی زیادہ دردناک ہونے والی تھی۔۔۔

بخت کے بولنے کے ورده اور ایہا کی جانب حلق میں اٹکی تھی۔۔۔ راشدہ بیگم نے گھبر اکر خدیجہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس وقت اذیت سے چور اپنی بیٹی کی اپنے لیے نفرت کی شدت دیکھ رہی تھیں۔۔۔

جس نے ایک بار پلٹ کر ان کی جانب دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

"تم بول کر کیا کرو گے اب۔۔۔جو کرنا تھا وہ کر چکے۔۔۔"

اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی نساء نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

افتخار صاحب نے بہت ہی ضبط سے اپنی بیٹی کی یہ بے حیائی دیکھی تھی۔۔۔جس انسان کو وہ ملازم سمجھ کر بات کر رہی تھی۔۔۔

اسے وہ سب اس کا معشوق سمجھ رہے تھے۔۔۔

"میں تو اب ویسے بھی اس حویلی سے جا رہی ہوں تو اسے واپس اپنی ملازمت پر رکھ لیں۔۔۔نہ یہ کہیں باہر جائے گا نہ آپ کی عزت کی نیلامی کرے گا۔۔۔"

اپنی جگہ سے اٹھتے نساء نے انہیں مشورہ دیا تھا۔۔۔جو کہیں نہ کہیں افتخار صاحب کو ٹھیک بھی لگا تھا۔۔۔

سر فراز اس وقت بالکل چپ تھا۔۔۔یہ لڑکی اگر رخصتی سے مکر جاتی تو اس کا سر پیش کیا جانا تھا۔۔۔

ایک دن کی بات تھی اسی خاطر وہ اس کی بکواس سن رہا تھا۔۔

"میں رخصتی کے لیے تیار ہوں۔۔۔کل جس وقت بھی رخصت ہونا ہوا بتا دیجئے گا۔۔۔مگر میری ایک بات سب سن لیں۔۔۔میں اس گھر سے اور اس گھر کے لوگوں سے اپنے تمام رشتے ختم کر کے

جا رہی ہوں۔۔۔ میرا باپ، میرے تینوں بھائی اور یہ سوتیلی ماں

مر چکے ہیں میرے لیے۔۔۔

میں جانتی ہوں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ مگر پھر بھی کہنا چاہوں گی

کہ کبھی مجھے ملنے میرے پیچھے مت آیئے گا۔۔۔ چاہے میرے

موت کی خبر ہی کیوں نہ آجائے۔۔۔

نواب مجھے مار کر کتوں کے آگے کیوں نہ ڈال دے۔۔۔ آپ

سب نے میرے ساتھ جو ناانصافیاں اور زیادتیاں کی ہیں۔۔۔ ان

کا حساب میرا اللہ لے گا تم سب سے۔۔۔ میری زندگی کے چوبیس

سال کی ایک ایک اذیت کا حساب تو دینا پڑے گا۔۔۔

معاف نہیں کروں گی میں کسی کو۔۔۔"

اپنے بھیگتے چہرے سے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد بھی اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود وہاں سناٹا چھایا رہا تھا۔۔۔وہاں بیٹھا ہے شخص کہیں نہ کہیں جانتا تھا اپنی زیادتیوں کے بارے میں۔۔۔کسی کو احساس تھا اور کسی کو ابھی نہیں تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم کی سسکیاں بڑھ گئی تھیں۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔ سنبھالیں خود کو۔۔۔ اس کے بکواس کرنے سے یہ سچی ثابت نہیں ہو جاتی۔۔۔"

عتیق نے خدیجہ بیگم کو تھامتے ان کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

جازم وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ عجیب سی بے چینی تھی جو اس کو سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔ دل کہہ رہا تھا کہ کچھ بھی کر کے اسے روک لے۔۔۔

نواب جیسے درندے کے حوالے نہ ہونے دے اسے۔۔۔ مگر پھر اندر کی مردانہ انا اور غصہ اسے ایسا کچھ کرنے سے روک دیتا تھا۔۔۔

اس لڑکی کا بہت ساتھ دیا تھا اس نے۔۔۔ مگر اس نے واپس اسی کے سینے میں خنجر گھونپا تھا۔۔ اس سے بے وفائی کر کے۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△

اگلے دن شام چار بجے کے قریب نواب کی گاڑی ان کی حویلی کے باہر پہنچ چکی تھی۔۔۔ اس کی وقعت اتنی تھی کہ اسے لینے نواب خاندان کا کوئی فرد نہیں آیا تھا۔۔

ڈرائیور کے ساتھ ایک ملازمہ کو بھیجا گیا تھا۔۔۔

نساء پورا دن اپنے کمرے میں بند رہی تھی۔۔۔ کسی میں اس کے کمرے میں جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ نہ کوئی اس سے ٹکرا ما

چاہتا تھا۔ افتخار صاحب نے سختی سے منع کر دیا تھا اسے چھیڑنے سے۔۔۔

انہیں ڈر تھا کہ وہ رخصتی سے انکار نہ کر دے۔۔۔

وہ جب باہر کی جانب بڑھ رہی تھی تو ہال میں سب کھڑے تھے۔۔۔ مگر اس نے کسی کی جانب بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ سیڑھیاں اترتی سیدھی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم نے اسے پکارا تھا۔۔۔ جسے وہ ان سنا کر گئی تھی۔۔۔ جو عورت اس کی بے گناہی کے بارے میں جانتے ہوئے بھی اس کے حق میں بول نہیں سکی تھی۔۔۔ وہ بھلا ماں کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

گاڑی میں آکر بیٹھتے بے آواز روتے اس نے ایک دھندلائی نظر حویلی پر ڈالی تھی۔۔۔چوبیس سال وہ اس حویلی میں محبت کے لیے ترستے گزار آئی تھی۔۔۔

مگر آج تک اس کے سر پر اس کے باپ نے شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا تھا۔۔۔بھائیوں نے مان نہیں بخشا تھا۔۔۔

ہاں اس کی زرا سی غلطی کو اس کا گناہ بنا کر اسے سزائیں ضرور سنائی گئی تھیں۔۔۔

اس میں کوئی بھی پیچھے نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔ڈرائیور پوری توجہ کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ بیٹھی ملازمہ کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

مگر نساء کا چہرا نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ہاں مگر اس کی غلافی آنکھیں اور دودھیا ہاتھوں کو دیکھ کر وہ اتنا اندازہ لگا پائی تھی کہ یہ لڑکی بے پناہ حسین تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

اس نے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔

نساء نے اپنی نم آلود پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ افتخار سومرو کی اکلوتی بیٹی ہیں نا۔۔۔؟ پھر ایک ملازم کی موت کے بدلے آپ کو ونی کر دیا۔۔۔؟ وہ زمینیں بھی دے سکتے تھے۔۔۔ ان کے پاس کمی تو نہیں ہے کسی شے کی۔۔۔"

ملازمہ کو حیرت ہو رہی تھی اسے دیکھ کر۔۔۔ اسے یہ بھی پتا چلا تھا کہ افتخار سومرو کی بیٹی شہر پڑھنے بھی گئی تھی۔۔۔

ملازمہ کے سوال پر پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

"یہ سوال تم اپنے نواب سے بھی پوچھتی۔۔۔وہ بھی توزمینیں لے سکتا تھا۔۔۔اس نے کیوں انسان کا سودا کیا۔۔۔"

نساء کا انداز اب بھی پہلے جیسا بے خوفی بھرا تھا۔۔۔

"نواب صاحب سے۔۔۔۔نہ نہ توبہ۔۔۔ان سے کیسے پوچھ سکتی ہوں میں بھلا۔۔۔"

وہ ایسے حیران ہوئی تھی جیسے نساء نے کوئی انہونی بات کہہ دی تھی۔۔۔

"تو پھر یہاں بھی اپنی زبان بند رکھو۔۔۔"

نساء نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔جس پر ملازمہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

افتخار سومرو کی بیٹی تھی وہ۔۔۔اکڑ تو کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس میں۔۔۔

ایک گھنٹے کا سفر طے کرتے وہ نواب کے علاقے میں پہنچ چکے تھے۔۔۔دھول اڑاتی مٹی کے طوفان کے پیچھے سارے منظر گم ہو رہے تھے۔۔۔

وہ شیشے کے پار ٹھیک سے کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

کافی آگے جا کر گاڑی سرخ رنگ کی اینٹوں سے سجے عالیشان محل کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔ جس کے آگے بہت بڑا میدان خالی چھوڑا گیا تھا۔۔۔ سرخ پتھروں کی روش سے ہوتی گاڑی مین گیٹ سے ہٹ کر دوسرے دروازے کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔

ملازمہ پہلے سے تیار بیٹھی تھی۔۔۔ گاڑی رکتے کی تیزی سے باہر نکلی تھی اور اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"آ جائیں بی بی۔۔۔"

اس نے نساء کو باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ جو گہرا سانس بھرتے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔

وہاں ارد گرد کافی ساری ملازمین کھڑی تھیں۔۔۔وہ اپنے ساتھ آئی اس بلقیس نامی ملازمہ کے ساتھ اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وہاں پر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ملازمین کے علاوہ اسے کوئی حویلی کی خاتون دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔

"آجائیں میرے ساتھ۔۔۔"

بلقیس نے اسے راہداری سے گزارتے ایک کمرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

"یہ کس کا کمرہ ہے۔۔۔"

اپنی پوری زندگی میں اس پل شاید وہ پہلی بات گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"بڑی بی بی کا۔۔۔ نواب صاحب کی والدہ کا کمرہ ہے۔۔۔ اس حویلی کو سارا نظام وہی دیکھتی ہیں۔۔۔ آپ اگر ان کی ہر بات مانیں گی تو آسانی رہے گی آپ کے لیے۔۔۔"

ملازمہ نے اسے مخلصانہ مشورے سے نوازا تھا۔۔۔ خیر النسا بیگم اس حویلی میں موجود تمام خواتین کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتی تھیں۔۔۔ اب وہ بھی اس کا حصہ بننے جا رہی تھی۔۔۔

نساء نے بوجھل سانس خارج کی تھی۔۔۔اس کی زندگی میں روشنی کی کوئی امید نہیں تھی۔۔

یہ بات اسے مزید تھکا دیتی تھی۔۔۔

بلقیس نے پہلے اندر جا کر اجازت مانگی تھی۔۔۔۔پھر کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تھی۔۔۔اور اسے اندر جانے کو کہا تھا۔۔۔۔

دروازہ دھکیلتے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت مہرون رنگ کے سادہ سے لباس میں ملبوس خود کو اچھی طرح سے شال میں ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔۔ سامنے ہی صوفے پر اسے ایک بڑی عمر کی عورت بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ دوسرے صوفے پر تین چار عورتیں بیٹھی تھیں۔۔ وہ سب ہی زیورات اور قیمتی ملبوسات زیب تن کیے ہوئے تھیں۔۔ وہ ابھی خوش شکل اور پر اعتماد لگ رہی تھیں۔۔

نواب خاندان کی عورتیں تھیں ان میں ایک الگ ہی غرور نظر آیا تھا نساء کو۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

اس نے آگے بڑھتے سلام کیا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔تو تم ہو افتخار سومرو کی بیٹی۔۔۔۔"

اس کی جانب عجیب سی نگاہوں سے دیکھتے وہ پوچھ رہی تھیں۔۔

نساء کو بیٹھنے کو بھی نہیں کہا گیا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی کھڑی تھی۔۔۔

اور وہ سب اسے اوپر سے نیچے تک گھور رہی تھیں۔۔۔

"تم جانتی ہو جس کی ونی بن کر تم اس حویلی میں آئی ہو وہ کون ہیں

۔۔۔؟؟اور کیسے ہیں۔۔۔؟؟"

بڑی بی بی صاحبہ نے اسکی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔۔۔انہوں اس لڑکی کی آنکھوں میں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ جو بات انہیں تھوڑا سا حیران کر رہی تھی۔۔

کیا یہ لڑکی نہیں جانتی تھی کہ نواب اشہاب لغاری کیسا انسان تھا۔۔۔وہ یہاں اس کی خاندانی بیوی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ونی بن کر آئی تھی۔۔۔

"اس علاقے کا نواب ہے وہ۔۔۔اور ایک انتہائی سفاک اور درندہ صفت انسان ہے۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔اس سے زیادہ وہ اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔

اسے اتنی ہی معلومات تھی اس کے بارے میں۔۔۔۔جبکہ اس کے الفاظ پر وہاں بیٹھی خواتین کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔سب نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"گستاخ لڑکی تم جانتی بھی ہو تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو۔۔۔"

بڑی بی بی صاحبہ اس کی بات پر غضبناکی سے دھاڑی تھیں۔۔۔

"آپ کے سوال کا جواب دیا ہے میں نے۔۔ کوئی گستاخی نہیں کی۔۔ مجھے اتنی ہی معلومات ہے اس انسان کے متعلق جس سے میرا نکاح کیا گیا ہے۔۔۔"

اس نے اپنی نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔ بھوری شربتی آنکھوں میں اب بھی کوئی ڈر و خوف نہیں تھا۔۔ وہ ہر طرح کے انجام سے بے پرواہ ہو کر انہیں ایسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"اپنا یہ غرور کسے دکھا رہی ہو۔۔۔ تم افتخار سومرو کی اکلوتی بیٹی اس کی حویلی میں ہو گی۔۔ یہاں تم نواب صاحب کی ونی ہو۔۔۔ ان کے پیروں کی دھول سے زیادہ کی اوقات نہیں ہے تمہاری۔۔۔

اس لیے دوبارہ ایسی گستاخی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔

بہت دردناک انجام ہو گا اس کا۔۔۔ ہم کسی بھی قیمت پر اپنے

نواب کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں آچکی تھیں۔۔ جبکہ اپنے باپ کا ذکر نساء کو

ناگوار ٹھہر رہا تھا۔۔۔

اس نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"رجو۔۔۔ جاؤ اسے اس کا کمرہ دکھا دو۔۔۔ اور اس کا کام بھی سمجھا

دو۔۔۔"

بڑی بی بی نے وہاں پیچھے دروازے کے پاس سر جھکائے کھڑی ملازمہ کو اشارہ کرتے کہا تھا۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

نساء نے ایک نظر وہاں بیٹھی عورتوں کو دیکھا تھا۔۔ جن میں سے ایک اسے انتہائی خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔ نساء اسے جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔ اس کے اس طرح دیکھنے پر حیران ہوتی وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔

اسے یہاں کسی بھی انسان میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے۔۔۔ آپ کو بڑی بی بی کے اگلے حکم تک یہیں

پر رہنا ہو گا۔۔۔"

رجو نے حویلی کے آخری پورشن پر بنے سب سے تنگ و تاریک

کمرا دکھاتے اسے بتایا تھا۔۔

اس کمرے میں بمشکل ایک چارپائی اور چند قدم چلنے کی جگہ

تھی۔۔۔ یہ کمرے خاص طور پر ملازمین کے لیے بنائے گئے

تھے۔۔۔

نساء بنا کچھ بولے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اس کمرے میں ایک

چھوٹی سی الماری لگی ہوئی تھی۔۔

"آپ کو تو بڑے کمروں میں رہنے کی عادت ہو گی نا۔۔۔ یہاں

بہت پریشانی ہو گی آپ کو۔۔۔"

اس کے گداز دودھیا ہاتھوں اور نازک سراپے کو دیکھتے ملازمہ نے

کہا تھا۔۔۔ جس پر نساء کی گھنیری پلکیں اس کی جانب اٹھی

تھیں۔۔۔ اس نے یہاں ملازمین کی نظروں میں اپنے لیے ترس

اور ہمدردی دیکھی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں کہیں بھی ایڈجسٹ کر سکتی ہوں۔۔۔ مجھے کوئی

پریشانی نہیں ہے۔۔۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"شاید بڑی بی بی صاحبہ نہیں چاہتیں کہ آپ نواب صاحب کے سامنے جائیں۔۔۔وہ دراصل نواب صاحب کی شادی ماروی بی بی سے ہونی ہے نا۔۔۔تو وہ چاہتی ہیں نواب صاحب کی خلوت میں آپ سے پہلے وہیں جائیں۔۔۔ان کی خاندانی بیوی۔۔۔"

رجو وہیں اس کے قریب زمین پر بیٹھتے بول رہی تھی۔۔۔جب اس کی بات پر نساء کے چہرے کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اسے جو بڑی بی بی کا رویہ بہت برا لگا تھا۔۔۔یہ بات جان کر اسے وہ عورت اچھی لگنے لگی تھی۔۔وہ بھی تو یہی چاہتی تھی اس نواب سے دور رہنا۔۔۔

"کب شادی ہے ان کی۔۔۔؟؟"

نساء نے اتنی دیر میں اس کی کسی بات میں پہلی بار انٹرسٹ لیا تھا۔۔

"بی بی جی ابھی ایک دو ہفتوں بعد ہونی ہے۔۔تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔"

رجو کو فکس ڈیٹ کی خبر نہیں تھی ابھی۔۔۔نساء کا اسے اپنے قدموں میں بیٹھنا اچھا نہیں لگا تھا۔اسی لیے اسے اٹھا کر اپنے برابر چارپائی پر بیٹھا دیا تھا۔۔

"میں نے سنا ہے کہ یہ نواب بہت سفاک قسم کا ہے۔۔۔بہت ظلم کرتا ہے لوگوں پر۔۔کیا واقعی میں ایسا ہے۔۔؟؟"

نساء کے الفاظ پر رجو اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔کتنی بہادر تھی وہ۔۔۔نواب کی حویلی میں بیٹھ کر اس کے بارے میں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔

"بی بی آپ جو لفظ بول رہی ہیں وہ دوبارہ مت بولیئے گا۔۔۔یہاں دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔"

رجو نے اسے ہمدردانہ مشورہ دیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا جواب دیتی۔۔۔قدموں کی آواز پر وہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"رجو تم ابھی تک یہیں بیٹھی ہو۔۔بڑی بی بی صاحبہ نے سختی سے منع کیا ہے ان سے کسی بھی طرح کی بات کرنے کو۔۔۔چلو نیچے۔۔۔نواب صاحب کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

اور بڑی بی بی صاحبہ کا حکم ہے جب تک نواب صاحب نیچے ہوں آپ یہاں سے باہر نہیں آئیں گی۔۔"

وہ ملازمہ شاید سینیئر تھی۔۔۔اس کے انداز میں عجیب سا غرور اور اکڑ تھی۔۔

نساء اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ تو ویسے بھی اس نواب سے دور ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد گم صُم وہ چارپائی پر سمٹ کر بیٹھتی اپنا سر دیوار کے ساتھ ٹکا گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بھر سا گیا تھا۔۔۔اسے کبھی کبھی خود پر بہت ترس آتا

تھا۔۔

اس پوری دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں تھا کہ جس کے لیے وہ اہم

ہو۔۔اس نے ہمیشہ سے اپنے باپ اور بھائیوں کی نظروں میں

اپنے لیے ناگواریت دیکھی تھی۔۔۔

باقی سب تو ویسے ہی اسے کچھ نہیں سمجھتے تھے۔۔۔خدیجہ بیگم کو

بھی اس کی تکلیف کا احساس تب ہوا تھا جب اس نے اپنے آپ کو

خود ہی سب سے دور کر لیا تھا۔۔۔

گھٹنوں میں چہرا چھپائے وہ کتنی ہی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

وہاں آہستہ آہستہ اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کمرے میں چھوٹا سا زرد رنگ کا بلب لگا ہوا تھا۔۔۔نساء کو اندھیرے سے بہت خوف آتا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بلب آن کر دیا تھا۔۔۔ تھوڑی سی روشنی پیدا ہوئی تھی تو اس کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

ایک ملازمہ کھانا لے کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

"یہ کھانا کھالیں آپ۔۔۔"

اس نے ٹرے نساء کے سامنے بیڈ پر رکھ دی تھی۔۔۔

نساء نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔اسے بہت سخت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔

وہ باہر دروازے کی اوٹ میں کھڑی ملازمہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔جو اسے کھانا کھاتے دیکھ چمکتی آنکھوں کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

نساء نے آدھی روٹی کھائی تھی۔۔۔ آدھے سے زیادہ کھانا ابھی پڑا تھا۔۔۔جب اسے پیٹ میں شدید درد اٹھا تھا۔۔

"بی بی جی۔۔۔"

رجو پھولتی سانسوں کے ساتھ بھاگتی ہوئی اوپر آئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔ آپ نے کھانا کھالیا ہے۔۔۔"

وہ پریشانی کے عالم میں پوچھ رہی تھی۔۔۔نساء کے پیٹ میں درد کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس سے بولا نہیں جارہا تھا۔۔۔رنگت بالکل زرد ہوگئی تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

رجو اس کے ہاتھ پیر ملتے تشویش بھرے نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"کھانے میں کچھ ڈالا گیا ہے۔۔؟؟"

اس نے درد سے دوہرے ہوتے پوچھا تھا۔۔۔اس کی چیخیں نکل رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھی۔۔۔

"زہر۔۔۔ کھانے میں زہر ڈال کر دیا گیا ہے آپ کو بی بی۔۔۔"

رجو کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ جبکہ تکلیف کے باوجود نساء کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تم کسی کو مت بلاؤ۔۔۔ یہ موت زندگی سے بہت آسان ہے۔۔ مجھے مرنے دو۔۔۔۔"

نساء کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

"نہیں بی بی۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں نواب صاحب تک خبر پہنچاتی ہوں۔۔۔"

رجو نے اس کو تھام کر سیدھا کیا تھا اور تیزی سے باہر کے جانب بھاگی تھی۔۔۔

"راشد۔۔۔نواب صاحب کہاں پر ہیں۔۔۔؟؟"

رجو بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔۔۔

"اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔۔۔کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

راشد اس کو پریشان دیکھ پوچھنے لگا تھا۔۔۔جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔

"وہ بی بی کو کسی نے زہر دے دیا ہے۔۔۔ان کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔وہ مر جائیں گی۔۔۔"

رجو کی بات پر راشد نے حیران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسی بی بی؟؟؟"

اس حویلی میں ایسی سازشیں ہوتی رہتی تھیں۔۔۔

"نساء بی بی۔۔۔جو نواب صاحب کے نکاح میں ونی ہو کر آئی ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر راشد نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

"تم کسی ڈاکٹر کو بلا کر دکھا دو۔۔۔میں نواب صاحب کو اس وقت تنگ نہیں کر سکتا۔۔۔ان کے غصے کا پتا ہے تمہیں۔۔۔"

راشد جانتا تھا کہ یہ لڑکی اس کے نواب کے لیے بالکل غیر اہم تھی۔۔۔

"وہ مر جائیں گی۔۔۔انہیں ابھی ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔۔۔تم ڈرائیور کو کہہ دو میں ان کے ساتھ ہسپتال چلی جاتی ہوں۔۔۔"

رجو کو راشد کی اس بے حسی پر غصہ آیا تھا۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ جاؤ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔"

راشد نے اسے غصے سے کہا تھا۔۔۔ جس پر رجو بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

وہ پلٹنے لگی تھی جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور نواب اشہاب باہر نکلا تھا۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔۔ وہ بی بی مر جائیں گی۔۔۔"

رجو سیدھی اس کے پیروں میں جا گری تھی۔۔۔۔ اس ملازمہ کی اس حرکت پر نواب کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"کیا بول رہی ہے یہ۔۔۔؟؟ کون مر رہا ہے۔۔۔؟؟"

اس کے پوچھنے پر راشد نے رجو کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ساری بات بتائی تھی۔۔۔

"میں سنبھال لیتا ہوں سائیں۔۔۔"

راشد نے اس کے بگڑتے تاثرات دیکھتے پریشانی کے عالم میں کہا تھا۔۔۔

"کہاں پر ہے وہ۔۔۔؟؟"

اشہاب لغاری نے راشد کو جن نگاہوں سے دیکھا تھا وہ مارے خوف

کے لرز اٹھا تھا۔۔۔

اس کی دھاڑ پر باقی کمروں کے دروازے بھی کھلنے لگے تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟"

شاہناز بیگم بھی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھیں۔۔ اسے اوپر جاتے

دیکھ ماروی نے خوفزدہ نگاہوں سے اپنی ملازمہ کو دیکھا تھا۔۔۔

"یہ رجو نے کیا ہے بی بی۔۔۔ ورنہ اس نے مر جانا تھا۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر ماروی نے اس کا بازو نوچ لیا تھا۔۔

"وہ تو بچ جائے گی اب ہم مریں گے۔۔۔"

ماروی نے بہت مشکل سے اپنے تاثرات پر قابو پا رکھا تھا۔۔۔

"میں ہاسپٹل بھجوا دیتی ہوں اسے۔۔۔"

وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا ہی تھا کہ بڑی بی بی صاحبہ اپنے کمرے سے نکلی تھیں۔۔۔

ان کی آواز پر نواب اشہاب لغاری پلٹا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔

وہ بنا کوئی جواب دیئے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رجو کے بتانے پر وہ اس کمرے میں آیا تھا۔۔ جس کی چارپائی پر وہ اوندھے منہ بے ہوش پڑی تھی۔۔ اشہاب نے اسے سیدھا کرتے اس کے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔۔۔

چاند سا حسین چہرا۔۔۔ زلفوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔۔۔ وہ بالکل بے جان پڑی تھی۔۔۔ اشہاب نے اس کے شہہ رگ کو انگلیوں سے چھوا تھا۔۔۔

سانسیں چل رہی تھیں۔۔۔ اس کی آنکھوں کی آگ کچھ کم ہوئی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ جھک کر اسے بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔اس کا نازک وجود پوری طرح سے ان مضبوط بانہوں میں قید ہوا تھا۔۔۔

رجو نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔۔۔حویلی کے سبھی افراد نے نواب اشہاب لغاری کو اس لڑکی کو بانہوں میں اٹھائے گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔؟؟ سارا کام خراب کیا ہے۔۔۔؟؟ کیا ضرورت تھی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔۔"

بڑی بی بی تک خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔ہال کمرے میں اس وقت سبھی خواتین موجود تھیں۔۔۔

بڑی بی بی کی جانب سے پڑنے والے تھپڑ پر ماروی زمین پر جاگری تھی۔۔۔

"مم میں اس کا وجود حویلی میں برداشت نہیں کرسکتی۔۔۔ نواب سائیں پر پہلا حق میرا ہے۔۔۔ وہ لڑکی کیوں بیچ میں آگئی۔۔۔"

ماروی روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہاں بیٹھی سبھی خواتین اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔

"نواب پر کسی کا حق نہیں ہے۔۔۔ کتنی بار یہ بات سمجھا چکی ہوں میں تمہیں۔۔۔ اگر نواب کی بیوی بننا ہے تو یہ سب سہنا پڑے گا۔۔۔"

گلشاہ بیگم اس وقت اتنے غصے میں تھیں کہ سب کو ان سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اشہاب لغاری نے انہیں سارے اختیارات دے رکھے تھے۔۔۔ میں اس صورت میں کہ کچھ غلط نہ ہو۔۔۔ آج جو ہوا تھا۔۔۔ اس پر نجانے اب انہیں کیا سزا ملنے والی تھی۔۔۔

"معاف کر دیں بی بی صاحبہ۔۔۔ اس سے نادانی ہوئی ہے۔۔۔ دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"

شاہناز بیگم بیٹی کی وکالت میں آگے آئی تھیں۔۔۔

"اگر معاملہ مجھ تک ہوتا تو میں فیصلہ کر لیتی۔۔۔ مگر اب اس کی فیصلہ نواب خود کریں گے۔۔۔ کسی کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔۔۔ اس کی معافی نہیں ملے گی اسے۔۔۔"

بی بی صاحبہ خود اس وقت پریشان تھیں۔۔۔ وہ بس یہ چاہتی تھیں کہ وہ بچ جائے۔۔۔

اگر وہ نہ بچی تو نواب کے قہر سے کوئی نہیں بچ سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نواب صاحب ہم نے ان کا معدہ واش کر دیا ہے۔۔۔ زہر کی مقدار زیادہ نہیں تھی۔۔۔ ہاں مگر بہت خطرناک زہر دیا گیا ہے

انہیں۔۔۔بروقت پہنچانے پر ان کی جان بچ گئی ہے۔۔۔ابھی تھوڑی دیر تک ہوش آجائے گا انہیں۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسے تفصیل بتائی تھی۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔

"سائیں کیا حکم ہے۔۔۔؟؟"

راشد اس کے بلاوے پر آگے آیا تھا۔۔۔

"تمہیں کس نے اجازت دی ہے میرے حصے کے فیصلے کرنے کی۔۔۔"

وہ دبی آواز میں غرایا تھا۔۔۔اس کے وجیہہ نقوش اس وقت

شدید تناؤ کا شکار تھے۔۔۔

"میں ایسی گستاخی کبھی نہیں کر سکتا سائیں۔۔۔میں بس آپ کے

آرام میں خلل پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

راشد کی بات ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی جب اشہاب کا اٹھا ہاتھ

اس کو وہیں زمین بوس کر گیا تھا۔۔۔

رجو گھبرا کر دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

باقی سب بھی سہم گئے تھے۔۔۔

"وہ مر جاتی اور تم میرے آرام میں خلل پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ مراد لے جاؤ اس کم ذات کو یہاں سے اور تہہ خانے میں بند کر دو۔۔۔ دوبارہ اس کی شکل نہ نظر آئے مجھے۔۔۔"

اس نے پیچھے کھڑے اپنے آدمی کو حکم دیا تھا۔۔۔ راشد اس کے پیروں میں پڑتا معافیاں مانگ رہا تھا۔۔

جس پر اسے دور جھٹکتے اشہاب لغاری نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"تم اب سے بی بی کے ساتھ رہو گی۔۔۔ اگر انہیں زرا سی بھی تکلیف پہنچی تو تمہاری خیر نہیں ہو گی۔۔۔"

رجو کی جانب آتے اس نے اپنے مخصوص کھردرے اور سخت لہجے

میں حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"جو حکم سائیں۔۔۔وہ بس بی بی صاحبہ۔۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اشہاب لغاری اس کی بات کاٹ گیا

تھا۔۔۔

"تم سے جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔میرے علاوہ تمہیں اب صرف اپنی

اِس بی بی کا حکم ماننا ہے۔۔۔"

اس کی بات پر رجو زور و شور سے سر ہلا گئی تھی۔۔۔ وہاں کھڑے سبھی ملازمین اپنی جگہ پر حیرت و بے یقینی کا شکار تھے۔۔۔ آج سے پہلے انہوں نے کبھی بھی اپنے نواب کو اس طرح سے کسی کی فکر کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔"

نرس نے باہر آتے اطلاع دی تھی۔۔۔

"جاؤ۔۔۔ اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنا۔۔۔ دوبارہ اگر ایسا ہوا تو راشد سے بھی برا حال تمہارا ہو گا۔۔"

وہ اسے حکم دیتا خود اندر جانے کی بجائے رجو کو بھیج گیا تھا۔۔۔

"جو حکم سائیں۔۔۔"

رجو چہرا جھکائے تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"شکر ہے بی بی آپ کو ہوش آ گیا۔۔۔"

رجو اس کے پاس آتے مسکرا کر بولی تھی۔۔ جبکہ نساء نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔

"میں نے کہا تھا مجھے مت بچانا۔۔۔ مرنے دیتی۔۔۔ کیوں کیا ایسا۔۔۔؟؟؟"

اس نے آنکھیں بند کرتے اذیت سے کہا تھا۔۔۔

جبکہ رجو اس کے حسین چہرے کو تکتے مسکراتی رہی تھی۔۔

"آپ کو کچھ ہو جاتا تو ہمارے نواب صاحب کا کیا ہوتا۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء نے آنکھیں ترچھی کر کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

نساء کو اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"وہ نواب صاحب خود اٹھا کر آپ کو یہاں پر لائے ہیں۔۔۔"

رجو نے مسکراتے دوپٹے کو دانتوں تلے دباتے شرمیلی مسکان کے ساتھ کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر نساء کے تاثرات میں ناگواری بھر گئی تھی۔۔۔

"اپنا مطلب پورا کیے بغیر وہ کیسے مرنے دے گا بھلا۔۔۔ یہاں کے باقی مردوں کی طرح وہ بھی ہوس پرست درندہ ہی ہو گا۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

"آپ نے کچھ کہا بی بی۔۔۔؟؟"

رجو کوشش کے باوجود اسکی بات سن نہیں پائی تھی۔۔۔

"کہاں پر ہے وہ تمہارا نواب اب۔۔۔؟؟"

نساء نے تکیے سے سر اٹھاتے باہر دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہاں سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

"باہر ہی ہیں۔۔۔ وہ اتنا خیال کبھی کسی کا نہیں کرتے جی۔۔۔"

رجو اسے اس کی اہمیت کو احساس کروانا چاہتی تھی۔۔۔

"پلیز تم میرے سامنے یہ سب مت بولو۔۔۔ مجھے ان سب باتوں سے نہ کوئی خوشی ملتی ہے اور نہ یقین ہے کسی بات کا۔۔۔ اس لیے اگر یہی سب بولنا ہے تو یہاں سے باہر چلی جاؤ۔۔"

نساء کو اس وقت ویسے ہی اس پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔ اچھی خاصی جان چھوٹ رہی تھی اس کی۔۔۔

اس نے آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔ اسے دوا دی گئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے غنودگی طاری ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں جب اسے محسوس ہوا تھا اس کے چہرے پر کوئی مضبوط ہتھیلی آن ٹھہری ہے۔۔۔

وہ ہاتھ دھیرے دھیرے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس لمس میں عجیب سی شدت تھی۔۔۔ کبھی وہ اس کی ٹھوڑی کو چھوتا تھا کبھی لبوں کی نرماہٹوں کو اپنے اندر جذب

کرتا تھا تو کبھی اس کے گالوں سے ہوتا اس کی پیشانی پر آن ٹھہرتا تھا۔۔

وہ غنودگی میں جارہی تھی۔۔۔ مگر خود پر کسی کو ایسے ملکیت جماتے دیکھ وہ بے چین ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بھاری ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ایک دھندلے سائے کے علاوہ اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ گستاخ ہاتھ اس کی ٹھوڑی سے ہوتا گردن پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

یہ وہ آخری احساس تھا جو اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ نیند کی آغوش میں جاچکی تھی۔۔۔

نواب اشہاب لغاری نے اس کی گردن میں جھولتی چین کھول دی تھی۔۔۔۔

اب اس کے وجود پر کوئی زیور نہیں تھا۔۔۔کتنی ہی دیر وہ اس کے پاس کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے دروازے سے اندر داخل ہوتی بی بی صاحبہ نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"شکر ہے یہ ٹھیک ہے اب۔۔۔"

وہ قریب آتے اشہاب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی تھیں۔۔۔

جسے اس نے فوراً جھٹک دیا تھا اور وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"ایسا کیوں ہوا گلشاہ۔۔۔؟؟"

وہ انہیں سائیڈ پر آنے کا کہتا سنگین تاثرات کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں کسی قسم کی رعایت یا لچک نہیں تھی۔۔

"معافی چاہتی ہوں آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ جانتی تھیں ان کا کوئی بہانا نہیں چلے گا یہاں پر۔۔۔

"وہ مر سکتی تھی۔۔ پھر اس معافی کا کیا ہوتا۔۔۔؟"

اسی سنگینیت سے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"میں مانتی ہوں میں نے غفلت برتی ہے۔۔۔ مجھے اس کے آنے کی خبر آپ کو دینی چاہیے تھی۔۔۔ اسے اس ویران کمرے میں نہیں بھیجنا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ اس کے غصے سے خوفزدہ تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ شخص کوئی بھی سزا سنا سکتا تھا۔۔

"اب اگر اس حویلی میں اسے زرا سی تکلیف بھی پہنچی تو پھر میرے قہر سے کوئی نہیں بچے گا۔۔۔اس کے چہرے پر تھپڑ کا نشان کیوں ہے۔۔۔"

اس کی بات سنتے گلشاہ لب بھینچ گئی تھیں۔۔۔

"وہ جب آئی تھی تو یہ نشان پہلے سے تھا۔۔۔"

گلشاہ بیگم کو نواب اشہاب لغاری کا انداز سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔
ایک ونی میں آئی لڑکی کے لیے ایسی تڑپ۔۔۔

"نواب سائیں وہ باہر بی بی کے گھر والے آئے ہیں۔۔۔"

رجو نے اندر آتے اطلاع دی تھی۔۔ گلشاہ بیگم نے بستر پر سوئی لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ بے انتہا خوبصورت تھی۔۔۔ مگر ایسی خوبصورتی کی کمی ہر گز نہیں تھی نواب اشہاب لغاری کو۔۔۔

پھر ایسا کیا خاص تھا اس لڑکی میں۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔ اشہاب جو باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اپنی جگہ رکا تھا۔۔ اسے گلشاہ بیگم کا بھی نساء کو ایسے دیکھنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ناگواری بھرے رنگ آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"السلام وعلیکم نواب صاحب۔۔۔ آپ نے ہمیں بلوایا؟ سب خیریت ہے۔۔اس لڑکی نے کوئی گستاخی تو نہیں کی۔۔۔ ہماری طرف سے وہ آپ کے حوالے ہے۔۔۔ آپ اسے جیسے بھی رکھیں۔۔

اگر گستاخی کرے تو زبان کاٹ۔۔۔۔"

سرفراز افتخار صاحب کے ساتھ آیا تھا۔۔اس نے شہاب لغاری کے آگے سر جھکائے جو الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی اشہاب لغاری نے مضبوط ہاتھ کی مٹھی بناتے اس کے ناک پر دے مارا تھا۔۔

ضرب اتنی زوردار تھی کہ سرفراز درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہو تھا جیسے اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔۔۔

"آپ نے نکاح کے بعد اپنی صاجزادی کی خواہش میرے سامنے رکھی تھی کہ وہ پڑھنے جانا چاہتی ہے۔۔۔چھ مہینے کا وقت دیا تھا۔۔اس وقت میں انہیں آپ کی امانت بنا کر بھیجا تھا۔۔۔

پھر آپ کو کس نے اجازت دی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔آپ جانتے ہیں نواب اشہاب لغاری کی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کے بدلے کیا سزا دے سکتا ہوں میں۔۔۔؟"

وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا تھا کہ پورے کوریڈور میں اس کی آواز گونج گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر قہر آلود تاثرات تھے۔۔۔ سرفراز جو زمین پر پڑا اپنے ناک سے نکلتے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔ اس کا یہ انداز دیکھ وہ ساکت ہوا تھا۔۔

نواب اشہاب لغاری جس کی درندہ صفت فطرت اور ظلم سے دنیا خوف کھاتی تھی۔۔۔ وہ اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھائے جانے پر بالکل بپھر اکھڑا تھا۔۔۔

"معاف کر دیں نواب صاحب۔۔۔ غلطی ہو گئی۔۔میں معافی مانگتا ہوں آپ سے۔۔۔"

افتخار سومرو نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ تھے۔۔وہاں پیچھے کھڑا جازم یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا واقعی نواب کے لیے وہ لڑکی اتنی اہم تھی۔۔۔؟؟

وہ تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔۔۔ پھر اس کی اتنی کیوں کر رہا تھا۔۔۔

"جاسکتے ہیں آپ لوگ۔۔۔اور اس گستاخی کی سزا کیا ہو گی یہ بھی پتا چل جائے گا آپ کو۔۔"

اس نے معاف نہیں کیا تھا اور اس کی سزا بہت مشکل ہوتی تھی۔

ان سب کی چہروں کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟یہ نواب صاحب کی سمجھ نہیں آ رہی مجھے۔۔۔پہلے اسے ونی میں اپنے نام لگوایا اور اب اسے اتنی عزت بخش رہے ہیں۔۔۔"

باہر آنے کے بعد سرفراز گاڑی میں بیٹھتے تپ کر بولا تھا۔۔۔اس کے ناک پر ساری پٹی چڑھی ہوئی تھی۔

اس کا دل تو چاہا تھا کہ نواب کو بتائے کہ وہ لڑکی اتنی معصوم ہرگز نہیں تھی جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ اپنے چہرے پر پڑے تھپڑ کے بدلے اسے تھپڑ مار کر گئی تھی۔۔

چھوڑنے والی نہیں تھی وہ۔۔

"باقی سب چھوڑو۔۔۔بس یہ سوچو سزا کیا ہو گی۔۔"

سرفراز کی بات پر افتخار صاحب نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

جو ویسے ہی غصے سے ابل رہا تھا۔۔۔اس کے ناک کی ہڈی ڈیمج ہوئی تھی۔۔۔ان سب کے بر عکس جازم بالکل خاموش بیٹھا تھا۔۔۔

ان لوگوں کو نساء سے ملنے بھی نہیں دیا تھا اس شخص نے۔۔۔

نواب اشہاب لغاری بہت سخت گیر انسان تھا۔۔۔اس سے نرمی کی گنجائش نہیں کی جا سکتی تھی۔۔۔

پھر وہ نساء کے معاملے میں ایسے بی ہیو کیوں کر رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے دو دن بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔ان دو دنوں میں نساء نے اپنے پاس صرف ملازمین کو پورا وقت دیکھا تھا۔۔۔ بی بی صاحبہ بھی صبح شام آتی تھیں اس سے ملنے۔۔۔

مگر ایسا لگتا تھا مجبوراً آئی ہوں۔۔۔ ان کے تاثرات دیکھ کر نساء کو ان کی اپنے لیے ناپسندیدگی واضح ظاہر ہوتی تھی۔۔

مگر یہ اس کے لیے نئی بات نہیں تھی۔۔۔اس نے اب تک کی اپنی زندگی میں یہ سب برداشت کیا تھا۔۔۔رجو پورا وقت اس کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔اس کا ہر طرح سے خیال بھی رکھ رہی تھی۔۔

اسے نواب حویلی میں اب کی بار ایک بہت ہی بڑے اور شاندار کمرے میں رکھا گیا تھا۔۔۔

جہاں رجو پورا وقت اس کے پاس ہوتی تھی۔۔۔اس کا ہر طرح سے خیال رکھا جارہا تھا۔۔۔روز ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے آتی تھی۔۔

مگر اس پورے وقت میں اس نے اپنے شوہر کو نہیں دیکھا تھا۔۔وہ اس کے سامنے ایک بار بھی نہیں آیا تھا۔۔

وہ رات جب سو جاتی تھی تو اس کے بعد وہ اس کے کمرے میں آتا تھا۔۔اسے اگلے دن رجو سے ہی پتا چلتا تھا کہ نواب صاحب رات

کو آئے تھے۔۔اور پھر اگلی صبح وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی چلا جاتا تھا۔۔

نساء دوائیوں کے زیر اثر ہوتی تھی۔۔اسی وجہ سے اسے اس شخص کی موجودگی کا احساس ہوتا ہی نہیں تھا۔جب وہ جاگ رہی ہوتی تھی وہ تب اس کے سامنے کیوں نہیں آتا تھا۔۔

یہ بات نساء کو بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

مگر اس نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ اس شخص کا سامنا کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔جس کے ظلم کی داستانیں سن رکھی تھی اس نے۔۔۔

"بی بی وہ باہر شاہناز بیگم آئی ہیں۔۔۔ آپ سے ملنا چاہتی

ہیں۔۔۔"

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی جب رجو نے اسے بتایا تھا۔۔

"یہ کون ہیں۔۔۔؟؟"

وہ یہاں بی بی صاحبہ کے سوا کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔

"نواب صاحب کے چھوٹے چچا کی تیسری بیوی ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تیسری بیوی۔۔۔؟؟ پہلی دو بیویاں کہاں پر ہیں۔۔؟؟ یہاں مرد اتنی شادیاں کرتے ہیں۔۔۔؟؟'

وہ اس حویلی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔بس اتنی خبر تھی کہ نواب خاندان کے مرد کافی سفاک اور بے حس قسم کے تھے۔۔۔خاص کر کے ان کا نواب۔۔۔

"پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری حویلی میں ہی ہوتی ہے۔۔۔ نواب صاحب کا حکم ہے حویلی کہ مردوں کو کہ وہ باہر کسی بھی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم نہیں کر سکتے۔۔ہاں اپنی پہلی

بیوی کی رضامندی سے وہ چار تک شادیاں کر سکتے ہیں۔۔اس بات کی اجازت ہے۔۔۔"

ملازمہ بتا رہی تھی اور نساء کا دل اس شخص کی جانب سے مزید خراب ہوا تھا۔۔۔یہ کیسی بات تھی۔۔۔

مرد کو ہر طرح کی عیاشی ملتی تھی اور عورتوں کو بس قربانیاں دینی پڑتی تھیں۔۔۔

"اور تمہارے یہ نواب صاحب۔۔۔انہوں نے اب تک ایسے کتنے شغل پورے کیے ہیں۔۔۔؟'

وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"بی بی جی انہوں نے ابھی تک صرف آپ سے نکاح کیا ہے۔۔ اور ماروی بی بی نے آپ کو زہر دے کر جو گھٹیا حرکت کی ہے۔۔۔ اس کی وجہ سے نواب صاحب نے ان سے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔ اب وہ انہیں سزا سنائیں گے۔۔۔"

رجو کی بات پر وہ خاموش ہوئی تھی۔۔

اس کے کہنے پر شاہناز بیگم کو اندر بلایا گیا تھا۔۔۔

"میری بیٹی نادانی اور رقابت کی آگ میں جلتے بہت بڑی غلطی کر گئی بی بی۔۔۔وہ اپنی غلطی پر بہت شرمندہ ہے۔۔مگر نواب صاحب غلطی کرنے والے کو معاف نہیں کرتے۔۔انہوں نے فیصلہ دیا ہے کہ ماروی کو پورے ایک سال کے لیے زندان خانے میں ڈال دیا جائے۔۔وہ بہت سخت جگہ ہے۔۔۔وہاں جانے والا دم گھٹنے کے بعد ہی باہر آتا ہے۔۔۔

آپ نواب صاحب سے بات کریں وہ رحم کریں۔۔۔ماروی نے ان کی محبت میں یہ کیا تھا۔۔۔مگر نواب صاحب کو تو محبت نام سے بھی شدید نفرت ہے۔۔۔وہ ایسی باتوں کو نہیں مانتے۔۔۔"

شاہناز بیگم بات کر رہی تھیں۔۔اور نساء حیرت زدہ سی انہیں تکے گئی تھی۔۔

اس کو زہر دینے کے جرم میں وہ اس لڑکی کو سزا سنا رہا تھا۔۔۔جو اس کی بیوی بننے والی تھی۔۔۔

نساء کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔اسے ماروی اتنی غلط بھی نہیں لگی تھی۔۔۔

اس نے حرکت بہت گھٹیا کی تھی مگر اس کا غصہ جائز ہی تھا۔۔

"میں کیا کر سکتی ہوں اس معاملے میں۔۔"

نساء بہت بڑے ظرف کی مالک تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اپنے ساتھ برا کرنے والوں کو معاف کرتی آئی تھی۔۔۔ اب بھی اس نے یہی فیصلہ کیا تھا۔۔۔

"آپ نواب صاحب سے بات کریں۔۔ وہ نیچے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ آپ نے ماروی کو معاف کر دیا۔۔۔ پھر شاید وہ بھی معاف کر دیں۔۔"

شاہناز بیگم نے روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔

"پلیز آپ ایسے مت کریں۔۔۔ میں بات کرتی ہوں۔۔۔ اگر میرے بس میں ہوا تو آپ کی بیٹی کو سزا نہیں ملے گی۔۔۔"

وہ ان کے ہاتھ تھامتے انہیں تسلی دے گئی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ بچے۔۔۔اللہ آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرے ہمیشہ۔۔۔"

انہوں نے اس کے ہاتھ تھام کر انہیں چوم لیا تھا۔۔۔اور اسے عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھتے کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

جبکہ ان کی دی گئی دعا پر نساء کو عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ نے حامی کیوں بھری۔۔۔نواب سائیں ایک بار کو فیصلہ کرلیں وہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔۔۔آپ ایسے بات کر کے ان

کا دل اپنی طرف سے خراب کر دیں گی۔۔۔ماروی بی بی نے آپ کو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

رجو کو اس کی رحم دلی دیکھ حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے تمہارے نواب صاحب سے۔۔۔کہاں ہو گا وہ اس وقت۔۔۔؟؟"

نساء اپنی چادر اٹھاتے دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی نواب صاحب کو پہلے بتانا پڑے گا۔۔۔وہ ایسے نہیں ملتے۔۔۔"

رجو اس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کی بات کو ان سنا کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

سیڑھیوں اترتے وہ نیچے آئی تھی۔۔۔ سامنے ہی ہال کمرے میں اس وقت حویلی کی خواتین موجود تھیں۔۔ جن میں سے بہت ساری اسے پہلی بار دیکھ رہی تھیں۔۔

اس کے حسین سراپے اور سیاہ کھسوں میں مقید دودھیا پیروں پر نظر پڑتے ان سب کی پسندیدگی بھری نگاہیں اس پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

اس نے بلیک کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراوزر پہن رکھا تھا۔ جس مہرون رنگ کے دھاگوں سے بہت خوبصورت سندھی کڑھائی کی گئی تھی۔۔

مہرون رنگ کا دوپٹہ نیچے لہرا رہا تھا۔۔ اس نے کندھوں کے گرد سیاہ رنگ کی شال اوڑھ رکھی تھی۔۔۔

نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود اس کے وجود پر کوئی زیور نہیں تھا۔۔ مگر وہاں بیٹھی سبھی خواتین اپنا مکمل سنگھار کر کے بیٹھی تھیں۔۔۔

"مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔"

اس نے کسی سے بھی کوئی بات کیے بغیر بی بی صاحبہ کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"نواب صاحب اس وقت مصروف ہیں۔۔۔ ان کے پاس کچھ خاص مہمان بیٹھے ہیں۔۔۔"

بی بی صاحبہ نے اس کو بتایا تھا۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے ابھی۔۔۔ ماروی کو جو سزا سنائی گئی ہے مجھے وہ منظور نہیں ہے۔۔۔ میں معاف کرتی ہوں اسے۔۔۔"

اس کی بات پر بی بی صاحبہ سمیت سبھی خواتین نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جبکہ ماروی جو بی بی صاحبہ کے قدموں میں بیٹھی معافی کی طلبگار تھی۔۔

اس نے بھی حیرت و بے یقینی سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"سزا کا فیصلہ ہو چکا ہے۔۔۔اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

بی بی صاحبہ کو اس کی یہ رحم دل پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"کیا میں اپنے شوہر سے اپنی مرضی کے مطابق بات بھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

اسے غصہ آیا تھا اس نواب پر۔۔۔ جس کا اپنی ہی بیوی سے اتنا پردہ

تھا۔۔

"مراد۔۔۔۔"

بی بی صاحبہ کی آواز پر ہال کمرے کی باہر کھڑا مراد نگاہیں جھکائے

اندر آیا تھا۔۔۔

"نواب صاحب کو پیغام دے دو۔۔۔ نساء بی بی ملنا چاہتی ہیں ان

سے۔۔۔"

گلشاہ بیگم نے مراد کو حکم دیا تھا۔۔۔جس پر وہ سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

ماروی کے اندر امید پیدا ہوئی تھی۔۔

"نواب صاحب کا کہنا ہے وہ جس سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہیں اب اس میں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ماروی بی بی کو جو سزا سنائی گئی یے وہ مل کر رہے گی۔۔"

مراد نے نگاہیں جھکائے پیغام دیا تھا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

نساء نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

کچھ دیر بعد حویلی میں ماروی کی چیخوں کی آواز سنائی دی تھی۔۔

جب اسے قید کرنے کے لیے کے لے جایا گیا تھا۔۔

نساء وہیں کھڑی بے بسی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔اس سے یہ تکلیف نہیں دیکھی گئی تھی۔۔۔شاہناز بیگم اپنی بیٹی کے لیے بری طرح سے روتی رہی تھیں۔۔۔

ماروی سے ملنے نہ اس کا باپ آیا تھا اور نہ بھائی۔۔۔

کیا دنیا کے سارے باپ بھائی ایسے ہی ہوتے تھے۔۔اس نے نفرت سے سوچا تھا۔۔۔کوئی اس کی خاطر کھڑا نہیں ہوا تھا۔۔

"نواب صاحب کے فیصلے ٹکرانے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔۔۔اپنے راستے مشکل کریں گی۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے شاہناز بیگم کو سسکتے دیکھ رہی تھی جب ایک لڑکی اس کے برابر میں آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

نساء نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرا نام بختاور ہے۔۔۔ماوری کی بھابھی ہوں۔۔۔اس کے سب سے بڑے اور سوتیلے بھائی ابتسام کی بیوی۔۔۔۔۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

"آپ کے شوہر نے کتنی شادیاں کر رکھی ہیں۔۔۔؟"

نساء کی بات پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔عجیب
سی مسکراہٹ۔۔

"میں دوسری بیوی ہوں۔۔۔پہلی بیوی کی اولاد نہیں تھی تو انہوں
نے مجھ سے شادی کی۔۔۔میرے دو بیٹے ہیں۔۔ایک میری سوتن
کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا میرے پاس۔۔۔"

وہ مسکرا کر بتا رہی تھی۔۔۔جبکہ نساء کا دل خراب ہوا تھا۔۔

یہ عورتیں بھلا کیسے اپنی سوتنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بھی ایسے خوش رہتی تھیں۔۔

"اس مرد سے شادی کیوں کہ جو پہلے سے کسی اور کا تھا۔؟یہ زیادتی ہے پہلی عورت کے ساتھ۔۔۔"

نساء کی بات پر اس نے جواب دینے کے بجائے کسی کو اشارے سے پاس بلایا تھا۔۔

"یہ ابتسام سائیں کی پہلی بیوی اور میری تایازاد کزن تبسم ہے۔۔۔انہوں نے ہی اولاد کی خاطر میری شادی اپنے شوہر سے

کروائی۔۔۔میرے ماں باپ مر چکے تھے۔۔لاوارث تھی۔۔۔

چچا شراب خریدنے کے لیے میرا سودا کر رہا تھا۔۔

نواب صاحب سے بات کی تبسم آپا نے تو انہوں نے ابتسام سائیں

سے بات کر کے میرا نکاح کروا دیا۔۔"

وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔۔

نساء اب کی بار کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔

"نواب صاحب تھوڑے سخت گیر انسان ہیں۔۔ آپ کو ان کے ساتھ اگر اچھی زندگی بسر کرنی ہے تو ان کے ہر فیصلے کو قبول کرنا ہو گا۔۔۔ وہ کسی کو رعایت نہیں دیتے۔۔۔"

بختاور کو وہ لڑکی اچھی لگی تھی۔۔۔ اسے خاطر اس نے اسے مشورہ دیا تھا۔۔

جس پر بنا کچھ بولے وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

"بچاری۔۔۔ نجانے کس حال میں ہو گی۔۔۔ سب ٹھیک کہتے ہیں۔۔ کتنا سفاک انسان ہے۔۔۔ ایک بار بات تو سن ہی سکتا تھا۔۔۔ میں تو معاف کر رہی تھی۔۔۔"

اسے برا لگ رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

"بی بی کھانا کھا لیں۔۔۔"

وہ ایسے ہی اداس سی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔ جب رجو نے کھانے کی ٹرے اس کے سامنے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

اسے باقی سب کا نہیں پتا تھا مگر وہ اپنے کمرے میں ہی کھانا منگواتی تھی۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ لے جاؤ۔۔۔"

اس کا موڈ بہت خراب تھا۔۔۔

"بی بی جی تھوڑا سا کھا لیں۔۔۔ دن میں بھی بہت کم کھایا تھا آپ نے۔۔۔"

رجو اس کے قریب زمین پر بیٹھتی فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔ وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔ سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔

"رجو پلیز مجھے نہیں کھانا۔۔۔ لے جاؤ۔۔۔"

وہ اب کی بار خفگی سے بولتی اسے حکم دے گئی تھی۔۔۔ جس پر رجو کو ٹرے اٹھا کر جانی پڑی تھی۔۔۔

"لائٹ آف کر دوں بی بی جی۔۔۔؟ آپ بستر پر آرام سے سو جائیں۔۔"

اسے صوفے پر غیر آرام دہ حالت میں سوتے دیکھ اس نے کہا تھا۔۔

"لائٹ آف کر دو اور دروازہ بند کر دو۔۔۔ صبح تک مجھے ڈسٹرب مت کرنا پلیز۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر رجو زیر لب مسکراتی اس کی ہدایت پر عمل کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

نساء کو خبر نہیں ہوئی تھی کب اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔اس کی گردن وہیں صوفے پر ایک جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔وہ ایسے ہی گہری نیند کی آغوش میں قید سوئی رہی تھی۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ اس کے قریب آن رکی تھی۔۔۔۔

دو مضبوط انگلیاں اس کی گردن پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔اسے تھام کے سیدھا کیا گیا تھا۔۔۔

وہ نیند میں کسمسائی تھی۔۔۔جب کچھ سیکنڈز بعد اس کے نازک

وجود کو بانہوں میں سمیٹ لیا گیا تھا۔۔۔

اس کی نازک وجود پر گرفت انتہائی مضبوط تھی۔۔۔

نیند میں بھی اس کی پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔اسے بیڈ پر احتیاط

سے لٹایا گیا تھا۔۔۔اور اسکے گرد لپٹی چادر کو ہٹا تا وہ اس کے قریب

نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔اس کی نیند ایسی ہی تھی۔۔۔اتنی

جلدی نہیں ٹوٹتی تھی۔۔۔

نواب اشہاب لغاری نے اس کی ٹھوڑی کو انگوٹھے سے چھوا تھا۔۔۔

اس لمس میں کسی قسم کی نرمی نہیں تھی۔۔۔ شہادت کی انگلی اس کے ماتھے سے ہوتے اس کی دونوں پلکوں کو محسوس کرتی اس کے گالوں کو چھوتی ہونٹوں پر آن ٹھہری تھی۔۔۔

نساء کی نیند ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔ اسے وہ بے رحم انگلیاں اپنے بالوں میں الجھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

گرم پر تپش سانسوں سے اپنا چہرا اجھلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ کا گستاخ لمس اسے اپنے پہلو پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس پر قابض تھا۔۔۔

نساء کی نیند ٹوٹ چکی تھی۔۔۔اس طرح سے جگائے جانے پر وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"کک کون۔۔۔؟؟"

اس کی کانپتی آواز اندھیرے میں گونجی تھی۔۔۔

پورے کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ایک جانب کا سائیڈ لیمپ آن تھا۔۔۔ مگر اس کی روشنی بھی اتنی تھی کہ نساء کو صرف خود پر ایک سایہ سا جھکا دکھائی دیا تھا۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اس کے اوپر اپنا مضبوط بازو رکھتا اس کو بالکل اپنے حصار میں مسدود کر گیا تھا۔۔۔

"نواب اشہاب لغاری آپ کا شوہر۔۔۔۔۔"

نساء کو اپنے کان کے قریب وہ بھاری سرگوشی سنائی دی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹ نساء کے کان کی لوح کو چھو گئے تھے۔۔

اس دہکتے لمس پر وہ لرز گئی تھی۔۔

"کھانا کیوں نہیں کھایا آپ نے۔۔۔؟؟"

اس نے ہاتھ بڑھا کر نساء کی گردن سے دوپٹہ اتار دیا تھا۔۔۔ نساء کو اپنی رنگت شرم وحیا سے تپتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"لائٹ آن کرو۔۔۔"

اس کی بمشکل اتنی ہی آواز نکل پائی تھی۔۔۔ آج تک کبھی کوئی اس کے اتنے قریب نہیں آیا تھا۔۔۔ یہ شخص اس کا شوہر تھا۔۔۔ مگر اس نے اب تک اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔

وہ ایسے کیسے اس کے اتنے قریب آ کر اپنا حق جتا رہا تھا۔۔۔

نساء کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

نساء نے اٹھنے کی کوشش کی تھی جب وہ اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا اس کی انگلیوں کو لبوں سے چھو گیا تھا۔۔۔نساء کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ واپس کھینچا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کا مزاحمت کرنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ایسا مت کریں۔۔"

وہ اس کے ہاتھ کو مزید مضبوطی سے پکڑ تا اس کی کلائی پر اپنی مونچھوں کو رگڑ تا اس گستاخی پر اسے جلن کا احساس دے گیا تھا۔۔

نساء اب کانپنے لگی تھی۔۔۔اس شخص کے وجود سے اٹھتی مہک بہت ہی مختلف اور مسحور کن تھی۔۔۔

نساء کو اپنے اعصاب اس میں جکڑتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

اس پر مدہوشی کا احساس چھانے لگا تھا۔۔۔

"لائٹ آن کرو پلیز۔۔۔میرا دم گھٹ جائے گا۔۔۔مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔

"میں نے تو سنا ہے افتخار سومرو کی اکلوتی بیٹی بہت بہادر ہے۔۔۔ بس اتنی سی ہمت تھی آپ میں۔۔۔ ابھی تو میں نے محسوس بھی نہیں کیا آپ کو۔۔"

وہ جھک کر اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔ وہ جہاں جہاں اسے چھوتا تھا اس کی شدت اتنی گہری ہوتی تھی کہ نساء کو وہاں جلن کا احساس ہونے لگتا تھا۔۔۔

"تم اپنا چہرا کیوں نہیں دکھا رہے مجھے۔۔۔ میرے سامنے کیوں نہیں آتے۔۔"

وہ اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتی اسے دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"آپ دیکھنا چاہتی ہیں مجھے۔۔۔؟؟"

وہ اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا اس کے اوپر جھک گیا تھا۔۔

نساء کو اس کے بھاری وجود سے اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ اتنا اندازہ لگا پائی تھی کہ وہ مضبوط وجود کا مالک تھا۔۔۔

اس کی آواز بہت بھاری اور خوبصورت تھی۔۔۔اس کی مہک سانسوں پر خمار سا طاری کر رہی تھی۔۔۔

"تت تم شوہر ہو میرے۔۔۔"

نساء نے اسے وجہ بتائی تھی کہ وہ اسے کیوں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ کا اسے کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔

"نواب صاحب کہتے ہیں سب مجھے۔۔۔ آپ بھی آج اور ابھی سے ایسے ہی پکاریں گی مجھے۔۔۔"

وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔نساء نے اپنی آنکھوں کو سختی سے

میچ لیا تھا۔۔

لبوں کو بھی بھینچ لیا تھا۔۔۔اس کی مونچھیں نساء کو اپنے ہونٹوں

کے اوپری حصے پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"پکاریں۔۔۔"

انداز سفاکیت بھرا اور حاکمانہ تھا۔۔۔وہ اس کی پکار کا منتظر

تھا۔۔۔۔

جو اس کی بھاری سانسوں کے باعث ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

"پہلے میرے سامنے آؤ۔۔۔"

وہ بھی نساء تھی۔۔۔ اتنی جلدی ہار وہ بھی نہیں مانتی تھی۔۔

اپنی بات کے جواب میں اسے اپنے اوپری ہونٹ پر جلن کا احساس ہوا تھا۔۔ اس شخص کی گستاخی پر وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"میں نواب ہوں سومرو خاندان کا مرد نہیں جو آپ مجھ سے ضد لگائیں گی۔۔۔ مجھے عورتوں کی یہ بغاوت اور خود سری پسند نہیں

ہے۔۔۔میرے ہر حکم کی تعمیل کریں گی تو آپ کے لیے بہتر رہے گا۔۔۔"

اس کے انداز میں واضح وارننگ تھی۔۔۔وہ اس کے گداز لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

نساء کی ساری مزاحمت اس کے مضبوط وجود تلے دم توڑ چکی تھی۔۔۔وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھاتا اس کے گداز ہونٹوں پر اپنے لمس کی شدتیں بکھیرتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔

نساء نے آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

پلکوں کی بار توڑتا آنسو تکیے میں جذب ہوا تھا۔۔۔وہ اس کی بے رحم برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

اس شخص کا لمس بہت سنگینیت بھرا تھا۔۔۔جیسے اس پر نجانے کس بات کا غصہ ہو۔۔۔اسے اس شخص کے بارے میں جو سننے کو ملا تھا وہ اب بالکل ٹھیک ثابت ہو رہا تھا۔۔

وہ واقعی بہت ہی سفاک درندہ تھا۔۔۔وہ اس پر ایسے اپنی حاکمیت جما رہا تھا جیسے وہ کوئی انسان نہیں بے جان شے ہو۔۔۔

اسے اپنے پورے وجود پر اس شخص کی گستاخ انگلیوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

"اس حویلی میں صرف میرا حکم چلتا ہے۔۔۔میرا حکم مانیں گی۔۔ اچھے سے رہیں گی تو آپ کی بات بھی سنی جاسکتی ہے۔۔۔بغاوت کرنے یا مجھ سے الجھنے کی کوشش کریں گی تو اپنے لیے مسائل پیدا کریں گی۔۔"

اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا وہ اس کی شہہ رگ پر جھک گیا تھا۔

اس کا لمس اتنا سنگین تھا کہ نساء اس کے کندھوں پر اپنے ناخن گاڑھ کر رہ گئی تھی۔۔

اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس شخص کو مزید بہکا رہی تھی۔۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ دبی آواز میں چیخی تھی۔۔۔اس کی آواز تک نہیں نکل پا رہی تھی۔۔

مگر وہ شخص اس کے بالوں کو بکھیرتا کچھ دیر ان میں اپنا چہرا چھپائے ان کی مہک کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔۔

"ابھی جا رہا ہوں۔۔۔اگلی ملاقات میں تھوڑے آداب سیکھ لیجیے گا

شوہر کو مخاطب کرنے کے۔۔۔۔۔ورنہ جو آپ کے ساتھ

ہو گا۔۔۔اس کی زمہ دار آپ خود ہو نگی۔۔"

اس کی گرم سانسیں نساء کے وجود کو جھلسا رہی تھیں۔۔

سرگوشی پر دھڑکنیں سمٹنے لگتی تھیں۔۔۔

جب کچھ دیر بعد نساء کو اپنا وجود اس کی گرفت سے آزاد ہوتا

محسوس ہوا تھا۔۔وہ اسے آزاد کرتا بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔

نساء آنکھیں میچے ایسے ہی لیٹی رہی تھی۔ جب اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

کمرے میں گہری خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔اس کی سانسیں مدھم مدھم چل رہی تھیں۔۔

کافی دیر بعد جاکر وہ نارمل ہوئی تھی۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے سائیڈ لیمپ آن کیا تھا۔۔۔کمرے کی ساری لائٹس ایک ساتھ آن کرتے وہ کمرے کی وسط میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا حلیہ دیکھتے وہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا بہت زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ گردن پر بھی جا بجا اس شخص کے لمس کے نشان واضح تھے۔۔ اس کے بال وجود کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔

"یہ شخص۔۔۔ خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔؟؟ بہت بڑا نواب ہو گا تو اپنے لوگوں کے لیے۔۔۔ اب اگر دوبارہ یہ میرے قریب ایسے آیا تو میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں تھی۔۔۔اسے اپنے پورے وجود سے اس شخص کی مہک اٹھتی محسوس ہورہی تھی۔۔

وہ ایک گھنٹے سے بھی کم رکا تھا۔۔۔مگر اس کی ہستی ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

کمرہ بھی اس کی خوشبو سے بوجھل تھا۔۔وہ جو یہی سوچ رہی تھی کہ شاید اسے ونی ہونے کی وجہ سے اتنی اہمیت نہ دی جائے۔۔۔یہاں گھر کی ملازمہ بنا کر رکھا جائے۔۔۔

لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔وہ تو اسے مالکن ہی بنا رہا تھا۔۔۔مگر اس کا لہجہ اور سفاکیت۔۔

نساء عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟ کیسا انسان ہے یہ۔۔۔ سامنے کیوں نہیں آیا۔۔۔ خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔۔ مجھے کیا کوئی بازاری عورت سمجھا ہے۔۔۔ ایسے ہی اپنی مرضی سے مجھے چھوئے گا۔۔۔"

وہ مسلسل بڑبڑاتی اس کی مہک سے زچ ہو رہی تھی۔۔

جب اتنی ٹھنڈ کے باوجود اس نے اس شخص کی سحر انگیز مہک سے چھٹکارہ پانے کی خاطر شاور لینے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔ واش روم سے فریش ہو کر نکلتے اس کی نظر اپنی گردن پر پڑی تھی۔۔

جہاں اس شخص کی سفاکیت کا نشان واضح تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔

اسی انسان کے بارے میں سوچتی وہ پوری رات سو نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ ویسے بھی سامنے آسکتا تھا۔۔ ایسے اندھیرے میں آنے کی کیا تک بنتی تھی۔۔۔

اسے اب سب کے کہے الفاظ سمجھ میں آنے لگے تھے کہ وہ ایک انتہائی سفاک آدمی تھا۔۔۔ جس کے اپنے اندر تو دل نہیں تھا۔۔ مگر وہ دوسروں کو بھی جینے نہیں دیتا تھا۔۔

اس کے اصول بہت سخت تھے۔۔۔ جن سے ٹکرانے والا اب تک کوئی بنا نہیں تھا۔۔۔ وہ نفرت کرنا جانتا تھا۔۔۔ اسے نفرت کرنا پسند تھا۔۔۔ محبت سے اس کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔۔

اس کے علاقے میں اگر اس کے سامنے کوئی محبت کا نام لیتا تھا تو وہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا جرم بن جاتا تھا۔۔۔

نساء نے اب تک کی زندگی بہت مشکل گزاری تھی۔۔۔ لیکن اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والی اگلی زندگی پہلے سے بھی زیادہ مشکل ہونے والی تھی۔۔۔۔

پوری رات جاگنے کی وجہ سے اگلے دن اس کا سر بری طرح سے

درد کرنے لگا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم بی بی جی۔۔۔"

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی سورج نکلتے دیکھ رہی تھی جب رجو نے

اس کے پاس آتے سلام کیا تھا۔۔۔

"آپ کے لیے ناشتہ لے آؤں بی بی۔۔۔"

وہ اس کے سنگین تاثرات دیکھ کچھ اخذ نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس

لیے نرمی سے بولی تھی۔۔

"مجھے تمہارے اس نواب صاحب سے ملنا ہے۔۔۔"

وہ دانت پیستے بہت مشکل سے کوئی غلط لفظ کہنے سے خود کو روک گئی تھی۔۔

"بی بی وہ تو اپنے کمرے میں سو رہے ہیں۔۔۔ جب تک وہ خود نہ اٹھیں انہیں اٹھانے کی اجازت کسی کو نہیں ہے۔۔"

رجو نے اس کے تاثرات کو جانچتے بتایا تھا۔۔

نساء مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔ اس کی نیند غارت کر کے وہ کیسے آرام سے سو رہا تھا۔۔

"کب اٹھے گا وہ۔۔۔؟؟"

اس کا غصہ اس کے لفظوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔

"بی بی میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔نواب صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں۔۔"

رجو کو اپنی بی بی کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔

جس کا چہرا آج کچھ زیادہ ہی غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔یا کسی اور بات کی سرخی تھی۔۔۔وہ اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔اگر آپ غصہ نہ کریں تو۔۔"

رجو کو اس لڑکی کے غصے سے بھی ڈر لگتا تھا۔۔جو رحم دل تو بہت تھی مگر غصے کی بھی بہت تیز تھی۔۔

"کہو۔۔۔"

اس نے اجازت دی تھی۔۔۔

"نواب صاحب ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔۔وہ پندرہ سال کے تھے جب سے انہوں نے اپنے بابا سائیں کی جگہ سنبھالی۔۔۔تب سے

لے کر اب تک وہ بہت احسن طریقے سے سب سنبھال رہے ہیں۔۔۔ آج تک کبھی کسی کو اس کی غلطی کی معافی نہیں دی۔۔ جو غلطی کرتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔۔ ان میں جذبات نہیں ہیں۔۔ انہیں کبھی کسی اور کی تو کیا اپنی تکلیف کی پرواہ بھی نہیں ہوئی۔۔ کچھ لوگ ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں ظالم اور سفاک درندہ کہتے ہیں۔۔ کیونکہ ان میں انسانوں والے احساسات اور جذبات ناپید ہیں۔۔

ایک بار ایک لڑائی میں ان کے سینے کے قریب گولی لگی تھی۔۔
بہت مشکل سے ان کی جان بچی تھی۔۔ ہم سب کی تو جیسے سانسیں
رک گئی تھیں۔۔

وہ جیسے بھی ہیں مگر ان کی موجودگی ہم سب کے لیے گھنے سائے
جیسی ہے۔۔۔ وہ ہمارے قبیلے کے محافظ بہت ساری بیرونی بلاؤں
سے محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

ان کی اہمیت کا احساس سب کو اس دن ہوا تھا جب ان کے سینے
سے نکلتا خون اور ان کی جان بچنے کی ناامیدی پھیل گئی تھی۔۔ مگر

وہ بہت مضبوط اعصاب کے مالک ہیں۔۔۔ وہ ہم سب کی خاطر ہمارے پاس واپس لوٹ آئے۔۔

مگر اس ایک ہفتہ ہم سب نے دشمنوں کا جو بھیانک روپ دیکھا تھا وہ ہم جانتے ہیں۔۔ ہمارے قبیلے کی دس لڑکیوں کو اٹھالیا گیا تھا۔۔۔ جن میں ایک میری بہن بھی تھی۔۔ ہماری چادر و چار دیواری جیسے ختم ہوگئی تھی۔۔

نواب صاحب کے صحت یاب ہونے کی خبر ہی اتنی طاقت رکھتی تھی کہ دشمن ایسے دم دبا کر بھاگا اور ابھی تک اس حرکت پر پچھتا رہا ہے۔۔"

رجو کے انداز میں اس شخص کے لیے بے پناہ عقیدت اور محبت تھی۔۔۔

نساء ان باتوں میں الجھ کر رہ گئی تھی۔۔

وہ شخص اچھائیوں اور برائیوں کا مجموعہ تھا۔۔۔یا شاید اس میں برائیوں کا تناسب زیادہ تھا۔۔۔

"دشمن کون ہیں اس قبیلے کے۔۔۔؟؟"

وہ جاننا چاہتی تھی ان لوگوں کے بارے میں جو اس نواب سے زیادہ گھٹیا تھے۔۔

"برلاس قبیلے کے لوگ۔۔۔"

رجو یہ لفظ ادا کرتے کانپ سی گئی تھی۔۔۔

"کیا دشمنی ہے ان دونوں کے بیچ۔۔؟"

وہ ان سب باتوں سے انجان تھی۔۔۔اس کا خاندان بھی نواب کی ریاست میں آتا تھا۔۔۔مگر اسے ان باتوں میں پہلے کبھی کوئی انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔۔

نہ اس نے کبھی کسی سے کچھ پوچھا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اپنی دنیا میں گم رہی تھی۔۔۔

نواب کی سفاکیت کے قصے سن کر وہ اس کے بارے میں چند برے الفاظ کہہ کر خاموش ہو جاتی تھی۔۔

یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی قسمت اسی نواب کے ساتھ جڑی ہو گی۔۔۔

وہ شخص اب انتیس سال کا تھا۔۔۔جس کا مطلب تھا کہ وہ پچھلے چودہ سال سے حکمرانی کر رہا تھا۔۔اور اب تک دنیا کا سب سے سفاک انسان بن چکا تھا۔۔

"میں یہ نہیں جانتی بی بی کہ دونوں قبیلوں کے بیچ اصل دشمنی کی وجہ کیا ہے۔۔بس اتنا جانتی ہوں کہ وہ لوگ عورتوں کے حق میں

بہت برے ہیں۔۔۔ ان کے اپنے علاقے کے لوگ ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔۔۔"

رجو نے ان کا ذکر کرتے جھر جھری سی لی تھی۔۔

"ٹھیک ہے وہ تم سب کی حفاظت کرتا ہے۔۔اس کی شخصیت سے یہ قبیلہ بہت ساری مصیبتوں سے بچا ہوا ہے۔۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ سفاکیت کی انتہا کر دے۔۔۔ درندوں سے مقابلہ کرتے خود ہی درندہ بن جایے۔۔"

نساء کو یہ بات ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔

"وہ بدل نہیں سکتے ہیں۔۔۔بی بی صاحبہ کا کہنا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔۔۔وہ کبھی نہیں بدل سکتے۔۔۔اگر کسی نے ایسی کوشش کی تو وہ انسان نواب صاحب کے ہاتھوں جان سے جائے گا۔۔۔مگر نواب صاحب کا دل نرم نہیں کر پائے گا۔۔۔"

رجو کی باتیں سن کر اس کے سر کا درد مزید بڑھ گیا تھا۔۔

"بی بی صاحبہ کا کیا رشتہ ہے نواب سے۔۔"

جہاں تک اس نے سن رکھا تھا نواب اشہاب لغاری کے ماں باپ دونوں کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔

"یہ نواب صاحب کی سوتیلی ماں ہیں۔۔۔ان کے بابا کی دوسری بیوی۔۔۔"

رجو کی بات پر اس کے ماتھے پر شکنیں پڑی تھیں۔۔

"اس حویلی میں کوئی ایسا مرد ہے جس نے صرف ایک شادی کر رکھی ہو اور وہ ایک عورت کے ساتھ ایمانداری سے اپنی زندگی گزار رہا ہو۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔انہوں نے ابھی تک ایک ہی شادی کی ہے
آپ سے۔۔۔۔آپ کے علاوہ آج تک کبھی کسی عورت کے ساتھ
نہیں دیکھا انہیں میں نے۔۔۔ماوری بی بی سے بھی ان کی بچپن کی
منگنی طے تھی۔۔

لیکن انہوں نے آج تک ماروی بی بی کو آنکھ اٹھا کر نہیں
دیکھا۔۔۔"

رجو یہ بات بہت خوشی سے بتاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

نساء کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔گزری رات کا عکس
اس کے سامنے آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"دیکھنے میں کیسا ہے یہ۔۔۔؟؟"

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر رجو نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی نواب صاحب آپ کے ساتھ ہی ہوتے ہیں نارات کو۔۔۔؟؟"

رجو کی بات پر وہ سر سے پیر تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسے کیا بتاتی ان کا وہ سنکی نواب کر کیا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"نواب صاحب جیسا حسین مرد میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔"

رجو اس کے تاثرات کو دیکھتی بول گئی تھی۔۔۔

"مجھے تو دنیا کا سب سے بدصورت انسان ہی لگ رہا ہے اپنے اعمال سے۔۔۔"

وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

"اچھا جاؤ تم۔۔۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔"

رجو کو بھیجتے وہ واپس اپنے بستر میں آگئی تھی۔۔۔ جس میں سے ابھی بھی اس شخص کی مہک اٹھ رہی تھی۔۔۔

"اللہ جی پلیز۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ میرے نصیب میں یہ کیسا درندہ لکھا ہے آپ نے۔۔۔ جس کے اندر احساسات و جذبات نہیں ہیں۔۔۔ آپ کو مجھ پر رحم کیوں نہیں آتا۔۔"

کل رات وہ جس طرح سے اس کے ساتھ پیش آیا تھا۔۔۔ اس کے لمس میں کسی قسم کے کوئی جذبات نہیں تھے۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے وجود پر اپنے نام کی مہر لگانے کی ضد سی ہوا سے۔۔اس کو اپنے آگے بے بس کر کے سکون حاصل کرنا چاہتا ہو۔۔۔

ماروی جیسی لڑکی اس شخص کی بیوی بننے کی خاطر قتل تک کرنے پر تل گئی تھی۔۔۔یہاں اس جگہ پر ویسی ہی لڑکیاں سروائیو کر سکتی تھی۔۔۔

اس جیسی اکڑنے والی اور بغاوت کی عادی لڑکی کے لیے گزارہ کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

تکیے پر سر رکھتے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر نہیں ہوئی

تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نواب صاحب معاف کر دیں۔۔۔ غلطی ہو گئی۔۔۔ محبت کرتے

تھے ہم ایک دوسرے سے۔۔ ہمارے ماں باپ ہماری مرضی کے

خلاف فیصلہ کر رہے تھے۔۔ اس لیے ہم نے بھاگ کر شادی

کی۔۔۔

ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے نواب صاحب۔۔۔ رحم

کریں ہم پر۔۔۔"

شام پانچ بجے کے قریب وہ کمرے سے باہر آئی تھی۔۔۔جب اسے گھر کی ساری خواتین ہال میں ہی ایک جانب بنی دیوار کے پاس کھڑی دکھائی دی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ یہ شور کیسا ہے۔۔؟؟"

اسے نیچے آتا دیکھ رجو تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔

"بی بی وہ۔۔۔نواب بیٹھک میں فیصلہ کیا جارہا ہے۔۔۔بدکاری کا الزام لگا ہے ان دونوں پر۔۔۔اسی کی سنوائی چل رہی ہے۔۔۔ ان دونوں کا کہنا ہے انہوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔صرف محبت کی ہے۔۔اور نکاح کر کے اسے حلال بنایا ہے۔۔۔اور نواب

صاحب کے نزدیک محبت کرنا دنیا کا سب سے بڑا احرام کام ہے۔۔۔"

رجو کی بات پر وہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"معاف کر دیں نواب صاحب۔۔۔ اللہ کا واسطہ ہے رحم کریں۔۔۔ ہم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔ ہم پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگایا جا رہا ہے۔۔۔"

وہ لڑکی زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔فاصلے پر کھڑے اس کے باپ اور بھائیوں میں سے کوئی آگے بڑھا تھا اور اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کرتا اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کر گیا تھا۔۔

"اس بدذات نے ہمیں معاشرے میں جینے کے قابل نہیں چھوڑا نواب صاحب۔۔۔اسے ایسے سزا ملے کے قبیلے کی باقی بہن بیٹیوں کو بھی نصیحت ملے۔۔۔"

لڑکی کا بھائی سزا کا طلبگار تھا۔۔۔جس سے اسے کی غیرت کو تسکین پہنچنی تھی۔۔

نساء آگے بڑھی تھی۔۔۔اس کی نظریں بھٹکتی ہوئی نواب اشہاب لغاری تک گئی تھیں۔۔۔ مگر اس کی کرسی کے ساتھ کھڑے مراد کی وجہ سے اس کا چہرا نساء نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ بہت شاہانہ انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں فیروزے کی ایک بہت خوبصورت انگوٹھی تھی۔۔۔

جو اس کی مضبوط ہاتھ کو مزید پرکشش بنا رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ اس شخص کو وہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"عزت اچھالنے والوں کو سزا تو ملے گی۔۔۔اور ہمیشہ عبرت ناک سزا ہی ملے گی۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز جیسے ہی وہاں ابھری ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

یہ وہی رات والی آواز تھی۔۔۔۔اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ اس شخص کے دل میں رحم آجائے اور ان کے نکاح کر لینے کے واسطے ان کی جان بخشی کر دی جائے۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ سفاک انسان سے رحم کی اپیل کرنا ہی بے وقوفی تھی۔۔۔

وہ شخص ہمیشہ کی طرح سفاک فیصلہ سنا گیا تھا۔۔

"اللہ تم سے اس کا حساب لے گا وحشی درندے۔۔۔ تم بھی ایسے ہی تڑپو گے جیسے ان لوگوں کو تڑپا رہے ہو۔۔۔"

ان دونوں کو گھسیٹ کر وہاں سے لے جایا گیا تھا۔۔۔ نساء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"ارے نواب کی بیوی ہو کر اتنی رحم دلی۔۔۔یہ تو آئے روز ہونے والے معمولی فیصلے ہیں۔۔۔نواب صاحب کے سامنے محبت کا نام لینا اپنی بردباری کو خود دعوت دینے کے برابر ہے۔۔۔"

بی بی صاحبہ اس کے آنسو دیکھ مسکرائی تھیں۔۔۔دیوار کے اس پار بھاری پردے گرا دیئے گئے تھے۔۔۔

وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی ابھی بھی۔۔۔

"آپ ماں ہیں ان کی۔۔۔آپ تو روک سکتی ہیں نا اس ظلم کو۔۔۔کیا اس شخص کو اپنی موت کا خوف نہیں ہے۔۔۔"

نساء خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔

"سوتیلی ماں کی جو حیثیت ہوتی ہے۔۔ میری اس سے بھی بہت کم تر حیثیت ہے ان کی نظر میں۔۔۔ مگر آپ تو بیوی ہیں۔۔۔ نرمی سے اس پتھر دل کو پگھلانے کی کوشش کر سکتی ہیں۔۔۔ اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ آپ کا شوہر اپنی آخرت خراب کر رہا ہے تو اس کی اصلاح کر سکتی ہیں آپ۔۔۔"

بی بی صاحبہ اس کی بات کے جواب میں مسکرا کر کہتے وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔بی بی آپ ان کی باتوں میں نہیں آیئے گا۔۔۔یہ آپ کو نواب صاحب کی زندگی سے نکالنا چاہتی ہیں۔۔یہ آپ کے یہاں آنے سے بھی خوش نہیں ہیں۔۔۔ آپ ان کی باتوں میں مت آئیں۔۔۔"

رجو نے اس کا گم صُم انداز دیکھ اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"مجھے ابھی ملنا ہے اس سے۔۔۔"

رجو کی بات کو نظر انداز کرتے اس نے کہا تھا۔۔

"ابھی۔۔۔ابھی نواب صاحب بہت غصے میں ہونگے۔۔۔ابھی

مت جائیں۔۔۔"

رجو اس کے ساتھ اپنی پوری وفاداری نبھاتے اس کا بھلا چاہتی تھی

بس۔۔

"رجو تم سے جتنا کہا ہے تم اتنا کیوں نہیں کرتی۔۔۔"

نساء نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔جس پر وہ

خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

"نواب صاحب بلا رہے ہیں آپ کو اپنے کمرے میں۔۔"

کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تھی اور نساء کو وہاں جانے کا کہا تھا۔۔۔

دور بیٹھی بی بی صاحبہ نے عجیب سے انداز میں مسکراتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اس کو لگتا ہے اپنے حسن سے نواب کو اپنے قبضے میں کر لے گی۔۔ مگر اسے اندازہ نہیں ہے کہ اس کی کیا اوقات ہے ان کے آگے۔۔۔"

ان کی نظریں نواب کے کمرے کی جانب جاتی نساء کے حسین سراپے پر تھیں۔۔۔

"شاید یہ بھی ماروی کی طرح نواب صاحب کی بیوی ہونے کی حیثیت سے آپ کی کرسی پانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔۔۔"

ان کے پاس بیٹھی رقیہ بیگم نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

"میری جگہ یہ کبھی نہیں لے سکتی۔۔۔نہ کبھی نواب ایسا کریں گے۔۔۔میرے مرنے تک یہ کرسی میرے پاس ہی رہے گی۔۔ یہ وعدہ ہے ان کا مجھ سے۔۔۔وہ اپنے وعدے سے کبھی نہیں مکرتے۔۔۔"

گلشاہ بیگم کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اذیت تھی۔۔۔شاید گزری زندگی کی تھکن تھی جو کبھی کبھی باہر آجاتی تھی۔۔۔

اس نے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔پورے کمرے میں زرد روشنیاں جل رہی تھیں۔۔

سگریٹ کا دھواں اور مسحور کن مہک بکھری ہوئی تھی۔۔

لب بھینچتے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

"کیوں ملنا چاہتی تھیں آپ مجھ سے۔۔۔؟؟"

اس کے اندر داخل ہوتے ہی باہر سے دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

نساء نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

وہ سامنے ہی ریوالونگ چیئر پر جھول رہا تھا۔۔۔اس کا چہرا اب بھی واضح نہیں تھا۔۔۔وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔

"تم میرے سامنے کیوں نہیں آتے۔۔ایسے تاریکی میں کیوں ملتے ہو مجھ سے۔۔"

اس کی آواز میں ہلکی سے کپکپاہٹ تھی۔۔

"آپ کو تمیز نہیں ہے شوہر سے بات کرنے کی۔۔۔"

اس کی آواز میں غصہ واضح تھا۔۔۔اس کی دھاڑ پر وہ گھبرائی تھی۔

مگر وہ خوف نہیں کھانا چاہتی تھی۔۔۔اس شخص کو مجبور کر دینا چاہتی تھی اپنے سامنے آنے پر۔۔

اسے یہ پہلی جیسی زندگی نہیں گزارنی تھی۔۔۔پوری دنیا نے دیکھ رکھا تھا اسے۔۔۔پھر وہ اس کے سامنے کیوں نہیں آرہا تھا۔۔

"شوہر۔۔۔کیسا شوہر۔۔۔؟؟جسے رات کی تاریکی میں میرے پاس آکر اپنی ہوس پوری کرنی ہے صرف۔۔۔مجھے نفرت ہے تم جیسے مردوں سے۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے تم یہ سفاک فیصلے کرو گے اور لوگ تم سے ڈریں گے۔۔

تمہارے رعب میں آئیں گے۔۔۔اگر ایسا سمجھتے ہو تو یہ بالکل غلط ہے۔۔۔

مظلوم لوگوں کی آہوں اور بددعاؤں سے ڈرو۔۔۔جس دن ایک بھی لگ گئی نا تو بہت بری حالت ہو گی تمہاری۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں بہت کچھ بول گئی تھی۔۔۔

اس کا سانس پھول گیا تھا۔۔۔اس کمرے میں اس وقت اتنی زیادہ خاموشی تھی کہ اسکی بھاری سانسوں کی آوازیں کمرے میں گونجنے لگی تھیں۔۔

اسے نے دیکھا تھا اس کی بات پر اس شخص کی کرسی اپنی جگہ
ساکت ہو چکی تھی۔۔

"انسان جیسا خود ہوتا ہے ویسے ہی لوگوں کی حمایت کرتا ہے۔۔۔
آپ کو یہ لوگ مظلوم لگ رہے ہیں۔۔کیونکہ آپ کے نزدیک
گھر سے بھاگنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ بھی تو اپنے ملازم
کے ساتھ گھر سے بھاگتے پکڑی گئی ہیں۔۔۔جو انسان خود بد کردار
ہو۔۔

اسے دوسروں کی بدکاری کہاں نظر آتی ہے۔۔۔ آپ کی باتیں
سن کر میں بالکل بھی حیران نہیں ہوں۔۔۔ آپ کے ماضی میں

کیے سارے کارناموں سے واقف ہوں۔۔۔اس لیے میرے سامنے یہ رحمدلی اور پارسائی ظاہر کرنے کی کوشش بھی مت کیجیۓ گا۔۔۔"

وہ شخص نفرت بھرے انداز میں بولتا اس کو اپنی جگہ پتھر کا کر گیا تھا۔۔۔وہ کتنے آرام سے اسے بدکردار کہہ گیا تھا۔۔۔

نساء کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔

"بکواس بند کرو تم۔۔۔میں بدکردار نہیں ہوں۔۔۔"

وہ اپنی جگہ کھڑی چیخی تھی۔۔۔اس لمحے اس کی نفرت اس شخص

کے لیے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"ہر کوئی گناہ کرنے کے بعد یہی کہتا ہے۔۔۔"

وہ بہت سکون سے بولتا اس کو غصے سے بپھرا گیا تھا۔۔۔

"تم خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔تم ہوتے کون ہو مجھے ایسے کہنے

والے۔۔۔"

نساء کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔۔وہ بنا حقیقت جانے اس پر اتنا بڑا

الزام کیسے لگا سکتا تھا۔۔

وہ غصے سے اس کی جانب بڑھتی اشہاب لغاری کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

"آپ کا شوہر ہوں۔۔۔نواب اشہاب لغاری۔۔۔۔"

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو کل رات بھی بتایا تھا۔۔میں نواب اشہاب لغاری ہوں۔۔۔سومرو خاندان کا کمزور مرد سمجھنے کی غلطی مت کریں۔۔۔مجھے آپ جیسی بدزبان عورتوں سے نفرت ہے۔۔۔"

اس کی گرم سانسیں نساء کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔

"اپنا لب ولہجہ میرے آگے درست کریں۔۔۔ورنہ بہت نقصان اٹھائیں گی۔۔۔"

اس کے مضبوط ہوتی کی گرفت نساء کو اپنے پہلو پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اوپر سے اس شخص کے الفاظ۔۔۔اس کا غصے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔

مگر یہ شخص اسے غصہ بھی نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔۔

وہ اسے پوری طرح سے اپنے اشاروں پر چلانا چاہتا تھا۔۔۔

"میرا لب ولہجہ ایسا ہی ہے۔۔۔اگر نفرت تھی اتنی تو نکاح کیوں کیا۔۔۔؟؟"

وہ بھی نساء افتخار سومرو تھی۔۔۔اتنی جلدی دب جانا تو اس نے بھی نہیں سیکھا تھا۔۔۔

اپنے ان الفاظ کے بدلے اسے اپنے پہلو پر موجود اس کی انگلیاں جلد میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"آہ۔۔۔"

مارے درد کے اس کے لبوں سے کراہ نکل گئی تھی۔۔

"آپ کو تو یہیں آنا تھا۔۔۔اور ساری زندگی یہیں پر رہنا ہے۔۔۔اور رہی اس لب و لہجے کی بات تو اسے ٹھیک کرنا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔"

اس کے پہلو پر ایک جھٹکا دیتا وہ اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"اس ریاست کا مالک ہوں میں۔۔۔سب میری آگے جھکتے ہیں۔۔۔میرے دشمن بھی میرے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔۔۔پھر اپنی ہی بیوی کو اپنے آگے جھکانا کونسی مشکل بات ہو گی ایسے انسان کے لیے۔۔۔"

اس کی گرم پر تپش سانسیں نساء کے چہرے کو بری طرح سے جھلسا گئی تھیں۔۔۔

"تم خدا نہیں ہو جو سب تمہارے آگے جھکیں۔۔۔ایک عام انسان ہو اور ایک دن تمہیں بھی مر کر سب کے ساتھ اسی مٹی میں جانا ہے۔جہاں تمہاری یہ فرعونیت تمہارے لیے عذاب بن جائے گی۔۔"

وہ اس کا حصار توڑتی نکلنے لگی تھی۔۔۔جب اشہاب لغاری اس کے بالوں کو اپنی شکنجے میں لیتا اس کے گستاخ ہونٹوں کو اپنی سفاک گرفت میں قید کرتا اسے جی جان سے کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

اس کی گرفت اتنی بے رحم اور سفاک تھی کہ نساء کو اپنی چیخیں
نکلتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

جنہیں وہ شخص اپنی سانسوں میں دبا گیا تھا۔۔۔وہ اس کی بات پر
غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔

جواب اس کے اس عمل سے نکل رہا تھا۔۔۔

اس کے مضبوط کسرتی سراپے کے آگے نساء کا نازک سراپا کچھ بھی
نہیں تھا۔۔۔

وہ اس کی کمر کی گرد بازو حمائل کرتا اسے اوپر اٹھا گیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی اس کی سانسوں پر ایسے ہی چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ نساء کا پورا وجود اب لرزنے لگا تھا۔۔۔

اس ٹھیک سے سانس نہیں آ رہی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کو اس پر رحم نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ تو صرف اسکی اصلاح کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہ شخص تو اس کی جان نکالنے کے در پر ہو گیا تھا۔۔ وہ اسے ایسے ہی اٹھائے بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔

نساء اس کی گرفت میں پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔ اسے سانس تک لینے کا موقع نہیں دے رہا تھا وہ۔۔۔

جب اشہاب نے اس کی کمر کے گرد سے بازو ہٹایا تھا اور اسے بیڈ پر پھینک دیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر پوری طرح سے ڈھے گئی تھی۔۔۔اس کا چہرا بہت زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

گہری گہری سانس لیتی وہ اس کالے سائے کو اپنے اوپر جھکتے دیکھ آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔۔

"تم میرے آگے جتنی زبان چلاؤ گی۔۔۔ تمہیں اتنا ہی مجھے برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔مجھے عورتیں خاموش اور سعادت مندی سے حکم مانتی پسند ہیں۔۔۔ایسے بدزبان اور مردوں کے

سامنے منہ پھاڑ کر کھڑی ہو جانے والی عورتوں سے شدید نفرت

ہے۔۔۔ میں یہ سب برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

اس کی شال کو اس کے وجود سے جدا کرتا وہ اس کے نازک سراپے

کی رعنائیوں کو دیکھتا اوپر جھکنے ہی والا تھا۔۔۔ جب نساء گھبرا کر رخ

موڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

"تم ایک گھٹیا اور ہوس پرست وحشی درندے ہو۔۔۔۔ تم ایسے

کر کے مجھے دبا نہیں سکتے۔۔۔ بہت برے انسان ہو تم۔۔۔"

نساء کو اپنے ہونٹ جلتے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔۔۔اسی اپنی سانسوں سے اس شخص کی مہک آنے لگی تھی۔۔۔

جو بات اس کو مزید پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اب اس کے وجود پر بھی اجارہ داری قائم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"بیوی ہیں آپ میری۔۔۔۔آپ کو چھونے اور اپنا حق وصول کرنے میں کیسی ہوس پرستی۔۔۔۔واقعی ٹھیک کہا جاتا ہے آپ عورتوں کو ان کی اوقات میں رکھا جائے تو ہی جگہ پر رہتی ہو۔۔۔

زرا سی اہمیت دو تو سر پر ناچنے لگتی ہو۔۔۔ آپ کو شہر جا کر پڑھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔ آپ کی زبان مزید کھل گئی ہے۔۔۔"

اشہاب نے بیڈ پر پڑی اس کے بالوں کی چٹیا کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

وہ اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔ نساء جانتی تھی کہ یہ شخص اس کے وجود پر اس سے زیادہ حق رکھتا تھا۔۔۔ مگر وہ اس وقت اس شخص کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

اسے غصہ دلانے کے لیے وہ ایسا بول رہی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ ادا کر گیا تھا اس کے بارے میں۔۔۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے اجازت دینے والے۔۔۔ میں اپنے بابا کی مرضی سے گئی تھی۔۔۔'

تاریکی میں اسے مقابل کا چہرا بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ ہاں اس کی گرم سانسوں سے اتنا اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس کے اوپر بہت قریب جھکا ہوا ہے۔۔۔۔

"افتخار سومرو اور اس کا پورا خاندان میرے انڈر آتا ہے۔۔۔ اس کی جرات نہیں ہے میری مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ کرے۔۔۔

تم کی جو کر رہی ہو۔۔۔اس کا بھگتان تمہارے باپ کو بھی بھگتنا پڑ

سکتا ہے۔۔

جس نے اپنی بیٹی کو تمیز نہیں سکھائی۔۔۔'

وہ اس کی گردن کو اپنی مضبوط ہتھیلی میں قید کرتا اسے اپنے قریب

کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ پر اپنا حق جمانے اور آپ کے وجود پر اپنے نام کی مہر

لگانے سے آپ بالکل نہیں روک سکتیں۔۔۔اس لیے یہ فضول

کے احتجاج اور ہوس پرستی کی باتیں کرنا چھوڑ دیں۔۔۔

میں جب چاہوں آپ کو اپنے پاس بلاؤں۔۔۔جب چاہے دور کروں۔۔۔

آپ کو میرے حکم کے تابع ہونا پڑے گا۔۔۔بیوی ہیں آپ میری۔۔۔وقت دے رہا ہوں۔۔۔

خود کو دماغی طور پر تیار کرلیں۔۔۔"

جھک کر اس کے ہونٹوں کو دوبارہ سے چھوتا۔۔۔اس کی زخمی کنارے کو شدت بھرے انداز میں محسوس کرتا اسے درد سے کراہنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

"مجھے غصہ مت دلایا کریں۔۔۔ آپ کو کی بھگتنا پڑے گا۔۔۔ اور رہی میرے سامنے نہ آنے کی بات تو ہمارے بیچ یہ تاریکی اچھی ہے۔۔۔ آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں میں آپ سے۔۔۔

تو ایک دوسرے کی صورت دیکھ مزید غصہ آئے گا۔۔۔ اور یہ خون خرابہ مزید شدت اختیار کر جائے گا۔۔۔

جو آپ سہہ نہیں پائیں گی۔۔۔"

اسکی شہہ رگ پر اپنے بے رحم لبوں سے نشان چھوڑتا وہ اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

اس وقت اپنے بکھرے حلیے کی وجہ سے اسے کہ تاریکی غنیمت ثابت ہوئی تھی۔۔۔ اس نے اس وقت کو کوسا تھا جب وہ یہاں اس شخص سے بات کرنے آئی تھی۔۔۔

مگر یہ شخص کسی کی سننے والا ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ خود کو ہی دنیا کا سب سے عقل مند انسان سمجھتا تھا۔۔۔

اپنی چادر اس کی اوپر ڈالتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ نساء وہیں بیڈ پر لیٹی اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

پھر کچھ دیر بعد اس نے اٹھ کر کمرے کی لائٹ آن کی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوبصورت کمرہ تھا۔۔۔شاید اس حویلی کا سب سے شاندار کمرہ۔۔۔

نساء نے پر تجسس نگاہوں سے وہاں سب جگہ اس شخص کی کوئی تصویر ڈھونڈنی چاہی تھی۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیوں اس کے سامنے خود کو نہیں لاتا تھا۔۔۔

کیا اس کی وجہ صرف نفرت ہی تھی۔۔۔۔

مگر پورے کمرے میں اسے کہیں کوئی تصویر نہیں ملی تھی۔۔۔

ایک دراز میں پھٹی پرانی ایک پندرہ سالہ لڑکے کی تصویر پڑی تھی۔۔۔ جس کے اوپر سرخ مار کر سے کراس کا نشان تھا۔۔۔

اس کراس کی وجہ سے اس کا چہرا وہاں بھی واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ شخص اتنا ظالم کیوں ہے۔۔۔ میں تو جانتی بھی نہیں ہوں اسے۔۔۔ پھر یہ ایسے کیوں کر رہا ہے۔۔۔ اتنی نفرت وہ بھی بے وجہ۔۔۔ کیا وہ مجھے بدکردار سمجھتا ہے۔۔۔ اسے ساری باتوں کا علم ہے۔۔۔

تو اسی وجہ سے اس کے انداز میں میرے لیے اتنی توہین ہے۔۔۔

یہ بے وجہ تو نہیں ہو سکتی۔۔۔"

وہ عجیب سی بے چینی کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔اگر ایسے ہی چلتا رہا تو

وہ ایسی نفرت میں سروائیو نہیں کر پائے گی۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آ چکی تھی مگر ابھی تک اس کے دماغ میں وہی

سب چل رہا تھا۔۔کیا اسے نرم لہجہ اختیار کرنا چاہیے۔۔۔اسے

اب یہاں گزارہ تو کرنا ہی تھا۔۔۔

اور وہ انسان اس پر جس طرح سے اپنا حق جتاتا تھا، وہ دیکھ کر بھی

نہیں لگتا تھا کہ وہ اسے چھوڑے گا۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ باہر بختاور بی بی آئی ہیں۔۔۔ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔"

وہ پورا وقت کمرے میں ہی ہوتی تھی۔۔۔ باہر نکل کر کبھی کسی سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

اس شخص نے ہی اسے ایسا گھمار کھا تھا کہ وہ کچھ اور سوچ ہی نہیں پاتی تھی۔۔۔ وہ ہر وقت اس کے دماغ پر چھایا رہتا تھا۔۔

وہ کبھی کبھی تنگ آجاتی تھی اسے سوچ سوچ کر۔۔۔

وہ یہی نتیجہ اخذ کر پائی تھی کہ صرف اسے زچ کرنے کی خاطر وہ ایسا کر رہا تھا۔۔۔

اسے چھوتے ہوئے اس شخص کے انداز میں واضح غصہ محسوس کرتی تھی وہ۔۔۔اور اوپر سے اس کی باتیں۔۔۔۔

نساء کی آنکھوں سے نجانے کیوں آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس نے بہت ہی صاف شفاف عزت بڑھی زندگی گزاری تھی۔۔۔

جازم اس کا منگیتر تھا۔۔۔اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔۔ مگر اس نے آج تک جازم کو اپنا ہاتھ پکڑنے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔۔۔

مگر اس کے باوجود اس پر بدکرداری کا اتنا گھٹیا الزام لگا دیا گیا تھا۔۔۔

اس کی زندگی میں رہنے والے تمام مرد اس کے لیے ہمیشہ سفاک اور سنگدل رہے تھے۔۔۔ اور اس کا شوہر ان سب لوگوں میں سر فہرست تھا۔۔۔

وہ جو کبھی کبھار یہ سوچتی تھی کہ کیا پتا اس کے نصیب میں کوئی ایسا انسان لکھا ہو جو اس کی پچھلی تمام تکلیفوں کا ازالہ کر دے۔۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ جو انسان اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا۔۔۔ وہ تو سب سے زیادہ بے رحم تھا۔۔۔

ہر بار ایک نئے زخم سے دوچار کر دیتا تھا۔۔۔ سب کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ پچھلے چودہ سالوں سے ایسا ہی سفاک اور ظالم۔۔۔

وہ کبھی نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔

بختاور کو اندر داخل ہوتے دیکھ اس نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی تھی۔۔۔ بختاور کے مسکرانے پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ؟؟؟"

اس کا ستا ہوا چہرا دیکھ بختاور نے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔اسے یہ لڑکی پہلی بار میں ہی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔

مگر یہ بھی جانتی تھی کہ شاید وہ اشہاب لغاری کے سامنے زیادہ دیر سروائیو نہ کر پائے۔۔

"آپ باہر کیوں نہیں آتیں سب کے بیچ۔۔۔بی بی صاحبہ کہہ رہی تھیں نواب صاحب نے منع کیا ہے آپ کو۔۔۔"

اس کی بات پر نساء نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس شخص کو کبھی ایسی بات کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ تو بس لڑتے ہی رہتے تھے۔۔

"نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

"تو پھر حویلی میں ہونے والی شادی میں شرکت کریں گی

آپ۔۔۔"

بختاور نے خوشی سے کہا تھا۔۔

"کس کی شادی ہے۔۔؟؟؟"

وہ یہ سن کر حیران ہوئی تھی۔۔۔اسے تو کسی بات کا پتا ہی نہیں تھا ایک گھر میں رہتے ہوئے۔۔

"نواب صاحب کی چھوٹی بہن اور بی بی صاحبہ کی سگی بیٹی ہی۔۔۔"

اس کی بات پر نساء مزید حیران ہوئی تھی۔۔۔

اسے یہ تو پتا ہی نہیں تھا کہ اس کے شوہر کے کوئی بہن بھائی بھی تھے۔۔۔بختاور سے تو وہ نہیں پوچھ سکتی تھی۔۔۔اس نے رجو سے پوچھنے کا سوچا تھا۔۔۔

"وہ کون ہے۔۔۔میں نے کبھی نہیں دیکھا اسے۔۔۔"

وہ یہاں بہت کم خواتین کی پہچان رکھتی تھی۔۔۔

"ماہ نور نام ہے اس کا۔۔۔وہ حویلی میں کم رہی ہے۔۔۔زیادہ وقت ہاسٹل میں رہی ہے۔۔۔پڑھا ہے اس نے۔۔۔ڈاکٹر ہے وہ۔۔۔ اور اس کے لیے گاؤں میں نواب صاحب نے ایک ہاسپٹل تعمیر کروایا ہے۔۔۔جہاں ساری جدید مشینری اور شہر جیسے سسٹم بنایا جا رہا ہے۔۔۔"

وہ بتا رہی تھی جبکہ نساء نے حیرت سے یہ سب سنا تھا۔۔۔اس کو بھی کتنا شوق تھا ڈاکٹر بننے کا۔۔۔

مگر اس کی تو پڑھائی ہی ادھوری چھڑوادی گئی تھی۔۔۔ میڈیکل کی بہت ذہین سٹوڈنٹ تھی وہ۔۔۔

اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔ شوہر بہت برا تھا مگر بھائی بہت اچھا لگا تھا وہ نساء کو۔۔

"کیا اس پڑھی لکھی ڈاکٹر کی شادی حویلی کے کسی جاہل مرد سے ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے کو نرم نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

"اس حویلی کے مرد جاہل نہیں ہیں۔۔۔بہت پڑھے لکھے ہیں۔۔۔
اور ماہ نور کی شادی اپنے ہی چچازاد اور میرے دیور سے ہو رہی
ہے۔۔۔انضمام نام ہے اس کا۔۔۔۔وہ بھی ڈاکٹر ہے۔۔۔۔"

اس کی بات پر نساء خاموش رہی تھی۔۔۔

"کیا پسند کی شادی ہے ان کی۔۔۔؟؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ایسی سوچ بھی حرام ہے اس حویلی
میں۔۔۔ماہ نور اور انضمام کی بچپن سے منگنی ہو رکھی ہے۔۔ مگر

دونوں ہی اس رشتے سے خاص خوش نہیں ہیں۔۔۔ مگر اب کیا

کریں، شادی تو ان دونوں کی ہی ہونی ہے۔۔"

بختاور کسی کے بلانے پر اٹھ گئ تھی۔۔۔

یہ شخص کیوں کسی کی خوشی کی خیال نہیں کرتا۔۔۔اپنے فیصلے

تھوپ رہا ہے سب پر۔۔۔

"بہن کی بات مان کر اسے پڑھا لکھا دیا ہے تو اب پسند سے شادی

بھی کروا سکتا تھا

۔۔ عجیب پاگل انسان ہے۔۔۔"

وہ غصے سے بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بات سنو۔۔۔ یہ تمہارے نواب صاحب کے کتنے بہن بھائی ہیں۔۔۔"

رجو کو بلاتے اس نے پوچھا تھا۔۔

"نواب صاحب سب سے بڑے ہیں۔۔۔ ان سے پانچ سال چھوٹے ان کے بھائی ضیغم ہیں۔۔۔ سگے بھائی ہیں نواب صاحب کے۔۔۔ بہت محبت ہے انہیں اپنے بھائی سے۔۔۔ اور پھر ماہ نور بی بی ہیں۔۔۔ جن کی ابھی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ یہ سوتیلی بہن ہیں ان دونوں کی۔۔۔"

رجو نے ہمیشہ کی طرح اسے تفصیل بتائی تھی۔۔۔۔

جس پر وہ سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بالوں میں برش کرتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

پچھلی دو راتوں سے وہ سوئی ہی نہیں تھی۔۔

پورے کمرے کی لائٹس آن کیے وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی تھی۔ جب نیند آنے لگتی تو وہ کمرے کا چکر کاٹنے لگا جاتی تھی۔۔ مگر پوری رات ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سوئی تھی۔

وہ اس شخص کو اب اپنے پاس تاریکی میں آنے کا موقع نہیں دینے

والی تھی۔۔ اگر اس کے سامنے آنا تھا تو سامنے سے آتا۔۔۔

مگر وہ شخص بھی اتنا ہوشیار تھا۔۔۔ نجانے اسے اس بات کی خبر

کیسے تھی کہ وہ بھی پچھلے دو دن سے آیا ہی نہیں تھا۔۔

پچھلی دو راتوں سے وہ جاگ کر اپنی ہی پہرا داری کر رہی تھی۔۔

اسی وجہ سے اس کا دماغ تھکن کا شکار تھا۔

اس نے شاور لیا تھا کہ کیا پتا تھوڑا سا سکون مل جائے۔۔۔

مگر ابھی بھی دماغ ویسے ہی سویا ہوا تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ کے سر میں اگر زیادہ درد ہے تو ڈاکٹر کو بلا دوں۔۔۔"

رجو اسے اپنے سر کو دباتے دیکھ تشویش زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تمہارا نواب کہاں ہے۔۔۔ پچھلے دو دن سے کافی سکون ہے میری زندگی میں۔۔۔ آیا نہیں وہ۔۔۔"

اس نے بالوں کو کندھے پر ڈالتے سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔

"لگتا ہے آپ کو بہت یاد آرہے ہیں نواب صاحب۔۔۔"

رجو اس کے پوچھنے پر خوش ہوتی اسے چھیڑ گئی تھی۔۔ مگر جواب میں نساء نے اسے جن نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

وہ فوراً سے سعادت مندی دکھا گئی تھی۔۔

"نواب صاحب شکار پر گئے ہیں ضیغم صاحب کے ساتھ۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کب گئے۔۔۔؟؟"

اسے اپنی بے وقوفی پر تاؤ آیا تھا۔۔۔

"دو دن پہلے ہی گئے ہیں۔۔۔ وہ ایک ہفتے بعد ہی لوٹتے ہیں۔۔۔"

رجو کی بات سنتے وہ خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ پچھلے دو دن سے حویلی میں تھا ہی نہیں۔۔۔اور وہ اپنی ہی پہر اداری کرتی پچھلے دو دنوں سے اپنی نیند حرام کیے ہوئے تھی۔۔

نہ سونے کی وجہ سے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں۔۔۔اور اوپر سے خود پر غصہ الگ آرہا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پوچھ لیتی رجو سے۔۔۔اس کے پاس تو ہر خبر رہتی تھی۔۔۔

مگر اس کے لیے اتنا ہی جان لینا کافی تھا کہ وہ ایک ہفتے تک واپس نہیں آنے والا تھا۔۔۔ تو وہ ان دنوں میں سکون سے سو سکتی تھی۔۔۔ اس نے رجو کو باہر بھیجا تھا اور دن کے دو بجے ہی لمبی تان کر سو گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کی نیند آہستہ آہستہ ٹوٹ رہی تھی۔۔ اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اعنابی ہونٹوں کے بے رحم لمس کے ساتھ اس کی گھنیری مونچھوں

کی چبھن بھی پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑا گئی تھی۔۔۔۔ اسے

اپنا پورا چہرا جلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اسے اپنا ہاتھ اس شخص کی گرفت میں قید محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھتا وہ اسے اپنے چہرے پر رکھ گیا

تھا۔۔

جبکہ اس کی دوسرا ہاتھ مسلسل گستاخیوں پر آمادہ تھا۔۔۔

جو نساء کی نیند توڑ گیا تھا۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔مگر اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی ہتھیلی پر بیئرڈ کے بال چبھتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا تھا جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی گداز ہتھیلی پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے پسند نہیں ہے تمہاری یہ بے خبری بھری نیند۔۔۔میں چاہتا ہوں میرا تصور تمہاری نیندیں اڑا دے۔۔۔'

نساء کا سر اس کے بازو پر تھا۔۔۔وہ اس کے قریب نیم دراز تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں نساء کے بہت قریب تھیں۔۔

وہ اس کے ہی کمفرٹر میں اس کے ساتھ سویا ہوا تھا۔۔۔پورے

استحقاق کے ساتھ۔۔

اس شخص کو اس سے اجازت کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔وہ تو

مالک تھا اس کا۔۔۔

یہ شخص اپنے ہر عمل سے یہ بات اس پر واضح کر دیتا تھا۔۔

"آپ تو ہفتے بعد نہیں آنے والے۔۔۔'

جب اس کا دماغ پوری طرح سے بیدار ہوا تو اس نے کانپتے لبوں سے یہ سوال نکلا تھا۔۔۔

"مجھے پتا چلا میری بیوی مجھے یاد کر رہی ہے تو اس لیے میں آگیا۔۔۔"

اس کے انداز کی سفاکیت ہنوز برقرار تھی۔۔۔وہ یقیناً ہر وقت ایسے ہی رہتا تھا۔۔۔یا پھر یہ سختی خاص طور پر اس کے لیے ہی تھی۔

"مم نے یاد نہیں کیا۔۔"

وہ فوراً سے بولی تھی۔۔

"مجھے جھوٹ بولنے والے لوگوں سے بھی شدید نفرت ہے۔۔۔

تمہارے دل و دماغ میں دن رات میرے ہی خیالات رہتے ہیں۔۔

نفرت سے یاد کرو تو ٹھیک رہے گا۔۔۔ کہیں غلطی سے محبت نہ کر

بیٹھنا۔۔۔ ایسے ہی رل جاؤ گی۔۔۔"

وہ اس کی ہتھیلی کی نرماہٹوں کو بار بار محسوس کرتا کبھی اسے اپنے

چہرے پر پھیرتا تھا کبھی ٹھوڑی پر تو کبھی بالوں میں لے جاتا تھا۔۔

نساء اس کی حرکتوں پر حیا سے سرخ ہوتی تھی۔۔یہ شخص اس سے اتنی نفرت کرتا تھا تو پھر اس کے اتنے قریب کیوں آتا تھا۔۔۔وہ نواب تھا مزید شادیاں کر سکتا تھا۔۔۔

اس نے بیوی بھی اسے ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔اور اسے کچھ سمجھتا بھی نہیں تھا۔۔۔

"میرا ابھی اتنا دماغ خراب نہیں ہوا۔آپ کے لیے میری نفرت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔محبت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔آپ جیسے فرعون کی صفت رکھنے والے مرد صرف نفرت

کے قابل ہوتے ہیں۔۔۔ آپ جیسوں سے محبت نہیں کی جاتی نواب صاحب۔۔۔"

اس کا طرزِ تخاطب یہ شخص بدلنے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔

نساء اتنی جلدی ہار نہیں مانتی تھی۔۔۔ مگر اسے بھی ضد سی ہو گئی تھی اس شخص کو بے بس کرنے کی۔۔۔

وہ جو سب کہتے تھے کہ وہ بدل نہیں سکتا تھا۔۔۔ نساء نے بھی خود سے عہد کیا تھا کہ وہ اسے بدل کر رہے گی۔۔۔

"کبھی کرنا بھی مت۔۔۔زندگی بھر پچھتاؤ گی۔۔۔میں نفرت کرنے کا عادی ہوں۔۔۔ نفرت بہت ایمانداری سے کرتا بھی ہوں اور نبھاتا بھی ہوں۔۔۔"

اسے محسوس ہوا تھا جیسے ہو ٹھنڈ سے کانپ رہی ہے تو اشہاب نے اس کے اوپر کمفرٹر ٹھیک کیا تھا۔

اور اس کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

اس کے اس عمل پر نساء کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کی رفتار بڑھ گئی تھی۔۔۔اس شخص کا گستاخ ہاتھ

پھر سے اس کے پہلو میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"مُجھے تمہارا چہرا دیکھنا ہے۔۔۔"

نساء نے اسکے گریبان کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا۔۔۔وہ ہولے سے

اس کے مزید قریب سرکی تھی۔۔۔

وہ آج اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"کیا کرو گی دیکھ کر۔۔۔ایسے ہی محبت کے بیٹھو گی۔۔۔"

اسکا ہاتھ نساء کو اپنی کمر پر سرایت کرتا محسوس ہوا تھا۔۔وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔

اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔

"کیوں اتنے حسین ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ بس کسی بھی طرح سے اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اس کی بات کے جواب میں وہ قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔

"حسن کیا ہوتا ہے؟؟ سب کے کہنے کے مطابق تم بھی بہت حسین ہو۔۔۔ مگر مجھے نہیں لگتی۔۔۔"

اس شخص جتنا سفاک انسان اس پوری دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

ہر بار وہ اس بات کو اس کے دماغ میں مزید پختہ کر دیتا تھا۔۔۔

"تو پھر میرے پاس کیوں آتے ہو۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اسے بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

یہ شخص ایسے ہی اس کی توہین کرتا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کیونکہ بیوی ہو میری۔۔۔ نکاح کیا ہے تم سے۔۔۔۔ ونی ہو کر آئی ہو یہاں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو انگلی کی پوروں پر چن گیا تھا۔۔

"میری باتوں کا عادی ہو جانا چاہیے تمہیں اب تک۔۔۔میں ایسا ہی ہوں۔۔۔جو محسوس کرتا ہوں وہ بولتا ہوں۔۔۔نرمی برتنا اور دل رکھنا کیا ہوتا ہے مجھے نہیں پتا۔۔"

وہ اپنی بات کہتا کمفرٹر اس کی گردن سے نیچے کر گیا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔چھونا مت مجھے۔۔۔۔'

وہ چیخی تھی۔۔اسے اس شخص پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔

"احتجاج کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔روک سکتی ہو تو روک لو۔۔۔"

اس کی شہہ رگ پر وہ اپنے بے رحم ہونٹ رکھتا اس کی سسکی نکال گیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔'

وہ اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

"اپنی بیوی کو چھونے پر میں تم سے کیوں معافی مانگو گا۔۔۔"

اس کی شدت بڑھ رہی تھی اور نساء کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔"

اسے خود سے دور نہ کر پاتے وہ اب کی بار رو دی تھی۔۔۔اس کو اپنی گردن پر اس شخص کے لمس سے جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کے رونے پر وہ رک گیا تھا۔۔

"تم اتنا واویلا کیوں کر رہی ہو۔۔۔میں نے کیا ظلم کے پہاڑ توڑے دیئے ہیں تم پر۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتا وہ اسے اپنے مزید قریب کر گیا

تھا۔۔۔

"تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہو۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔ اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔ آواز کانپ رہی

تھی۔۔۔

اشہاب نے اس کی کمر کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔ اور

اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔

"سو جاؤ۔۔۔"

اس کا سر تھپتھپاتے وہ اسے اپنے کندھے پر سلا گیا تھا۔۔۔

نساء میں بھی اس وقت ہمت نہیں بچی تھی مزید لڑنے کی۔۔۔

وہ اس کے زرا سے مہربان ہونے پر اس کے سینے پر اپنا سر رکھتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔

جب کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ اس کا سر اپنے سینے سے ہٹا گیا تھا۔۔۔۔اور کندھے پر رکھ دیا تھا۔۔۔

یہ بات نساء نے پہلے بھی نوٹ کیا تھا کہ وہ اپنے سینے کو چھونے نہیں دیتا تھا۔۔

یہ شخص اس کے لیے کسی پہیلی سے کم نہیں تھا۔۔۔ابھی اس کو روتا دیکھ وہ اس کی جان بخشی کر گیا تھا۔۔

نساء کب دوبارہ نیند کی آغوش میں گئی تھی اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر اس شخص کی انگلیوں کا بے رحم لمس پورا وقت اسے اپنے بالوں پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ کبھی اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں کے گرد لپیٹتا تھا اور پھر اپنی مٹھی بند کر دیتا تھا۔۔۔مگر اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔ایسے ہی آنکھیں موندے لیٹے وہ کب نیند کی مہربان آغوش میں گئی تھی۔۔۔اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔

پوری رات اسے اپنے وجود پر اس کے ہاتھوں کی سر سراہٹ
محسوس ہوئی تھی۔۔

اس کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔ صبح فجر کے بعد وہ اس کے
پاس سے اٹھ کر گیا تھا۔۔۔ مگر وہ نیند میں ایسی گم تھی کہ وہ روشنی
میں ہونے کے باوجود اس شخص کی صورت تک نہیں دیکھ پائی
تھی۔۔

اسے اپنے پہلو سے اٹھتا محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی
تھیں۔۔۔ جب وہ اسے کمرے سے نکلتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

نساء تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی وہ نکل گیا تھا۔۔۔

اس کے چوڑے کسرتی کندھے نساء کی آنکھوں میں ہی ٹھہر گئے تھے۔۔

اس نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔وہ اس کے پیچھے جا کر اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کا حلیہ ہی اتنا قابلِ اعتراض تھا کہ وہ باہر نہیں نکل پائی تھی۔۔

وہ خود کو کوستی واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا دوپٹہ نجانے کہاں رکھا تھا اس شخص نے۔۔

اس کے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے رجو مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟"

اس کا حلیہ دیکھ اس کی آنکھوں میں شوخی بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔ جبکہ نساء نے اسے ایسے دیکھا تھا جیسے آنکھوں سے ہی نگل جائے گی۔۔۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ شکار پر گیا ہوا ہے اور ہفتے بعد واپس آئے گا۔۔۔تم نے جھوٹ بولا تھا جان بوجھ کر۔۔تم بھی ملی ہوا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔"

نساء کے غصہ کرنے پر رجو اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی میں قسم کھا کر کہتی ہوں میں نے آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔۔۔نواب صاحب ایک ہفتے بعد ہی لوٹتے ہیں۔۔مگر ابھی ان کی بہن کی شادی ہے تو اس وجہ سے جلدی لوٹ آئے۔۔۔

پر آپ غصہ کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ وہ

اتنی جلدی آ گئے آپ کے پاس۔۔۔

بی بی صاحبہ کو جب سے پتا چلا ہے کہ وہ پوری رات آپ کے پاس تو

تب سے ہوش اڑے ہوئے ہیں ان کے۔۔۔ بہت غصے میں

ہیں۔۔۔"

رجو نے مزے لیتے بتایا تھا۔۔۔

"کیوں وہ کیوں غصے میں ہیں۔۔۔"

نساء حیران ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں ڈر ہے کہ کہیں آپ اپنے حسن سے نواب صاحب کا دل نہ گھائل کر دیں۔۔ وہ کہتی تو ہیں کہ نواب صاحب بدل نہیں سکتے۔۔۔ مگر وہ اندر ہی اندر ڈرتی بھی ہیں۔۔۔ آج تک نواب صاحب کی زندگی میں کبھی کوئی عورت نہیں رہی۔۔ باقی مردوں کی طرح انہوں نے نہ گھر کے اندر کوئی شغل پالا نہ گھر کے باہر۔۔۔ پہلی بار کوئی عورت ان کی زندگی میں آئی ہے۔۔ تو اسی وجہ سے سب ہی آپ دونوں کے رشتے پر تھوڑا متجسس ہیں۔۔۔ نواب صاحب آپ کی بہت فکر کرتے ہیں۔۔۔ سب کو یہی لگتا۔۔"

رجو ساری تفصیل بتا رہا تھی اور اس کو اس شخص کی باتیں یاد آئی تھیں۔۔۔پوری دنیا اسے حسین اور نجانے کیا کیا کہتی تھی۔۔۔

اور وہ اپنے ہی شوہر کو پیاری نہیں لگتی تھی۔۔۔

وہ انسان تھا ہی نہیں درندہ ہی تھا۔۔۔وہ کڑھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ آپ کے اور نواب صاحب کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے کیا۔۔؟"

رجو کی نگاہیں اس کی گردن پر جگمگاتے اس شخص کے دیئے نشان پر تھیں۔۔۔جو ان کے رشتے کی نوعیت کو تو واضح کر رہا تھا۔۔۔

اسے تسلی ہوئی تھی۔۔۔

نساء کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہوا؟؟ تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔ ہمارے بیچ جیسا مرضی تعلق ہو۔۔۔ تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔ جس پر رجو فوراً سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"معاف کر دیں بی بی جی۔۔۔ میں تو بس آپ کو نواب صاحب کے ساتھ خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ اس کے خطرناک تیور دیکھ گھبرا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

نساء نے اپنے بالوں کو گردن پر درست کیا تھا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر بے چینی کے عالم میں ٹہلتی رہی تھی۔۔۔

اس شخص کے ساتھ گزرے سارے لمحات یاد آرہے تھے۔۔۔۔

اس کے انداز میں زرا سی نرمی نہیں ہوتی تھی۔۔اس کا لہجہ اور اس کے عمل سے نفرت کا واضح اظہار ہوتا تھا۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اگر اس شخص کو اس سے اتنی نفرت تھی تو پھر سے اپنی زندگی میں شامل ہی کیوں کیا تھا۔۔۔

وہ خود سے ہی کتنی دیر تک الجھتی رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حویلی میں آج خوب رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔ماہ نور لغاری سے بھی وہ آج ملی تھی۔۔۔کافی خوبصورت لڑکی تھی وہ۔۔۔اور کانفیڈنٹ بھی۔۔

آج اس کی مہندی تھی اور حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔وہ بھی آج باہر نکلی تھی۔۔۔اس نے اور نج اور پیرٹ گرین کلر کا لباس پہن رکھا تھا۔۔۔لانگ شرٹ کے نیچے بہت ہی خوبصورت سا شرارہ تھا۔۔۔

بالوں کو چٹیا میں مقید کیے اس نے موتیوں کے پھولوں کی لڑیوں کو بالوں میں چٹیا کی صورت گوندھ رکھا تھا۔۔۔جو نازک کمر پر جھولتی بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ماتھے پر اس نے سلور کلر کی بہت ہی خوبصورت بندیا لگائی تھی۔۔۔اور نام میں بھی اسی کے ساتھ کی چھوٹی سی نتھ پہن رکھی تھی۔۔۔ دونوں کلائیاں چوڑیوں اور گجروں سے سجی ہوئی

wa Khalid Novels".

اس کے علاوہ اس نے باقی سب خواتین کی طرح کوئی بھاری زیور نہیں پہنا تھا۔۔۔وہ اس تیاری میں ہی نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کی گردن میں سفید رنگ کے موتیوں کی بہت ہی خوبصورت سی مالا تھی۔۔۔پوری حویلی میں دلہن سے بھی زیادہ وہ نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔بی بی صاحبہ نے اسے زمہ داری سونپی تھی کہ وہ ملازمین سے کھانے کے سارے انتظامات کروائے۔۔۔

وہاں باقی بڑے بڑے خاندانوں کی خواتین بھی آئی ہوئی تھیں۔۔۔سب کی نظریں ہی نواب کی نئی نویلی بیوی پر تھیں۔۔

"بی بی اپنی نظر اتار لیں۔۔۔ آپ کو آج کسی کی نظر لگ جانی

ہے۔۔ ہمارے نواب صاحب کا کیا ہو گا۔۔"

رجو اس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔ یہ بات تو نساء بھی نوٹ کر رہی

تھی کہ سب لوگ اسے ہی گھور رہے تھے۔۔

"پر یہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں مجھے۔۔۔؟؟"

اس نے اپنے کندھے پر دوپٹہ درست کیا تھا۔۔۔

"نواب اشہاب لغاری کی بیوی ہیں آپ۔۔۔ یہ عام بات تھوڑی

ہے۔۔۔ ان سب کو لگ رہا تھا کہ آپ ونی میں آئی ہیں تو آپ کے

ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک ہو گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔ آپ کی اہمیت نواب صاحب نے سب کو پہلے دن سے ہی بتا دی تھی۔۔۔ اب آپ کی مسکراہٹ اور بے فکر بھرا انداز دیکھ سب کو سمجھ آ گئی ہے کہ نواب صاحب نے آپ کو اپنی بیوی کا درجہ دے دیا ہے۔۔

آپ نواب اشہاب لغاری کی سہاگن ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر اس کے لبوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔ چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ شخص اس پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش تو کر رہا تھا۔۔۔ مگر ان کے درمیان ابھی بھی وہ تعلق نہیں تھا۔۔۔ جو میاں بیوی کے درمیان ہوتا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کی سہاگن ابھی بھی نہیں تھی۔۔۔

یہ بات سوچتے اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ شخص اس کے قریب آتا تھا۔۔۔

اسے زچ کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کبھی ایسا کوئی حق وصول نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے اس بات پر خوش ہونا چاہیے تھا کہ اس کا اس ناپسندیدہ انسان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جڑا تھا۔۔۔یا پھر اس بات پر حیران ہوتی کہ وہ شخص اس دوری پر کیوں تھا۔۔

وہ اپنی سوچوں میں بری طرح سے الجھی ہوئی تھی جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں پلٹی تھی۔۔۔جب سامنے کھڑی خدیجہ بیگم کو دیکھ وہ کچھ لمحوں کے لیے ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔ خدیجہ بیگم اس کا ماتھا چوم گئی تھیں۔۔۔ وہاں بہت ساری خواتین اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اسی وجہ سے وہ کوئی ری ایکشن نہیں دے سکی تھی۔۔۔

"کیسی ہے میری بچی۔۔۔؟؟"

اس کے دونوں ہاتھوں کو چومتے وہ محبت پاش لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"میں لوگوں کے سامنے کوئی تماشا نہیں بنانا چاہتیں۔۔۔ آپ سے میرا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ اس لیے یہ جھوٹی محبت جتانے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔"

وہ نہ محسوس انداز میں ان کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال گئی تھی۔۔۔

ان کے ساتھ گھر کی باقی عورتیں بھی وہاں آئی تھیں۔۔۔نساء کا روپ سروپ دیکھ سب ہی حیران تھیں۔۔

"نواب صاحب نے تو بڑے اچھے سے رکھا ہوا ہے تمہیں۔۔۔لگتا ہے تمہارے حسن کا جادو ادھر بھی چل گیا۔۔خوش قسمت تو ہو تم۔۔۔"

وردہ اس کی جانب رشک وحسد بھری نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"برداشت نہیں ہو رہا تو یہاں بھی کوئی الزام لگا دو مجھ پر۔۔۔اپنی بہن کا کوئی بچا ہوا گناہ میرے سر ڈال دو۔۔۔"

اس نے نفرت بھری نگاہوں سے وردہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی زندگی کو برباد کرنے کی سب سے بڑی وجہ تھی۔۔

"میری بہن اپنے گناہ کی سزا خود ہی بھگت رہی ہے۔۔اس کا شوہر اسے منہ نہیں لگا رہا۔۔۔اور ہر وقت اسے یہی خوف کھائے رہتا ہے کہ کہیں بخت اس کی سچائی کسی کو بتا نہ دے۔۔۔"

وردہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔ہاں اسے افسوس تھا کہ ان کی جانب سے نساء کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی تھی۔۔مگر ابھی اسے

یہاں ہشاش بشاش دیکھ وردہ کو اپنا گلٹ تھوڑا کم ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"کیا تم جانتی ہو یہ بات کہ تمہارا باپ اور بھائیوں نے نواب صاحب سے تمہاری پوری قیمت وصول کی ہے۔۔۔بہت ساری زمینیں دی ہیں نواب صاحب نے تایا سائیں کو اور یہ کہا ہے کہ اب آپ کو آپ کی بیٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔

آپ لوگ اس سے ملنے بھی نہیں آسکتے۔۔۔"

وردہ کی بات پر نساء اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

وہ اپنے باپ اور بھائیوں کے ہاتھوں بیچی گئی تھی۔۔۔ونی میں آنے کی اذیت اس سے تھوڑی کم تھی۔۔۔

تو کیا وہ اسے ایسے اسی لیے ٹریٹ کرتا تھا کیونکہ وہ اس کی پوری قیمت دے کر اسے خرید چکا تھا۔۔۔

"وہ زمینیں بہت زیادہ ہیں۔۔۔ایسے سمجھو جو جاگیر پہلے ہمارے خاندان کے پاس تھی وہ ڈبل ہو گئی ہے۔۔۔مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ نواب صاحب اگر ان کے بغیر بھی تمہارا ہاتھ مانگتے تو تایا سائیں نے خوشی دے دینا تھا۔۔۔اتنی بڑی قیمت کیوں ادا کی نواب صاحب نے۔۔۔"

وردہ اسے ایک نئ اذیت میں مبتلا کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

نساء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"بی بی جی کیا ہوا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

رجو اس کے پاس آتے اس کے آنسو دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ وہ اس وقت کہاں پر ہے۔۔۔"

اس نے بھیگتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔

"وہ بیٹھک میں ہیں۔۔۔ ان کے پاس کچھ مہمان بیٹھے ہیں۔۔۔"

رجو کے بتانے پر وہ خاموش ہوئی تھی۔۔۔

"کیا میں تھوڑی دیر کے لیے یہاں سے باہر نکل سکتی ہوں۔۔۔؟

میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں پر۔۔۔"

اس کا سر بری طرح سے چکرانے لگا تھا۔۔۔۔

"باہر تو مردوں کا بہت رش ہے۔۔۔ آپ کو حویلی کے پچھلے حصے

میں لے جاتی ہوں میں۔۔۔"

رجو کو اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ فکر ہوئی تھی۔۔

اسی لیے اسے ساتھ لیے وہ پچھلے حصے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔۔۔بہت خوبصورت منظر تھا وہ۔۔۔

رجو اسے وہاں چھوڑ کر خود کسی کام سے اندر چلی گئی تھی۔۔

وہ وہاں رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔اس کا انداز گم صُم سا تھا۔۔۔

وہ وردہ کی بات سن کر بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔اسے اب سمجھ آیا تھا کہ وہ انسان اسے ایسے ٹریٹ کیوں کرتا تھا۔۔

کیونکہ وہ اس کی بہت بھاری قیمت دے چکا تھا۔۔۔اور اس اپنی پراپرٹی سمجھتا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں بیٹھی تھی جب گلا کھنکھارنے کی آواز پر بری طرح سے چونک گئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔اس کے سامنے پڑی کرسی کے قریب ایک نوجوان لڑکا کھڑا نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ نیا چہرا حویلی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔۔۔ آپ کو دیکھ کر ہی لگ رہا ہے کہ آپ ہماری بھابھی حضور ہیں۔۔۔"

وہ لڑکا اس کی جانب مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ نساء نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔۔

اس لیے پہچان نہیں پائی تھی۔۔

"سوری مجھے پہلے اپنا تعارف کروانا چاہیے۔۔میرا نام ضیغم ہے اور میں رشتے میں آپ کا دیور لگتا ہوں۔۔۔"

ضیغم کے تعارف کروانے پر اس کے تاثرات میں تھوڑا بدلاؤ آیا تھا۔۔۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔"

وہ بہت عزت سے بات کرتا اس سے بیٹھنے کی اجازت مانگ گیا تھا۔۔۔نساء نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"آپ بھی کہیں گی کہ اتنے ٹائم سے آپ یہاں پر ہیں اور میں اکلوتا دیور ہونے کے باوجود ملنے ہی نہیں آیا آپ کو۔۔۔ مگر اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ سارا قصور آپ کی شوہر نامدار کا ہے۔۔۔ ان کا بس چلے تو میں ہر وقت کتابوں میں ہی گھسا رہوں۔۔۔ یونیورسٹی سے چھٹی ہی نہیں کرنے دیتے۔۔۔ آج بھی ماہ نور کی شادی میں آنے کی اجازت ملی ہے۔۔۔"

وہ اپنے بھائی کی نسبت کافی خوش مزاج انسان تھا۔۔ وہ بھی نواب کا بیٹا تھا مگر کوئی اکڑ اور غرور نہیں تھا اس میں۔۔۔

وہ اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا اس کا موڈ بحال کر گیا تھا۔۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔مجھے آج اچھا لگا تم سے بات کرکے۔۔۔۔"

وہ بہت ساری طبیعت کا مالک تھا۔۔۔

"کیوں میرے بھائی سے بات کرکے اچھا نہیں لگتا آپ کو۔۔۔"

اس نے شرارتی لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔اس نے نوٹ کیا تھا کہ اشہاب کی ذکر پر بھی اس لڑکی کی چھوٹی سی ناک پھول جاتی تھی۔۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔"

اس نے منہ بناتے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔

جس کی جواب میں اس پوری حویلی میں وہ پہلا ایسا انسان تھا جو قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

"وہ ایسے ہی ہیں۔۔۔ ان کو مسکرانا تو آتا ہی نہیں ہے۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤں آپ کو۔۔۔ جو بہت فایدہ مند رہے گی آپ کے لیے۔۔۔"

وہ ٹیبل پر تھوڑا سا آگے ہوتا رازدارانہ انداز میں بولا تھا۔۔۔

"بھائی سے آپ جتنا لڑیں گی وہ اتنا ریلیکس رہیں گے۔۔ مگر انہیں بہت زیادہ چڑھ ہوتی ہے جب ان سے پیار سے بات کی جاتی ہے۔۔۔ایسے سمجھ لیں پیار نام سے الرجی ہے انہیں۔۔۔ آپ کو جب انہیں تنگ کرنا ہو پیار سے بات کر لیا کریں۔۔۔"

ضیغم نے اسے اپنے بھائی کی کمزوری بتائی تھی۔۔۔ جس سے اس انسان کو کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔۔۔

نساء کو وہ بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ اسے بھابھی سے زیادہ بہنوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔ اس کی اداس آنکھوں کو دیکھ شاید وہ بہت کچھ اخذ کر گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کو لگ رہا ہو گا کہ دونوں سگے بھائی ہیں مگر مزاج میں اتنا فرق۔۔۔ میری اس خوش مزاجی اور غموں سے آزاد رہنے کی سب سے بڑی وجہ میرا بڑا بھائی ہی ہے۔۔۔ جس نے ساری تکلیفوں کو ہمیشہ اپنے اوپر لے کر میرے لیے مضبوط ڈھال بنا رہا۔۔۔ وہ تو شادی کرنا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔ انہیں اپنی زندگی میں کسی کو شامل ہی نہیں کرنا تھا۔۔

مگر اچانک سے ان کا کیا فیصلہ سن کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ اور اس سے بھی زیادہ خوشی آپ سے مل کر ہوئی ہے۔۔۔ آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے میرے بھائی

کو زندگی کی حقیقی خوشیوں سے بہت جلد روشناس کروا دیں گی

آپ۔۔۔"

ضیغم کے انداز میں یقین بول رہا تھا۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔۔؟؟"

نساء کا دل عجیب سے انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔۔

"انہوں نے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے تو اس کا یہی

مطلب ہے آپ ان کو افیکٹ کرتی ہیں۔۔۔کوئی ایسا انسان ہے

جسے وہ اپنے پاس رکھنے سے بے زاری محسوس نہیں کرتے۔۔۔

ورنہ انہیں تو میرا ابھی چند گھنٹوں سے زیادہ اپنے ساتھ رہنا گوارہ نہیں ہے۔۔۔"

ضیغم کی بات پر اس نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تمہارا بھائی مجھ سے صرف نفرت کرتا ہے۔۔۔وہی نکالنے کے لیے اس نے مجھ سے شادی کی ہے۔۔۔اس کے علاوہ کوئی ریزن نہیں ہے۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔

جو پر ضیغم کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

"پھر بھی آپ ان کے نزدیک کوئی اہمیت رکھتی ہیں۔۔۔ورنہ وہ ایسے اپنی نفرت بھی نہیں دیتے کسی کو۔۔"

ضیغم کو اپنے بھائی سے بہت محبت تھی۔۔۔جو اس کے ہر انداز سے دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

"کیا تم اپنے اسی بھائی کی بات کر رہے ہو جسے دنیا والے درندہ صفت اور وحشی کہتے ہیں۔۔۔جو اس قبیلے والوں کے لیے فرعون بنا ہوا ہے۔۔۔جسے صرف ظلم کرنے کا پتا ہے۔۔۔"

وہ اس شخص کے سامنے تو ٹھیک سے اپنا غصہ نہیں نکال پاتی تھی۔۔۔ مگر وہ اب ساری بھڑاس اس کے بھائی پر نکال رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر پہلی بار ضیغم کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

"میں نے کبھی انکار نہیں کیا ان باتوں سے۔۔۔ مگر ان کا ایسا بنانے والی بھی یہ دنیا ہی ہے۔۔ جو انہوں نے دیکھا اور سہا۔۔۔ اور ابھی بھی وہ دن رات کو اذیت سے گزرتے ہیں۔۔۔ کوئی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔۔ ہاں ان کے کچھ فیصلے بہت سفاک ہوتے ہیں۔۔۔ مگر انہوں نے کبھی کسی بے گناہ کو سزا نہیں دی۔۔۔

ماروی نے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ کیا یہ چھوٹا گناہ ہے۔۔۔ اسے قید کیا گیا ہے۔۔۔ مگر زندہ تو رکھا ہوا ہے۔۔۔ بس ایک جگہ وہ ناانصافی کر جاتے ہیں جہاں بات محبت کی آجاتی ہے۔۔۔

وہاں وہ جتنی عبرت ناک سزا سنا سکتے ہیں سنا دیتے ہیں۔۔۔"

ضیغم کی آنکھوں کی رنگت بھی سرخ ہوئی تھی یہ سب کہتے۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اپنے بھائی کو بھلا غلط کیسے کہہ سکتا تھا وہ۔۔۔وہ چاہے جتنی بھی پستی میں گر جائے۔۔۔اس شخص کے لیے اس کا بھائی فرشتہ ہی ہونا تھا۔۔۔

نساء نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

وہاں ہر طرف تاریکی پھیل گئی تھی۔۔۔حویلی پر لگی لائٹیں آن ہونے لگی تھیں۔۔

اسی لمحے ضیغم کا فون بجا تھا۔۔۔۔

"بھابھی حضور کے پاس بیٹھا ہوں۔۔۔اچھی ہیں بہت۔۔۔۔"

دوسری جانب کون تھا وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔ مگر ضیغم جس طرح سے اسے پکار رہا تھا۔۔اس کے چہرے کی رنگت خود بخود سرخ ہوئی تھی۔۔۔

ضیغم کی اترتی صورت دیکھ کر اسے سمجھنے میں وقت نہیں لگا تھا کہ دوسری جانب کون تھا اور اب اس کی کیسی کِھلی اڑائی جارہی تھی۔۔

"جی بھائی میں آرہا ہوں۔۔۔"

ہلکی آواز میں کہتے اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔

"بڑے پوزیسو ہیں بھائی آپ کے شوہر نامدار آپ کے معاملے میں۔۔۔ کہہ رہے تھے پریشان نہ کروں آپ کو۔۔۔"

اس کی بات پر نساء نے ہونقوں کی طرح سے گھورا تھا۔۔۔

یہ شخص دوسروں کے سامنے اس کے لیے کتنا اچھا بن جاتا تھا۔۔۔

"بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔"

ضیغم نے اٹھتے ہوئے اسے بھی پیغام دیا تھا۔۔

"مجھے کیوں بلا رہے ہیں۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔"

وہ سنتے ہی گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ آج اس شخص کے ہاتھ بالکل بھی نہیں لگنے والی تھی۔۔۔

"آپ بیوی ہیں آپ کو ہی بلائیں گے۔۔مجھے تھوڑی نا بلائیں گے۔۔۔"

ضیغم شرارتی انداز میں بولا تھا۔۔۔

نساء اس کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے سنا ہے اس خاندان میں مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا شوق ہے۔۔۔"

اس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔

"آپ فکر مت کریں۔۔۔ آپ کے نواب صاحب ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"

ضیغم اسے تسلی دیتے بولا تھا۔۔۔ جس پر نساء اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہاری شادی نہیں ہوئی ابھی۔۔"

نجانے کیوں نساء نے یہ سوال پوچھ لیا تھا۔۔۔

ضیغم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔نساء کو محسوس ہوا تھا جیسے اچانک

سے اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی ہو۔۔۔

"کیا کوئی لڑکی پسند ہے۔۔۔؟؟"

وہ بھی اسے بالکل بھائیوں کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔۔۔

اس سوال پر ضیغم کے چہرے پر تاریک سا سایہ لہرا گیا تھا۔۔۔

"اس کم بخت دل کو محبت ہو گئی ہے کسی سے۔۔۔ مگر بھائی اس کے

لیے کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔اسکا ملنا ممنوع ہے۔۔اس لیے جنگ

لڑنے سے پہلے ہی ہار مان لی میں نے۔۔۔ میری زندگی میں سے

سب پہلے میرا بھائی آتا ہے۔۔۔"

ضیغم کی آنکھوں میں اداسی بھری زخمی مسکراہٹ تھی۔۔۔

نساء اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ انسان محبت سے اتنی خار کیوں

کھاتا تھا بھلا۔۔۔۔

وہ دونوں اندر آچکے تھے۔۔۔۔ ضیغم نے بات بدل دی تھی۔۔۔

"ضیغم۔۔۔۔"

اوپر سے کافی غصے بھری آواز آئی تھی۔۔۔ نساء نے جھٹکے سے مڑ کر آواز کی سمت دیکھا تھا۔۔۔وہ سیڑھیوں کے آخری سرے پر کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔وہ جگہ پوری طرح سے تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

نساء کے گھور گھور کر دیکھنے پر بھی وہ اسے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

"اف اتنی بے قراری بھابھی حضور۔۔۔۔۔"

ضیغم اس کے گھورنے پر چوٹ کرتا اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

نساء کی نگاہیں ابھی بھی اسی پر تھیں۔۔۔جواب وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

نساء کتنی ہی دیر وہاں کھڑی اسی جگہ کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔

وہ اندر آگئی تھی جہاں اس وقت مہندی کا فنکشن شروع ہوچکا تھا۔۔۔

سب اسے ہی تلاش کر رہے تھے۔۔۔ سات سہاگنوں نے رسم کرنی تھی۔۔۔وہ پیچھے ہی رک گئی تھی۔۔

"آپ رسم نہیں کریں گی۔۔۔ آپ کا انتظار ہو رہا ہے وہاں۔۔۔"

بختاور اسے بلانے آئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے نہیں کرنی۔۔۔آپ لوگ کرلیں۔۔۔"

اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔نواب صاحب کی اکلوتی بیوی ان کی بہن کی رسم نہیں کر رہی تھی۔۔۔یہ بات جہاں اس کے لیے بہت معمولی تھی وہاں باقی سب عورتوں کے لیے بہت بڑی بات تھی۔۔۔

"اتنا غرور ابھی سے۔۔۔ابھی تو نواب اشہاب لغاری کی زندگی میں آپ کی کوئی اوقات نہیں ہے۔۔۔ان تک بھی یہ خبر پہنچ گئی

ہے۔۔۔اور وہ بہت غصے میں ہیں۔۔۔ان کو اپنی بہن بہت عزیز ہے اور آپ نے ان کی بہن کی توہین کی ہے۔۔"

ان کو بہت غصہ آرہا تھا اس پر۔۔۔

نساء انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس عورت کو نجانے اس سے کیا مسئلہ تھا۔۔۔وہ تو یہاں کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔۔۔نہ کسی کے کام میں مداخلت کرتی تھی۔۔۔

"اس کو کس وقت غصہ نہیں ہوتا مجھ پر۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہاں بہت رش تھا تو میں نہیں جا سکی۔۔۔اتنی سی بات کو انا کا مسئلہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ بے دلی سے بولی تھی۔۔۔اسے ان سب عورتوں میں سے کسی سے نہیں لڑنا تھا۔۔۔

جس سے لڑنا تھا وہ بولنے ہی نہیں دیتا تھا۔۔

"ایک دن اس غرور پر ایسے زمین پر گرو گی کہ دوبارہ اٹھ نہیں پاؤ گی۔۔۔نواب اشہاب لغاری کو نفرت ہے تم سے۔۔میں بہت

اچھے سے جانتی ہوں تمہیں کس وجہ سے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے انہوں نے۔۔۔

تم اپنے ملازم کے ساتھ گھر سے بھاگ رہی تھی نا۔۔۔ پورے قبیلے میں بدکردار کہلائی جارہی تھی۔۔۔ تب نواب صاحب نے تمہارے لیے اپنا رشتہ بھجوایا تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے لیے ایک بدکردار عورت کا انتخاب کر کے خود سزا دی ہے۔۔۔

تم ان کی زندگی میں بیوی بن کر نہیں سزا بن کر شامل ہوئی ہو۔۔۔ اتنا تو تمہیں بھی بتا چکے ہونگے کہ تمہاری بدکرداری کی وجہ سے تم اس وقت اس حیثیت میں یہاں کھڑی ہو۔۔۔

کتنی توہین کی بات ہے نا۔۔۔ تمہارے شوہر نے خود کو سزا دینے

کے لیے تم جیسی بدکردار لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کیا۔۔۔ اس

لیے تمہارے پاس نواب صاحب کے نام پر اکڑنے اور غرور

دکھانے کی تک نہیں بنتی۔۔

اس حویلی میں نواب صاحب کو صرف میں جانتی ہوں۔۔۔ ان

باقی سب کو کچھ نہیں پتا۔۔۔ اس لیے آئندہ سے میرے سامنے

جھک کر رہنا۔۔۔ اس طرح سے اکڑنے کی کوشش مت کرنا۔۔

ورنہ ان سب کے سامنے تمہاری عزت ایسے ہی دو کوڑی کی کروا

دوں گی۔۔۔"

گلشاہ بیگم کے انداز میں اس کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔

نساء اپنی جگہ ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔اس کے دل پر آج پے در پے وار کیے جا رہے تھے۔۔

وہ اتنی بھی مضبوط نہیں تھی جتنا اسے توڑا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔

اس کے لبوں سے بے ساختہ سسکی نکلی تھی۔۔۔

اشہاب لغاری نے اسے اپنی زندگی میں سزا کے طور پر شامل کیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اسے ایک بدکردار عورت سمجھتا تھا۔۔۔

وہ اکثر لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتی تھی۔۔۔کوئی اس کے بارے میں کہا کہتا تھا اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔مگر آج گلشاہ بیگم کے ادا کیے الفاظ سے اسے بہت فرق پڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسوؤں نے سب دھندلا کر دیا تھا۔۔۔

"نواب صاحب آرہے ہیں دلہے کے ساتھ۔۔۔"

اسے یہ آواز سنائی دی تھی۔۔۔وہ وہیں راستے میں پلر کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

اس کا سر بہت بری طرح سے چکرایا تھا۔۔۔اس نے دیوار کو تھامنے کی کوشش کی تھی مگر ہر طرف اندھیرا چھونے لگا تھا۔۔۔اسے بہت زور کے چکر آئے تھے۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

رجو نے دور سے اسے آواز دی تھی۔۔۔باقی سب کے ساتھ ساتھ اندر داخل ہوتے اشہاب لغاری نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے ساتھ انضمام اور شاہ میر بھی تھے۔۔۔

نساء نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ زمین بوس ہونے کو تھی جب دو مضبوط بانہوں نے اسے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

وہاں بیٹھی سبھی خواتین اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔بی بی صاحبہ اس لڑکی کی حالت دیکھ کر گھبرا گئی تھیں۔۔۔۔

"نساء۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتے وہ اسے پکار گیا تھا۔۔۔وہ اگر ہوش میں ہوتی تو آج اس کی صورت دیکھ لیتی۔۔۔

وہ اس کو باہنوں میں بھرے اس کے اوپر جھکا کھڑا تھا۔۔۔اس کے انداز میں تفکر تھا۔۔۔

وہاں موجود سبھی خواتین نے یہ منظر ستائشی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

ان دونوں کا کپل نے انتہا خوبصورت تھا۔۔۔ سورج چاند کی جوڑی کہنا غلط نہیں تھا۔۔۔

نگاہیں ان دونوں پر ٹھہر رہیں تھیں۔۔۔وہ مضبوط کسرتی وجود کا

مالک اس نازک سے دھان پان سے وجود کو اپنی بانہوں میں

بھرے ہوئے تھا۔۔۔

بی بی صاحبہ اندر تک جل اٹھی تھیں۔۔

اردگرد کے ماحول سے انجان وہ اسے اپنے بانہوں میں اٹھاتا

سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ تو ہماری سوچ سے زیادہ شاطر نکلی۔۔۔اس نے ہماری ماہ نور کی

توہین کی ہے۔۔۔نہ خود اس کی رسم میں شریک ہوئی ہے۔۔۔اور

نہ نواب صاحب کو ہونے دیا۔۔۔"

رقیہ بیگم بی بی صاحبہ کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ جلتی پر تیل کا کام کر گئی تھیں۔۔۔

"اس حویلی میں رہ کر مجھ سے الجھ رہی ہے۔۔۔اپنی بربادی کو خود آواز دے رہی ہے۔۔۔اب اس کو چھوڑوں گی نہیں میں۔۔۔"

گلشاہ بیگم کے ہر ہر انداز سے ان کی نفرت واضح ہو رہی تھی۔۔۔

اگر اشہاب لغاری نے اس حویلی میں کبھی کسی کے لیے تھوڑی بہت نرمی اور ملائمت دکھائی تھی تو وہ اور ان کی بیٹی ماہ نور کے لیے۔۔

مگر آج تک ایسی اہمیت تو کسی کو نہیں دی تھی۔۔۔

"نواب صاحب کو لگتا ہے اپنی بیوی سے بہت محبت ہے۔۔۔

ملازمہ کے ساتھ بھی کمرے میں بھیج سکتے تھے۔۔۔ مگر انہوں نے

تو خود اپنی بانہوں میں اٹھا کر شہزادیوں کی طرح لے جانا بہتر

سمجھا۔۔۔"

وہاں انہیں عورتوں کے ایسے ہی ملے جلے جملے سننے کو مل رہے

تھے۔۔۔ جو ان کے جلتے دل کو مزید راکھ کر گئے تھے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرا زرد تھا۔۔۔ گالوں پر آنسوؤں کے نشان واضح تھے۔۔۔

اس کی تو آج اس لڑکی سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ پھر اس کے علاوہ کونسا ایسا انسان تھا جو اس لڑکی کو رلانے کا سبب بنا تھا۔۔۔

ضیغم کے ساتھ بھی اسے کھڑے ہو کر مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

نواب اشہاب لغاری کے پرکشش نقوش اس وقت غصے سے تنے ہوئے تھے۔۔۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شدید ذہنی دباؤ کے باعث اچانک ایسا ہوا تھا۔۔۔

مگر خطرے والی بات نہیں تھی۔۔۔ وہ ٹھیک تھی اب۔۔۔

کچھ دیر میں اسے ہوش آجانا تھا۔۔۔وہ اس کے پاس ہی بیٹھا رہا

تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر موجود بندیا کو چھوا تھا۔۔۔

وہ اس کے ماتھے کو چھو رہی تھی۔۔۔اور اشہاب لغاری کو الجھن
ہونے لگی تھی۔۔۔

اس نے بندیا اتار دی تھی۔۔۔۔پھر نگاہیں نتھ سے ٹکرائیں مزید
خفگی بڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔اور نتھ میں موجود چھوٹے چھوٹے موتی اس کے ہونٹوں سے ٹچ ہو جاتے تھے۔۔۔

اشہاب نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نتھ بھی اتار دی تھی۔۔۔وہ ہلکا سا کسمسائی تھی مگر اٹھی نہیں تھی۔۔۔

اس نے باہر کھڑی رجو کو بلایا تھا۔۔۔

"کیوں ہوا یہ۔۔۔۔؟؟"

اس نے کڑے تیوروں کے ساتھ رجو سے پوچھا تھا۔۔۔جو سر جھکائے اس وقت خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔

اس شخص کے سامنے سب لوگوں کی ایسے ہی جان جاتی تھی۔۔۔

"معاف کر دیں نواب صاحب۔۔۔مجھے بی بی صاحبہ نے کام پر لگا رکھا تھا تو۔۔۔"

رجو کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب وہ دبی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

"تمھیں میں نے کیا کہا تھا۔۔۔ ہر وقت سائے کی طرح بی بی کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔"

اس کے قہر آلود انداز پر رجو کانپ رہی تھی۔۔۔ اس سے غلطی ہوئی تھی نساء کو اکیلے چھوڑنے کی۔۔۔

"معاف کر دیں نواب صاحب۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

رجو جانتی تھی اسے معافی نہیں ملے گی اب۔۔۔

"آئندہ کی نوبت نہیں آئے گی اب۔۔۔کچھ دن جب تم کوٹھڑی میں قید رہو گی تو تمہیں اپنی غلطی اور کوتاہی کا اندازہ ہو گا۔۔۔"

اس نے سزا سنادی تھی۔۔رجو نے ایک نظر نساء پر ڈالی تھی۔۔۔جس نے جب تک ہوش میں آنا تھا وہ قید کر دی جانی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد رجو کو ملی سزا کی خبر پر طرف پھیل گئی تھی۔۔۔اشہاب نے ایک اور ملازمہ کو یہ ڈیوٹی دے دی تھی۔۔۔جسے نساء کے پاس چھوڑ تا وہ نیچے گیا تھا۔۔۔

ماہ نور کی شادی کا فنکشن بھی اس کے لیے بہت اہم تھا۔۔۔اس سے مل کر وہ نکل رہا تھا۔۔۔جب خدیجہ بیگم تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھیں۔۔

"نواب صاحب۔۔۔نساء ٹھیک ہے کیا۔۔۔؟؟کیا میں اس سے مل سکتی ہوں۔۔۔"

خدیجہ بیگم کی پکار پر اس نے اجنبی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نساء کا نام سن کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

"میں نساء کی ماں خدیجہ افتخار سومرو۔۔۔۔"

اس کے سوالیہ انداز میں دیکھنے پر انہوں نے اپنا تعارف کروایا

تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اس شخص کی چہرے کے زاویے مزید بگڑ گئے

تھے۔۔۔۔

"آپ کو آپ کے شوہر نے بتایا نہیں وہ اپنی بیٹی کو میرے ہاتھ

بہت بھاری رقم میں بیچ چکے ہیں۔۔۔ ابھی آپ کا کوئی تعلق نہیں

ہے اسکے ساتھ۔۔۔۔ دوبارہ میں ان کا نام نہ سنوں سومرو خاندان

کے کسی فرد کی زبان سے۔۔۔"

وہ ناگواریت بھرے لہجے میں بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم نے آنکھیں اذیت سے میچ گئی تھیں۔۔۔انہیں نجانے کیوں سب ویسا نہیں لگ رہا تھا جیسا لوگ سمجھ رہے تھے۔۔۔

ان کی بیٹی کی آنکھوں میں اب پہلے سے بھی زیادہ اداسی اور خالی پن تھا۔۔۔وہ خوش نہیں تھی۔۔۔

ایک نظر دیکھ کر ہی وہ اندازہ لگا گئی تھیں۔۔۔اور اب نواب اشہاب لغاری کا انداز بھی انہیں بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔۔۔

لیکن وہ اسے کیا کہتیں جب نساء کے اپنے باپ نے اس کا سودا کر دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔اس نے خود کو بھاری وجود کی نیچے دبے پایا تھا۔۔۔

ایک مضبوط بازو اسکی کمر کی گرد لپٹا ہوا تھا۔۔دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں الجھا ہوا تھا۔۔

کچھ دیر وہ ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے شام کا سارا منظر گھوم گیا تھا۔۔اور پھر بی بی صاحبہ کے ادا کیے گئے زہریلے الفاظ یاد کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس نے بہتی آنکھوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس

کے وجود پر پوری طرح سے چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس کی دلفریب مہک نساء کو اپنی سانسوں میں گھلتی محسوس ہوئی

تھی۔۔

"نواب اشہاب لغاری نے تمہیں سزا کے طور پر اپنی زندگی میں

شامل کیا ہے کیونکہ تم ایک بدکردار عورت کو۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوا

تھا۔۔۔

وہ وحشی درندہ اس کے دل کا سکون غارت کر کے خود کیسے گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔۔

نساء نے اس کے کندھے پر ناخن گاڑھتے اسے اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کرتے جھٹکا دیا تھا۔۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔۔

"نواب اشہاب لغاری مجھے تم سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ تم بہت برے ہو۔۔۔ دور ہو جاؤ مجھ سے۔۔۔"

وہ اپنی گداز انگلیاں اس کے گھنے سر والے بالوں میں پھنساتی انہیں کھینچ گئی تھی۔۔۔ وہ ہلا تھا مگر اٹھا نہیں تھا۔۔۔

"اٹھو میرے اوپر سے۔۔"

وہ غصے سے اس سے لڑ رہی تھی۔۔۔اس کے سینے پر بہت زور سے چٹکی کاٹتے وہاں اپنے ناخن کھبو دیئے تھے۔۔۔

لیکن وہ نہیں ہلا تھا۔۔۔جب اسی لمحے کسی خیال کے زیرِ اثر نساء نے اپنا ہاتھ اس کے دل کے مقام پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس نے بہت نرمی سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب ایسے لگا تھا جیسے اس شخص کو کرنٹ چھو گیا ہو۔۔۔اس نے نساء کی کلائی گرفت میں لیتے اس کے ہاتھ کو اپنے سینے سے ہٹاتے بیڈ کراؤن سے ٹکا دیا تھا۔۔۔

نساء نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب۔۔۔؟"

اسکی حیرت بھری نگاہوں سے نظریں چراتا وہ اس کے چہرے کو چھوتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

آج کمرے میں روشنی کا احساس تھوڑا زیادہ تھا۔۔۔وہ اس کے نقش سے تھوڑا تھوڑا آشنا ہو رہی تھی۔۔

"تم مرنے کیوں نہیں دیتے مجھے۔۔۔ ہر بار کیوں بچا لیتے ہو مجھے۔۔۔جبکہ تمہیں نفرت ہے مجھ سے۔۔۔۔"

نساء اس شخص کے آگے بے بسی سے رو دی تھی۔۔۔

"جیسے باقی لوگوں کے لیے وہ انسان ضروری ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتے ہیں۔۔۔۔اسی طرح میرے لیے وہ انسان اہم ہے جس سے میں نفرت کرتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتا اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔اس کے بہتے آنسوؤں کو وہ چننے لگا تھا۔۔۔

نساء نے اسے خود سے دور کیا تھ۔۔۔

"اتنی بھاری رقم کیوں ادا کی میری۔۔۔ میرے شوہر کی طرح باپ کے نزدیک بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں چند پیسوں کے عوض بھی دے دیتے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو مزید شدت اختیار کر گئے تھے۔۔۔

اشہاب کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

"تو تمہیں یہ بات پہلے پتا نہیں تھی کیا۔۔۔؟؟"

نساء کو لگا تھا کہ وہ کوئی وضاحت دے گا۔۔۔ مگر وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔۔ جیسے یہ کوئی بہت چھوٹی سی بات ہو۔۔۔

"تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہو۔۔مجھے یہ بھی پتا چل گیا ہے۔۔۔تم نے بدکردار سمجھ کر مجھے سزا کے طور پر اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔"

اس شخص کو اس کے آنسوؤں سے فرق بھی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا تھا۔۔۔

نساء کی بات پر اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔وہ اس کے بالوں سے پھولوں کو چن چن کر نکال رہا تھا۔۔۔

"جواب دو مجھے۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔جب اشہاب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سرخی تھی اور ایک بہت عجیب سا ناگواریت بھرا تاثر تھا۔۔۔آج ان آنکھوں کے رنگ وہ دیکھ پا رہی تھی۔۔۔اور اس کے اندر عجیب ہلچل سی پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی آنکھیں بہت پر کشش اور حسین تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔باقی مردوں کو اپنی زندگی میں باکردار عورت چاہیے ہوتی ہے۔۔۔مگر مجھے تم جیسی چاہیے تھی۔۔۔"

اس کا ہاتھ اب نساء کی موتیوں کی مالا سے الجھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ اس کی طرح بہت سفاک تھے۔۔۔

نساء نے ہونٹوں کو کچلتے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا۔۔۔

"تم سے یہ سب کس نے کہا۔۔۔؟؟"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہونٹوں کو دانتوں کے ظلم سے آزاد کروایا تھا۔۔۔

"نام بتاؤں گی تو تم اس انسان کو بھی سزا سنا دو گے۔۔۔"

اسے پل اس شخص سے بے پناہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے اوپر سے ہٹ چکا تھا۔۔ نساء نے بیڈ سے اترنے کی

کوشش کی تھی مگر وہ اسے واپس اپنے قریب گرا گیا تھا۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ ہمارے رشتے کے بیچ دل کے معاملات

مت لانا۔۔۔ مجھ سے ان سب کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔"

اس کے گرد اپنی دونوں ہتھیلیاں جماتا وہ اس پر چھا گیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر نساء نے اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"تم حیوان ہو میں نہیں۔۔۔ میرے سینے میں دل بھی ہے اور

جذبات بھی۔۔۔'

وہ غصے سے کیا بول گئی تھی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔جب اسے بات کی سمجھ آئی تھی تو اس نے چہرا موڑ دیا تھا۔۔۔

"کیا کہنا چاہتی ہو۔۔؟؟تم مجھ سے کوئی دل ربط تو نہیں بنا بیٹھی۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کو اپنے سامنے کرتے اسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات خطرناک تھے۔۔۔نساء اس وحشی درندے کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تم جیسا انسان صرف اور صرف نفرت کے قابل ہے۔۔۔اس کے علاوہ کوئی جذبہ محسوس ہو ہی نہیں سکتا تمہارے لیے۔۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔۔۔

جس پر اسے ایسے لگا تھا جیسے وہ مسکرایا ہو۔۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے کو اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔

"گڈ۔۔۔مجھے نفرت ہی چاہیے ہے۔۔۔"

اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا وہ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ وحشت ان نازک لبوں پر دکھا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی گرفت میں تڑپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"آج رسم کیوں نہیں کی ماہ نور کی۔۔۔"

اس کی سانسوں کو آزاد کرتا وہ اب اس کی شہہ رگ کو اپنا نشانہ بنا گیا تھا۔۔۔اس کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔

اسے لگا تھا آج یہ شخص اس کی جان لے لے گا۔۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔"

وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔اس نے اشہاب کا کندھا بہت زور سے اپنی گرفت میں دبوچتے اسے باز رہنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر اس کی اس

مزاحمت پر وہ شخص رکنے کے بجائے اپنی شدت کا احساس مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

نساء کی حالت اس وقت غیر ہوئی تھی جب اسے وہ شخص حدود سے تجاوز کرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں گہری ہوئی تھیں۔۔

"پلیز۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ نفرت میں ایسے تعلقات قائم نہیں ہوتے۔۔۔۔"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔ وہ بھی اپنی جگہ تھم گیا تھا۔۔۔

جیسے اچانک ہوش آیا ہو اسے۔۔۔اگلے ہی پل وہ اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

نساء کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔جسم کا سارا خون چہرے پر ان ٹھہرا تھا۔۔اس نے کمفرٹر کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹ لیا تھا۔۔۔

ٹھنڈ کے ساتھ ساتھ ایک انجانے احساس سے وہ لرز رہی تھی۔۔ جس لڑکی کو آج تک اپنے باپ کی نفرت سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔بھائی کی ناگواری اور برا رویہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ پایا تھا۔۔ اسے اس شخص کی نفرت سے فرق پڑنے لگا تھا۔۔۔

گلشاہ بیگم کی کہی باتوں کی تصدیق کر چکا تھا وہ۔۔۔

یہ احساس نساء کو رلا رہا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو اپنی باکرداری کا یقین نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ یہ سب برداشت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔ اس شخص کو بنا دیکھے وہ اس عجیب سے احساس کے لپیٹ میں جکڑتا محسوس کرنے لگی تھی اپنے دل کو۔۔۔

وہ پوری رات وہ پھر سے سو نہیں پائی تھی۔۔۔

صبح رجو کو نہ پا کر اسے رجو کے حوالے سے جو خبر ملی تھی۔۔۔اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"یہ شخص خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔خود کو ایسی سزائیں کیوں نہیں دیتا۔۔۔"

وہ دانت پیستے اس کے کمرے تک پہنچ گئی تھی۔۔

"بی بی جی نواب صاحب آرام کر رہے ہیں۔۔۔جب وہ اٹھیں گے تو میں آپ کو بتا دوں گا۔۔۔"

مراد نے اسے جلدی سے روک دیا تھا۔۔

"بھاڑ میں جائے تمہارا نواب اور بھاڑ میں جائے اس کا آرام۔۔۔

دوسروں کا سکون برباد کر کے اسے نیند آ کیسے جاتی ہے۔۔۔"

وہ غصے سے مراد پر چیخ پڑی تھی۔۔۔

اور اس کی سنے بغیر اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کمرے کا ماحول آج بھی ویسے ہی تھا جیسا اس دن تھا۔۔۔اس شخص کو شاید تاریکی سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی۔۔۔

"رجو کر آزاد کروا ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"

وہ اس کے سر پر پہنچتے پہنچتے چیخی تھی۔۔۔جس تکیہ چہرے پر رکھے گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

"اٹھو اور ابھی رجو کو باہر نکلواؤ۔۔۔"

نساء اس کے چہرے سے تکیہ ہٹانے ہی لگی تھی جب وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔نساء جو ابھی شاور لے کر آئی تھی۔۔۔اس کا نرم گداز خوشبوئیں بکھرتا وجود اور حسین زلفیں اشہاب لغاری کے اوپر بکھر گئی تھی۔۔۔

"کس کی اجازت سے یہاں آئی ہیں آپ۔۔۔"

اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ تا وہ اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب تر کرتا غصے سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے یہاں آنے کا۔۔۔رجو کا کوئی قصور نہیں ہے اسے آزاد کرو۔۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں غصے سے بولی تھی۔۔

"قصور ہے۔۔۔اسے آپ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ اس کے بالوں کی مہک محسوس کرتا بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔

"اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تم اس دُنیا میں نہیں ہونے چاہیے تھے نواب اشہاب لغاری۔۔۔ تمہاری یہی سزا بنتی تھی۔۔"

وہ اس کی گرفت سے اپنے بال نکالنے کی کوشش کرتے غصے سے بول رہی تھی۔۔۔

"میں اپنے حصے کی سزا بھگت رہا ہوں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے۔۔۔"

اس کے پہلو پر اپنی ہتھیلی رکھتا وہ بے باک گستاخی کرتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔

نساء نے گھبرا کر دور ہونا چاہا تھا۔۔جب وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اس کے ہونٹوں کی ملائمت اور گداز یت کو جنونی انداز میں اپنے اعنابی لبوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔

نساء نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"پلیز اسے آزاد کر دو۔۔۔"

سانسوں کو رہائی ملتے ہی اس نے کانپتی آواز میں ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔

"بس اتنی ہی ہمت تھی لڑنے کی۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن کو چھوا تھا۔۔

وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

"آپ کی ہر بات مانوں گی۔۔۔"

اس شخص کے ہونٹوں کی گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔

"وہ تو آپ کو ویسے بھی ماننی پڑے گی۔۔۔"

وہ شخص پیار سے بھی بات نہیں سن رہا تھا۔۔ بلکہ اس کے انداز میں مزید سختی در آئی تھی۔۔۔

اسے ضیغم کی بات یاد آئی تھی۔۔۔یہ شخص نرمی جتانے پر چڑھتا تھا اور وہ ہو بھی رہا تھا۔۔۔

"نواب صاحب کبھی کسی کی سن لیتے ہیں۔۔۔بہت غلط کر رہے ہیں آپ۔۔۔اللہ کرے کسی دن آپ کو بھی ایسی ہی چوٹ ملے۔۔۔آپ کے دل کے قریبی انسان کو تکلیف ہو اور آپ کو اندازہ ہو درد کیا ہوتا ہے۔۔۔۔یہ پتھر دل کسی دن ایسا پگھلے کہ آپ کی ساری درندگی اور وحشت دھری کی دھری رہ جائے۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں کہتی اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

دروازہ زوردار انداز میں بند کرتی وہ اپنی دی گئی بددعا کے بدلے اس شخص کے خوفناک تاثرات نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اسے ابھی کمرے میں آئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزارا تھا جب رجو دروازہ کھول کر اندر آتی اس کے پیروں میں گر گئی تھی۔۔۔

"رجو۔۔۔اٹھو۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

نساء نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا۔۔۔

جو روتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم رہی تھی۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں بی بی جی آپ نے مجھے مرنے سے بچا لیا۔۔۔وہاں رہنا بہت مشکل ہے بی بی جی۔۔۔بہت خوفناک جگہ ہے وہ۔۔۔میں اب کبھی آپ کے پاس سے نہیں ہٹوں گی۔۔۔ سائے کی طرح آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔

نواب صاحب کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتے نساء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔وہاں کو باقی لوگ قید تھے ان کی نجانے کیا حالت تھی۔۔۔

"نواب صاحب نے پہلی بار اپنا فیصلہ بدلہ ہے۔۔۔ ورنہ وہ اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلتے۔۔۔ وہ آپ کی بہت سنتے ہیں بی بی جی۔۔۔"

رجو اس کی جانب دیکھتے خوش ہوتے بولی تھی۔۔ جبکہ اس بات پر تو وہ بھی حیران تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ اس شخص نے اس کی بات سن لی تھی۔۔۔

وہ جو اسے بول کر آئی تھی۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے اب اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ عام سی بات پر اتنا غصہ کرتا تھا۔۔۔

پھر وہ تو اسے اس بات سیدھی سیدھی بد دعا دے کر آئی تھی۔۔۔

اس نے رجو کو واش روم میں منہ دھونے کے لیے بھیجا تھا اور خود بے چینی کے عالم میں وہاں ٹہلنے لگی تھی۔۔

اسے لگا تھا ابھی کوئی بلاوا آئے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ آج ماہ نور کی بارات تھی۔۔۔

باہر ملازمین کی فوج اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھی۔۔

نساء نے آج مہرون کلر کا فراک پہنا تھا۔۔۔ خاندان کی باقی عورتوں کی طرح اس نے بھی زیور پہنے تھے آج۔۔

جو اس کے ڈریسنگ کے دروازوں میں کب سے بھرے گئے

تھے۔۔۔۔

ہمیشہ سادگی میں رہنے والی آج بے انتہا حسین لگ رہی

تھی۔۔۔۔اس نے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔

کانوں میں بڑے بڑے جھمکے پہنے ان کے ساتھ موتیوں کی بنی

لڑیوں کو بالوں میں پن اپ کر کے سہارا دے رہا تھا۔

کانوں سے ہوتے وہ اس کے بالوں تک جا رہے تھے۔۔۔

دونوں ہاتھوں میں گجرے اور گولڈ کے جڑواں بھاری کنگن پہنے تھے اس نے۔۔۔ایک ہاتھ میں کانچ کی سرخ چوڑیاں تھیں۔۔۔

ناک میں چھوٹی سی نتھ پہنی ہوئی تھی اس نے۔۔۔صراحی دار گردن میں اس نے نفیس سا گولڈ کا ہار پہنا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ لٹکتے چھوٹے چھوٹے سفید موتی اس کی دودھیا گردن کو چھو رہے تھے۔۔۔

لبوں پر سرخ لپسٹک سجائے وہ نواب اشہاب لغاری کی بیوی کے روپ میں سب کے سامنے تھی۔۔۔

اسے بختاور نے بتایا تھا کہ کل اس کے سادگی بھرے حلیے کو دیکھ کر بہت باتیں بنائی گئی تھیں۔۔۔جو نواب صاحب کے حوالے سے بھی اچھی نہیں تھیں۔۔۔

اسی خاطر آج اس نے ہر بات کا دھیان رکھا تھا۔۔۔اوپر سے آج اس شخص نے اس کی بات مانی تھی۔۔۔۔ جس پر لغاری خاندان کے ہر چھوٹے سے لے کر ملازمین تک سب حیران تھے۔۔۔

نساء کو لگا تھا کہ وہ اگر کوشش کرے تو اس درندے کو انسان بنا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا بھی وحشی نہیں تھا جتنا لوگوں کے سامنے خود کو ظاہر کرتا تھا۔۔

مگر کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ ایسا کرتے ہوئے شاید اس نے توڑ پھوڑ کا شکار ہو جانا تھا۔۔۔ مگر وہ اس انسان کے اندر تھوڑی سے نرمی پیدا کرنے کی کوشش کر سکتی تھی۔۔۔

اسے بس وہ ماضی جاننا تھا۔۔۔ جس کی بات ضیغم نے بھی کی تھی اور بی بی صاحبہ بھی جانتی تھیں سب۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ پہلے بی بی صاحبہ سے بنائے گی۔۔۔ان سے اپنے تعلقات بہتر کرے گی۔۔۔پھر اس شخص کو پکڑے گی۔۔۔

اگر اس کا نصیب اس وحشی درندے کے ساتھ جڑ ہی گیا تھا تو وہ اب اس رشتے کو بہتر کرنے کی کوشش کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔نجانے کیوں مگر وہ ایک بار اس انسان کے اندر سے نفرت کا خاتمہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے بہتر انسان بنانا چاہتی تھی۔۔۔اپنے بیوی ہونے کا فرض پورا کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے زہریلے اور سفاک الفاظ کو فراموش کرتی وہ اپنا ارادہ بنا گئی تھی۔۔۔یہ آج کی تیاری بھی اسی کا ایک ریزن تھی۔۔۔۔

اس پر جس کی نظریں بھی اٹھتی تھیں واپس پلٹنا بھول جاتی تھیں۔۔۔

اس کا دل بہت شدت سے دھڑک تھا۔۔۔وہ جو کارنامہ صبح انجام دے چکی تھی اس پر ابھی بھی دل کی حالت غیر تھی۔۔۔ چھوڑنے والا تو نہیں تھا وہ۔۔۔

رجو آج پورا وقت اس کے ساتھ ساتھ ہی تھی۔۔۔ایک لمحے کے لیے بھی اس سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں بی بی جی۔۔۔ نواب صاحب کی تو خیر نہیں ہے آج۔۔۔"

رجو کو آج اس پر بہت پیار آرہا تھا۔۔۔ وہ پہلے ہی اس سے بہت عقیدت رکھتی تھی۔۔۔ مگر جس طرح سے نساء نے اس کے لیے آواز اٹھائی تھی۔۔۔

اسے وہ مزید عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

رجو کی بات پر اس نے کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔۔۔ مگر دل میں عجیب سا احساس آن ٹھہرا تھا۔

وہ کوریڈور سے گزر رہی تھی جب اس کی نظر کوریڈور کے پہلے سرے پر سیڑھیوں کے بالکل ساتھ بنے کمرے پر پڑی تھی۔۔۔اس نے ہمیشہ اس کمرے کو بند ہی دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کس کا کمرہ ہے۔۔۔؟"

اس نے متجسس لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"یہ نواب صاحب کے بابا جان کا کمرہ ہے۔۔۔جو پچھلے چودہ سال سے بند پڑا ہے۔۔۔یہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔میں نے دیکھا تو نہیں ہے مگر سن رکھا ہے کہ یہ حویلی کا سب سے خوبصورت کمرہ ہے۔۔۔

یہ کمرہ نواب صاحب کو ملنا تھا مگر انہوں نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کروا دیا ہے۔۔۔"

رجو نے اسے تفصیل بتائی تھی۔۔۔

"مجھے یہ کمرہ دیکھنا ہے۔۔۔"

نساء کو اندازہ ہوا تھا کہ یقیناً اس کمرے میں اشہاب لغاری کے ماضی سے متعلق کچھ مل سکتا تھا اسے۔۔۔۔

"نن نہیں بی بی جی۔۔۔ ایسا مت کہیں۔۔۔۔ نواب صاحب کا غصہ نہیں دیکھا ابھی تک آپ نے۔۔۔ ایک بار بی بی صاحبہ نے

غلطی سے یہ دروازہ کھلوا دیا تھا۔۔ اور جو قیامت آئی تھی اس

حویلی میں۔۔۔ ابھی تک کوئی نہیں بھولا۔۔۔

یہ کمرہ اب دوبارہ نہیں کھل سکتا۔۔۔"

رجو نے اس سرپھری لڑکی کو باز رہنے کو کہا تھا۔۔

"اس کا مطلب کچھ بہت خاص ہے اس کمرے میں۔۔۔ مجھے اب تو

ہر حال میں اسے کھولنا ہے۔۔۔ اس کی چابی کس کے پاس

ہوگی۔۔۔۔"

اس کی نگاہیں اس کمرے کے دروازے پر مرکوز تھیں۔۔

"حویلی کی ساری چابیاں بی بی صاحبہ کے پاس ہوتی ہیں۔۔۔ مگر اس کمرے کی چابی نواب صاحب نے ان سے لے لی تھیں۔۔۔ اب وہ صرف نواب صاحب کے پاس ہے۔۔"

رجو کو نساء کی باتوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

یہ لڑکی خود اپنی موت کو آواز دے رہی تھی۔۔۔

"نواب صاحب اس وقت کہاں پر ہیں۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر رجو کی رنگت خوف سے بدلی تھی۔۔۔

"اپنے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔"

رجو اس کے ساتھ اب نیچے آگئی تھی۔۔۔

"جب وہ کمرے سے جائیں تو مجھے بتانا۔۔۔"

وہ ماہ نور کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں اس وقت بی بی صاحبہ اور باقی خواتین بھی موجود تھیں۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

نساء نے اس کے پاس آتے محبت سے کہا تھا۔۔۔ اس کے بدلے انداز پر وہاں سب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بی بی صاحبہ کی نظریں اس کے حسین سراپے سے الجھ گئی تھیں۔۔۔یہ لڑکی نجانے کس مٹی سے بنی تھی۔۔۔

کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا اسے۔۔۔

"آپ کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔؟"

ماہ نور اس سے بہت اچھے سے ملی تھی۔۔۔وہ بھی ضیغم کی طرح اسے بہت عزت دیتی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

نساء اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"آپ بہت حسین ہیں۔۔۔میرے بھائی کے ساتھ اچھا جوڑ بنا ہے آپ کا۔۔۔"

ماہ نور کے لہجے میں اپنے بھائی کے لیے بہت محبت تھی۔۔۔نساء ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔

"بی بی صاحبہ میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔کل جو بھی ہوا۔۔۔مجھے رسم کرنی چاہیے تھی۔۔۔مگر میں نے جان بوجھ کر انکار نہیں کیا تھا۔۔۔"

وہ بی بی صاحبہ کا ہاتھ پکڑتے بولی تھی۔۔۔ جس پر وہ ابرو اُٹھاتے اسے تکے گئی تھیں۔۔۔ انہوں نے کل اس لڑکی کو کیا کہا تھا اور وہ اتنے اچھے سے پیش آ رہی تھی ان سے۔۔۔

وہ تو صبح تک خوفزدہ رہی تھیں کہ اگر اس لڑکی نے اس کا بتا دیا تو اشہاب لغاری کے غصے کا طوفان انہیں پر آئے گا۔۔۔ مگر وہ انہیں بچا گئی تھی۔۔۔

"ارے کوئی بات نہیں بھابھی۔۔۔ اس میں معافی مانگنے کی کیا بات ہے۔۔۔ بی بی صاحبہ آپ ایسے ہی کیا کیا سوچتی رہتی ہیں بھابھی کے بارے میں۔۔۔ دیکھیں کتنی اچھی ہیں یہ۔۔۔"

ماہ نور نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔ جس پر بی بی صاحبہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

مگر وہ ابھی بھی اس لڑکی کا یہ بدلہ انداز ہضم نہیں کر پائی تھی۔۔۔ جو وہاں سب سے گھلنے ملنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کچھ تو پہلے ہی اسے بہت اچھا سمجھتی تھیں۔۔

اور جو رہ گئی تھیں وہ ابھی اس کا نرم خو انداز دیکھ اسکے قریب ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

بی بی صاحبہ خاموشی سے اسے آبزرو کر رہی تھیں۔۔۔۔

"تم خوش ہو۔۔۔؟؟"

ماہ نور کو باہر لے جا کر سٹیج پر بیٹھاتے اس نے کسی خیال سے تحت پوچھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔میرے بھائی کا فیصلہ میرے لیے بہترین ہی ہو گا۔۔۔"

اس کا کل نکاح ہو چکا تھا۔۔۔جس کے بعد سے اس کا دل مطمئین تھا۔۔۔نساء کو اس شخص کے یہ دونوں بہن بھائی بہت ہی خوش اخلاق اور بے ضرر سے لگے تھے۔۔۔

نجانے کیوں وہ اتنا جلاد صفت کا مالک تھا۔۔۔

"یہ ہار دلہے کے گلے میں پہنانا ہے آپ نے۔۔۔۔یہ بھابھی کی رسم ہوتی ہے۔۔۔۔"

بی بی صاحبہ نے سرخ پھولوں کا ہار اسے پکڑایا تھا۔۔۔جس کو وہ خاموشی سے تھام گئی تھی۔۔

"کس کس نے آنا ہے۔۔۔"

اس نے سٹیج سے اترتے بختاور سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"آپ کے شوہر نامدار اور خاندان کے باقی چار پانچ مرد۔۔۔"

بختاور کی بات پر اس کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ تو کیا آج وہ اسے دیکھے گی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں میں لرزش سی ہوئی تھی۔۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔"

بختاور نے اس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ تشویش زدہ ہو کر پوچھا تھا۔۔۔

مگر وہ بمشکل مسکراتی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

مردوں کے وہاں آنے سے پہلے ملازمہ نے خبر دی تھی۔۔۔

نساء نے مضبوطی سے ہار کو پکڑ لیا تھا۔۔۔ جس میں سے کچھ گلاب کے پھول جو اس کی مٹھی میں قید تھے وہ مسلے گئے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ دلہے نے سفید رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ ہی وہ چل کر آ رہا تھا۔۔۔ نساء دور سے ہی پہچان گئی تھی۔۔

سیاہ رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس وہ اپنی سحر انگیزی کے ساتھ چل کر آتا یونانی دیوتاؤں کے حسن کو بھی مات دے رہا تھا۔۔۔

وہ بے انتہا حسین تھا۔۔۔

پٹھانوں جیسی سفید رنگت، گھنیری رعب دار مونچھیں جن کے خم

اس کی شخصیت کے رعب و دبدبے میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

سیاہ گھنے بال سر پر نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔

جن کو وہ اس شخص کی بے رحمی پر گھبرا کر کئی بات نوچ چکی

تھی

۔۔۔

مونچھوں تلے دبے اعنابی ہونٹ اس کی شخصیت کی طرح بہت

سنجیدہ تھے۔۔اس کے ماتھے کے وسط میں ایک سیاہ تل

تھا۔۔۔جو اس خوبرو حسین چہرے کو مزید پرکشش بناتا

تھا۔۔۔

اس کے چوڑے کسرتی کندھے اور سینہ سیاہ لباس میں مزید نمایاں

ہو رہا تھا۔۔۔۔ وہاں باقی تو کوئی دکھائی نہیں دیا تھا اسے۔۔۔۔ اس

کی بے خود نگاہوں اسی شخص پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

کوئی وہاں یقین ہی نہ کرتا اس پر کہ جس شخص کے ساتھ وہ اب

تک اتنا وقت گزار چکی تھی۔۔۔ جو اس کے وجود کے پرچے سے

آشنا ہو چکا تھا۔۔۔ جس کی جنونیت کے نشان اس کے وجود پر رقم

تھے۔۔۔

وہ بے رحم اور سفاک انسان پہلی بار اس طرح سے اس کے روبرو

ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ بھول گئی تھی کہ وہ اس وقت کہاں پر کھڑی ہے۔۔۔سب لوگوں کی نگاہوں کا فوکس اسی پر ہے۔۔۔

اسے وہاں رسم کرنے کے لیے کھڑا کیا گیا ہے۔۔۔۔

وہ ہر شے فراموش کیے یک ٹک اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔"

بختاور نے اس کا بازو ہلاتے ہوش دلایا تھا۔۔۔

"آپ ہی کے ہیں صرف۔۔۔ آپ تو انہیں ایسے دیکھ رہی ہیں۔۔۔ جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔۔۔"

بختاور نے اسے چھیڑا تھا۔۔۔نساء جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔۔۔وہ اس کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔مارے شرم وخفت کے نساء کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر انضمام کو ہار پہنا دیا تھا۔۔۔جس نے سر جھکا کر احتراماً اسے سلام کیا تھا۔۔۔جبکہ وہ شخص اس کی گھبراہٹ اور کپکپاہٹ دیکھ اسے گھور رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غصہ اور سرد مہری واضح دکھائی دے رہی تھی۔۔۔نساء جو کچھ دیر پہلے بھول چکی تھی۔۔

اس ایک دم سے اپنے صبح کہے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔

ہار پہنانے کے بعد وہ سائیڈ پر ہو گئی تھی۔۔۔

جتنی دیر وہ وہاں رہا تھا۔۔۔نساء کن اکھیوں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

وہ ایک پرفیکٹ اور سحر انگیز مرد تھا۔۔۔ جس دیکھ کر اپنے دل پر اختیار رکھ پانا لڑکیوں کے لیے مشکل ہوتا ہو گا۔۔۔

وہاں اس وقت بھی اس کے ساتھ باقی نجانے کتنی خواتین کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔وہ بے انتہا حسین مرد تھا۔۔۔

مگر نساء کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے سامنے پہلے ایسے کیوں نہیں آیا تھا۔۔۔

پورا وقت اسکا دماغ آؤٹ رہا تھا۔۔۔وہ جتنا وقت وہاں پر رہا تھا نساء کی نظریں ہٹ ہی نہیں پائی تھیں۔۔۔

ماہ نور کی رخصتی ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ہوئی تھی۔۔۔سب کچھ اچھے سے ہو گیا تھا۔۔۔

وہ باہر مہمانوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔جب نساء اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔

وہ ایک ایک کر کے اس کے سارے دراز چیک کر رہی تھی۔۔۔

بہت دیر کی تلاش کے بہت سے ایک چابی ملی تھی۔۔۔جو بالکل حویلی کی باقی چابیوں جیسی ہی تھی۔۔۔

نساء نے جلدی سے اسے اٹھالیا تھا۔۔۔وہ کمرے سے نکلنے ہی لگی تھی۔۔۔جب اسے باہر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ تیزی سے وہاں الماری کے بھاری پردوں کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔اس کا دل مارے خوف کے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اشہاب اندر داخل ہوتا دروازہ بہت زور دار آواز کے ساتھ بند کر گیا تھا۔۔۔

نساء کو وہ بہت زیادہ غصے میں لگا تھا۔۔۔اس نے پردے کی اوٹ

سے سر نکال کر دیکھا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔وہ گہرے

گہرے سانس لے رہا تھا۔۔۔اس نے بیڈ کی چادر کو نوچ کر پھینک

دیا تھا۔۔۔وہ دراز میں سے کچھ تلاش کر رہا تھا۔۔۔

پھر کوئی گولیوں کی شیشی نکالتے انہیں ہاتھ میں ڈالتا بنا پانی کے

اپنے اندر نگل گیا تھا۔۔۔

وہ بار بار اپنے سینے کو مسل رہا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ نساء اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھا۔۔۔

اس سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔۔۔نساء کتنے ہی لمحے اسے پتھرائی نگاہوں سے تکے گئی تھی۔۔۔یہ کونسی تکلیف تھی اس شخص کی۔۔۔۔جسے وہ سب سے چھپا کر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

نساء خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔وہ ہمدردی کے تحت پردے کے پیچھے سے نکل آئی تھی۔۔۔جو شاید اس وقت اس کے لیے بہت بڑی غلطی ثابت ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"اشہاب کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟؟"

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا جب نساء اس کے سامنے زمین پر آن بیٹھتی اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔۔۔۔

اشہاب کی خون آشام آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ ایسے وقت میں وہ اپنے سامنے کسی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اپنی یہ حالت کسی کو نہیں دیکھانا چاہتا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"مم کسی کو بلاؤ۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے آپ کو۔۔۔"

نساء نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس کی تکلیف دیکھ کر نساء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

مگر سامنے بیٹھا شخص لب بھینچتا اسے اس وقت اپنے سامنے دیکھ غضبناک ہوا تھا۔۔۔اپنے دل کے مقام پر اس کے ہاتھ کا لمس اشہاب لغاری کے اندر جیسے زہر گھول گیا تھا۔۔۔

"تم یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

اس نے نساء کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹاتے اس کے بالوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا اور اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں اتنی بے رحمی تھی کہ نساء اپنی جگہ درد سے بلبلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ بنا اجازت اس کمرے میں آسکتی ہوں۔۔۔ مجھے آپ کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔"

نساء نے اس کی گرفت سے اپنے بال چھوڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔ میں اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہوں۔۔۔ کچھ ایسا ہو جائے گا کہ پھر پچھتانا پڑے گا تمہیں۔۔"

اس کے سینے کی تکلیف بڑھنے لگی تھی۔۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے سینے میں مسلسل نوکیلے خنجر مار رہا ہو۔۔۔اس کی گردن کو دبوچ کر اس کی سانسیں بند کی جا رہی ہوں۔۔۔

وہ اس وقت اذیت کی انتہا پر تھا۔۔۔اس وقت اس لڑکی کا یہاں ہونا اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

اس لیے اس حالت میں بھی وہ اسے خود سے دور جھٹکتا وہاں سے جانے کو بول گیا تھا۔۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ کو ایسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔"

گرنے کی وجہ سے نساء کی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی ہتھیلیوں میں لگی تھیں۔۔

وہ اس کے دور جھٹکنے کے باوجود دوبارہ اس کے قریب آئی تھی۔

جواب بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

نساء کو اس کی تکلیف دیکھ رونا آنے لگا تھا۔۔۔جو دیوار کے ساتھ سر مارتا اس وقت اپنے اندر کی اذیت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

نساء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔اشہاب کا چہرا بالکل سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔لب سختی سے بھینچ رکھے تھے اس نے۔۔

وہ اپنے درد پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہلکی آواز میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

"اشہاب۔۔۔"

نساء نے اس کے قریب جاتے اس کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔۔

جس پر اس نے اپنی لہو رنگ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔

"کیا کہا تھا صبح تم نے مجھے۔۔۔۔بد دعا دی تھی نا مجھے۔۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے مجھے درد کا اندازہ نہیں ہے۔۔۔۔جتنا درد میں نے سہا ہے۔۔۔اگر کسی اور نے سہا ہوتا تو کب کا اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہوتا۔۔۔۔دیکھو تم سے پہلے مجھے تمہاری دی بد دعا لگی ہوئی ہے۔۔۔"

اس کی کلائی پکڑ کر مروڑتا وہ اسے اپنے قریب تر کیے بولا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں نساء کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔میں یہ تکلیف نہیں چاہتی تھی۔۔۔

میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں پر رحم۔۔۔"

نساء کے لبوں سے ابھی الفاظ پوری طرح سے نکلے بھی نہیں

تھے۔۔۔جب وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا اس پر۔۔۔

"نہیں کر سکتا میں کسی پر رحم۔۔۔جب مجھ پر رحم نہیں کیا گیا تو

میں کیوں کروں رحم۔۔۔"

نساء نے اسے خود میں ایسے الجھا دیا تھا کہ اس کا دھیان اپنے درد

سے ہٹ گیا تھا۔۔

"کس نے رحم نہیں کیا آپ پر۔۔۔؟؟"

نساء نے اس کے سینے پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔اس شخص کا یہ انداز اس کے لیے نیا تھا۔۔۔

اس کی گرفت نساء کی کلائی پر بہت بے رحم تھی۔۔۔وہ سجی سنوری اس وقت اس شخص کی بانہوں میں تھی۔۔۔

وہ اس وقت بپھرا زخمی شیر ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔جو خود تو شدید اذیت کا شکار تھا۔۔۔مگر وہ حملہ کرنے سے ابھی بھی باز نہیں آ رہا تھا۔۔۔

نساء کے سوال پر وہ اپنی جگہ تھم سا گیا تھا۔۔۔وہ لڑکی اس کی سانسوں سے بھی قریب ہوئے کھڑی اس وقت اس کے اعصاب کو بوجھل کر گئی تھی۔۔۔

اس کی نازک ہتھیلی اس جلتے دل پر مرہم کا کام کر رہی تھی۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔"

وہ اس کی کلائی آزاد کر گیا تھا۔۔۔اس کے درد کی شدت اب بہت حد تک کم ہوئی تھی۔۔۔

"میں جاننا چاہتی ہوں اس درد کی وجہ۔۔۔"

نساء اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔وہ آج سر سے پیر تک سجی سنوری غضب ڈھا رہی تھی۔۔

وہ جتنا اسے نظر انداز کر رہا تھا یہ لڑکی اتنا اس کے اعصاب پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔تم کیوں جاننا چاہتی ہو۔۔۔۔ تمہیں تو بہت خوشی ہو رہی ہو گی مجھے اس طرح سے دیکھ کر۔۔۔۔"

اس کی اس کیفیت کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔مگر یہ لڑکی اس کے اتنے قریب آچکی تھی کہ اب اس بات سے بھی آگاہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی اذیت ابھی پوری طرح سے ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ نجانے کتنے گھنٹے اس اذیت میں مبتلا رہتا تھا۔۔۔

مگر آج یہ تکلیف چند لمحوں کے لیے تھی۔۔۔اس لڑکی کی موجودگی اس پر اثرانداز ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کے لمس میں عجیب سی تاثیر تھی۔۔۔

اشہاب نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کرلیا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔مجھے بھی تکلیف ہوئی ہے تمہیں ایسا دیکھ کر۔۔۔"

نساء کی آنکھوں میں اب بھی آنسو تھے۔۔۔وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔۔

اشہاب نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے بالوں میں سجی ان موتیوں کی لڑیوں کو توڑ دیا تھا۔۔۔کانوں میں ہوتے کھنچاؤ پر نساء کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

مگر مقابل کو اس کی تکلیف کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔کیوں ہوئی تمہیں تکلیف۔۔۔؟؟کیا محسوس کر رہی ہو تم میرے لیے۔۔۔کہا تھا میں نے تم سے۔۔ان دل کے معاملات کو بیچ میں مت لانا۔۔۔"

وہ اس کی بات سن کر غصے سے پاگل ہوا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں قہر ٹپک رہا تھا۔۔اس نے نساء کی گردن سے ہار کھینچ لیا تھا۔۔

"آہ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"

ہار کی ڈوری ٹوٹ گئی تھی۔۔۔وہ اسے اتار کر پھینک گیا تھا۔۔

"وارن کیا تھا میں نے تمہیں۔۔ایسا کچھ مت کرنا۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر اپنے لب گاڑھتے غرایا تھا۔۔۔نساء اس کی وحشت ناکی پر اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔

اس کی شہہ رگ پر وہ پھر سے بے رحمی دکھا رہا تھا۔۔۔

"دل پر اختیار نہیں ہوتا کسی کا۔۔۔۔"

وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر آنسو پھر بھی لڑھک آئے تھے۔۔۔

"ہوتا ہے۔۔۔۔رکھنا پڑتا ہے۔۔۔۔مجھے تو نہیں ہوتی محبت۔۔۔۔تم سے آج بھی پہلے دن کے جتنی نفرت کرتا ہوں۔۔۔میرے اندر تو کچھ نہیں بدلہ تمہارے لیے۔۔۔پھر تم میں کیوں بدل گیا۔۔۔۔"

وہ اس کے کانوں سے بھاری جھمکے اتار کر گیا تھا۔۔ نساء اس کے بے رحم الفاظ پر اپنی آنکھوں کی نمی نہیں روک پائی تھی۔۔ وہ کتنا بے حس تھا۔۔ اتنا سنگدل اور پتھر دل انسان بھی کوئی ہو سکتا تھا۔۔

اس کے دوسرے کان سے جھمکے نکالتا کان کی لو پر بے رحمانہ انداز میں لب رکھ گیا تھا۔

نساء کے درد ضبط کرتے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

وہ باری باری اس کی دونوں کلائیاں بھی آزاد کر گیا تھا۔۔

باقی سب کے ساتھ پھولوں کے گجرے بھی زمین پر گرتے اس بے رحم شخص کے پیروں تلے کچلے جا چکے تھے۔۔۔

"میرے سینے میں دل کے اور جذبات بھی۔۔۔ آپ کی طرح پتھر کی نہیں بنی۔۔۔"

وہ اس کے ارادوں کو بھانپتی بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

"پھر کیوں ٹکرانے کی کوشش کی اس پتھر سے۔۔۔ رحم نہیں آیا خود پر۔۔۔ جب کہہ رہا تھا چلی جاؤ تو کیوں نہیں گی۔۔۔"

اس کے وجود سے ریشمی دوپٹہ سرک چکا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اسے اپنی حواسوں میں نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ شاید شدید غصے میں تھا۔۔۔۔

"تم نے آج میرے اور میرے درد کے بیچ آنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ آج تمہیں تمہارے اس دل کی بے اختیاری کی سزا ملے گی۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر جھک گیا تھا۔۔۔ جا بجا اپنے بے رحم ہونٹوں کا وحشیانہ لمس چھوڑتا وہ اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔

نساء کی نازک جان اس وقت اس بپھرے طوفان کی زد میں آچکی تھی۔۔۔۔

وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ نساء اس کی بڑھتی شدتوں اور وحشیانہ لمس پر لرز رہی تھی۔۔

وہ کبھی اس کے ہونٹوں پر قابض ہو کر اس کی سانسیں چھین لیتا تھا تو کبھی اس کی دھڑکنوں کو چھوتا اس کی جان نکال دیتا تھا۔۔۔

نساء اس بپھرے زخمی شیر کو قابو کرنے کی کوشش میں خود اپنی نازک جان کو آزمائش میں ڈال گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے وجود کے ایک ایک حصے پر اپنی گرم سانسوں اور گستاخ لبوں سے اپنی جنونیت کی داستان رقم کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اس لرزتے کانپتے وجود کی دلکشی سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔اس نے کتنی بے دردی سے اس لڑکی سے کہا تھا کہ وہ اسے خوبصورت کبھی لگی ہی نہیں تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ بہت کوشش کے باوجود خود کو بہکنے سے نہیں روک پا رہا تھا۔۔۔

وہ اس حسین پیکر کی رعنائیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔۔۔وہ اسی بات سے ڈرتا تھا۔۔۔

اسے اندازہ تھا کہ وہ خود پر ضبط نہیں رکھ پائے گا۔۔۔اسی خاطر وہ اسے وہاں سے جانے کو کہہ رہا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی جو اقرار کر گئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے لیے کسی گالی سے کم نہیں تھا۔۔۔

اس کی گداز بانہوں پر لب رکھتا وہ ان کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا اس حسن کی سمندر سے میں بہتا چلا گیا تھا۔۔

نساء اس شخص کی شدتوں پر جی جان سے کانپ رہی تھی۔۔۔ اس کی بے باکیوں پر بری طرح سے لرزتی وہ اس کے چوڑے مضبوط سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔

وہ اب بھی اس سے نفرت کا دعوے دار تھا۔۔ مگر وہ اپنے دل کے کہے پر اس بپھرے زخمی شیر کی بانہوں میں خود کو سونپ گئی تھی۔۔۔

رات قطرہ قطرہ بیت رہی تھی۔۔۔اور وہ اس نفرت کے بنے شخص کی شدتیں سہتی اس کی نفرت کی شدت کو اپنی گداز یت میں بدلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

△△△△△△△△△△△△△△

اس کی آنکھ فجر کے قریب لگی تھی۔۔۔سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ابھی وہ ٹھیک سے سوئی بھی نہیں تھی۔۔۔جب بالوں میں سرکتی بے رحم انگلیوں کا لمس اس کی نیند ڈسٹرب کر گیا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں جب اسے اپنے لبوں پر اس شخص کی جارحیت محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کی سانسوں کو محسوس کرتا اس کی شہہ رگ کو سلگا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے کمفرٹر کو اپنی مٹھی میں سختی سے دبوچ رکھا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں بعد وہ اسے وہاں سے اٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔نساء نے رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔۔

اس وقت اس میں بالکل بھی ہمت نہیں تھی اس شخص کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔رات کو وہ جو روپ اسے دکھا گیا تھا۔۔۔اس کا سامنا کرنے کے خیال سے بھی وہ کانپ رہی تھی۔۔۔

وہ شاور لے کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔جب اس کے جانے کی تصدیق ہوئی تو نساء نے اپنی سختی سے میچی آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔

اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اپنے وجود سے اٹھتی اس شخص کی مہک پر وہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔۔اسے اپنے وجود پر ابھی بھی اس کا گستاخ لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

رات کے سارے مناظر کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے۔۔۔

اس شخص کی تکلیف دیکھ کر اسے درد کیوں ہوا تھا۔۔۔وہ اس کے اتنے برے رویے کے باوجود اس کی جانب اپنے دل کو مائل ہونے سے کیوں نہیں روک پائی تھی۔۔۔

اس کا دل اس کے اختیار سے کیسے نکل گیا تھا۔۔۔اس انسان کے لیے وہ ابھی بھی کسی بھی طرح سے اہمیت کی حامل نہیں تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی۔۔۔۔"

وہ کھڑکی کے پاس گم صُم سی کھڑی تھی۔۔۔جب رجو نے اس کے پاس آتے اسے پکارا تھا۔۔۔

"ہمہ۔۔۔"

اس کی نگاہوں ابھی بھی باہر کے مناظر پر تھیں۔۔

"آپ کی نواب صاحب سے کوئی ناراضگی چل رہی ہے کیا۔۔"

رجو نے پوچھا تھا۔۔۔نساء کا دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

اس واقع کو دو ہفتے گزر چکے تھے۔۔۔مگر اس کے بعد ان دونوں کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔

نہ نساء اس کے سامنے ہوئی تھی۔۔۔نہ وہ اس کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

سرد مہری سی دونوں کے بیچ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔۔۔۔

"نواب صاحب ان دونوں بہت زیادہ غصے میں رہتے ہیں۔۔۔
سب ہی ڈرتے پھر رہے ہیں۔۔۔ کہ کہیں کوئی غلطی نہ سرزد ہو
جائے۔۔۔ نواب صاحب کا موڈ بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔ آپ
کے پاس بھی تو اتنے دنوں سے نہیں آئے۔۔۔

سب کو یہی لگ رہا ہے کہ آپ دونوں کے بیچ کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء اسے گھور کر دیکھ گئی تھی۔۔۔

"میری کیا لڑائی ہونی ہے اس سب بھلا۔۔۔ فضول باتیں مت کیا کرو۔۔۔"

نساء اس پر غصہ ہوئی تھی۔۔

وہ بھی اس شخص کی جانب سے برتی جانے والی اس خاموشی پر غصہ تھی۔۔۔

یہ شخص اس کی سوچ سے زیادہ سنگدل نکلا تھا۔۔۔ وہ روز دل ہی دل میں اس سے لڑتی تھی۔۔۔ اس سے نجانے کیا کیا شکوے کرتی تھی۔۔۔

اس کا اپنے کمرے میں دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔ وہ چادر کو اپنے گرد لپیٹتے باہر آ گئی تھی۔۔۔

وہ اس طرف کبھی نہیں آئی تھی۔۔۔ نہ اس نے خواتین میں سے کسی کو اس طرف آتے دیکھا تھا۔۔۔ صرف ملازمین ہی صاف صفائی اور پودوں کی نگرانی کرتی نظر آتی تھیں۔۔۔

وہ چلتے ہوئے باہر نکل آئی تھی۔۔۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی

تھی۔۔۔

جس سے ٹھنڈ کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی اس طرف حویلی کی خواتین کو آنے کی اجازت نہیں

ہے۔۔۔ نواب صاحب غصہ کریں گے۔۔۔ آپ اندر

آجائیں۔۔۔"

رجو نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پرواہ۔۔۔ مجھے یہیں بیٹھنا ہے۔۔۔"

وہ ضدی لہجے میں بولتی وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔ نواب صاحب آج کل ویسے ہی بہت زیادہ غصے میں

ہیں وہ۔۔۔۔"

رجو ابھی بول ہی رہی تھی جب مین گیٹ سے گاڑی اندر داخل

ہوئی تھی۔۔۔ گارڈز کی گاڑی گیٹ کے باہر پچھلے حصے میں چلی گئی

تھیں۔۔

"نواب صاحب آگئے ہیں۔۔۔ وہ بہت غصہ کریں گے۔۔۔'

رجو کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

اشہاب لغاری گاڑی سے نکلتا آنکھوں پر سجی سیاہ گلاسز اتارتا اسے وہاں بیٹھے دیکھ غضبناکی کے عالم میں لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"جی نواب صاحب۔۔۔"

مراد نے اس کے کہنے پر رجو کو اشارہ کرتے بلایا تھا۔۔

"بی بی کو بتایا نہیں تم نے کہ یہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔۔"

وہ بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا۔۔۔

"بتایا تھا نواب صاحب۔۔۔ مگر ان کو اندر اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا تو کچھ دیر کے لیے یہاں آ گئیں۔۔۔ میں ان کو آپ کا پیغام دے دیتی ہوں۔۔۔"

رجو نے بہت مناسب الفاظ میں بتایا تھا اسے۔۔

اس کے اشارے پر وہ تیزی سے نساء کے پاس آئی تھی۔۔۔

"نواب صاحب غصہ کر رہے ہیں۔۔۔ بارش بھی ہونے لگی ہے۔۔۔ آپ اندر آ جائیں بی بی جی۔۔۔۔'

رجو نے منت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی گاڑی کے پاس کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بارش کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

"میرا جب دل چاہے گا میں اندر چلی جاؤں گی۔۔۔رجو میرا دماغ مت کھاؤ۔۔۔۔"

اس نے دوبارہ مڑ کر اس شخص کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی وہ نواب صاحب ہیں۔۔۔ان کا غصہ۔۔۔۔"

رجو نے اسے اسی جانب آتے دیکھ ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہارا نواب۔۔۔"

نساء نے دیکھا نہیں تھا وہ اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔۔۔اس کے بگڑتے تاثرات بتارہے تھے کہ وہ نساء کی بات سن چکا ہے۔۔۔

رجو کی حالت مرنے والی ہوئی تھی۔۔۔

اشہاب کے اشارے پر وہ نساء کو درزیدہ نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"بارش میں کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔اندر جائیں۔۔۔یہ آپ کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

اس کے لہجے کی غصہ اور برہمی واضح محسوس کی جاسکتی تھی۔۔

نساء نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے کیا۔۔۔؟"

اس کے انداز میں اب پہلے سے بھی زیادہ درشتگی تھی۔۔

"میں یہیں بیٹھوں گی۔۔۔ جب تک میرا دل چاہے گا میں یہیں بیٹھوں گی۔۔۔ اٹھا کر دکھاؤ مجھے یہاں سے۔۔۔"

وہ اس کی جانب سرخ آنکھوں سے دیکھتی غصے سے بولی تھی۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔میں ملازمین کے سامنے آپ کو کچھ نہیں کہنا چاہتا۔۔۔اندر چلیں اٹھ کر۔۔۔۔ٹھنڈ بڑھ رہی ہے آپ بیمار پڑ سکتی ہیں۔۔۔"

وہ اس کی پوری حویلی کے لوگوں اور ملازمین کے سامنے عزت بنائے ہوئے تھا۔۔۔مگر صرف خود اس کی عزت نہیں کرتا تھا۔۔۔

"کیوں ملازمین کے سامنے کیوں نہیں کچھ بولنا۔۔۔بتاؤ ان کو بھی کہ تمہارے نزدیک میری دو ٹکے کی بھی عزت نہیں ہے۔۔۔میں گھر سے بھاگی ہوئی، ایک بدکردار لڑکی ہوں۔۔۔جس سے تم اپنی

نفسی خواہشات تو پوری کر سکتے ہو مگر اسے عزت یا محبت نہیں

دے سکتے۔۔۔"

نساء اس کے مقابل آن کھڑی ہوتی بے خوفی سے بولی تھی۔۔۔

نواب اشہاب لغاری نے آنکھیں بڑی کرتے اس لڑکی کی یہ دیدہ

دلیری دیکھی تھی۔۔۔اس کی بات پر کنپٹی کی رگیں تن گئی

تھیں۔۔۔

"اس رات جو بھی ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ مگر اس میں بھی

تمہاری غلطی ہے۔۔۔ تم غلط وقت پر مجھ سے الجھ بیٹھی۔۔۔"

وہ شخص اپنے مخصوص بے رحم اور سفاکیت بھرے انداز میں بولتا

نساء کے دل پر بہت کاری وار کر گیا تھا۔۔۔

مارے توہین کے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اس رات جو کچھ ہوا وہ صرف ایک غلطی تھی۔۔۔؟؟"

وہ ہلکی آواز میں چیخی تھی۔۔۔

"میرے نزدیک غلطی تھی۔۔۔میں ایسا کوئی تعلق نہیں چاہتا تھا

تم سے۔۔۔"

اس کے انداز میں کسی قسم کی لچک نہیں تھی۔۔۔نساء کا چہرا

آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

وہ اس انسان کو بدلنا چاہتی تھی۔۔اس سے رحم کی امید کر رہی

تھی۔۔

اس کی خاطر اس کا دل نرم پڑا تھا۔۔۔اس وحشی درندے کے لیے

اس نے اپنے دل میں جذبات محسوس کیے تھے۔۔

"تم ایک۔۔۔۔"

وہ ارد گرد کا خیال کیے بغیر غصے سے پاگل ہوتی اس کا گریبان

پکڑنے کے لیے آگے ہوئی تھی جب اس کا سر بہت زور سے چکرایا

تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ حواس کھوتی اس کی بانہوں میں لہرا گئی

تھی۔۔۔۔

اشہاب نے جلدی سے اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں

سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔

"سائیں بی بی کو کیا ہوا۔۔۔؟؟ ان کی رنگت بالکل زرد ہو گئی

ہے۔۔۔"

رجو جو دور کھڑی سر جھکائے ہوئے تھی۔۔۔اشہاب کو اس اٹھا کر اندر کی جانب بڑھتے دیکھ پریشانی کے عالم میں قریب آئی تھی۔۔۔

"ماہ نور بی بی کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔"

وہ اسے بانہوں میں اٹھائے اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا بھابھی کو۔۔۔؟؟"

ضیغم جو سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہا تھا۔۔۔۔وہی رک گیا تھا۔۔۔

اس نے بہت غور سے اپنے بھائی کی سرخ آنکھوں اور تشویشناک

تاثرات کو دیکھا تھا۔۔۔

"چلو کوئی تو اشہاب لغاری کی زندگی میں ایسا انسان ہے جو کی خاطر

اتنا تو اندازہ ہوا کہ وہ انسان ابھی بھی جذبات رکھتا ہے۔۔۔"

انضمام ضیغم کے پاس آتے بولا تھا۔۔۔

"جذبات رکھتے ہیں یا نہیں مگر انہیں سامنے لے آئیں یہ ناممکن

ہے۔۔۔"

وہ فکر مند تھا اپنے بھائی کے لیے۔۔۔ جس کے لیے کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر سب اسے خوش دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟؟"

بی بی صاحبہ بھی باہر آئی تھیں۔۔۔۔

ان کے انداز میں نساء کی فکر دیکھ بختاور ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔ وہ لڑکی دل جیتنا جانتی تھی۔۔۔۔ حویلی کے سبھی لوگوں کو اس نے اپنی رحمدلی اور نرم مزاجی سے اپنا بنالیا تھا۔۔۔

مگر جس انسان سے اس کا سب سے گہرا تعلق تھا۔۔۔اس کے دل

میں زرا سا احساس جگانے میں ناکام رہی تھی۔۔۔

اس بات کی اذیت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"مبارک ہو بی بی صاحبہ۔۔۔ آپ دادی بننے والی ہیں۔۔۔"

ماہ نور نے چہکتے ہوئے سب کو ہی خبر سنائی تھی۔۔۔باقی سب باہر

کھڑے تھے۔۔۔

اشہاب لغاری اندر داخل ہوا تھا۔۔ جہاں وہ آنکھیں موندے

لیٹی تھی۔۔۔

کسی نے بھی اشہاب کے تاثرات نہیں دیکھے تھے۔۔۔اسی لیے کچھ اخذ نہیں کر پائے تھے۔۔۔

اپنے بالوں میں ان بے رحم انگلیوں کا لمس محسوس کرتے وہ کسمساتی آنکھیں کھول گئی تھی۔۔۔ماہ نور اسے یہ خبر سنا کر جا چکی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟اپنی غلطی پر اب پچھتاوا بڑھ گیا ہو گا۔۔۔"

نساء نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی نہیں تھی۔۔۔لب سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔کنپٹی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے یہ بچہ نہیں چاہیئے۔۔۔"

یہ الفاظ تھے یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو نساء کو اپنے کانوں میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے شاکی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نواب صاحب کو اس بدکردار لڑکی سے اپنا وارث نہیں چاہیے ہو گا۔۔ہے نا؟؟"

اس کے روکنے کی باوجود چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔مجھے اولاد نہیں چاہیے۔۔"

وہ اس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔اس کے خوبرو چہرے پر کرب کے نشانات واضح تھے۔۔۔

نساء کتنے ہی لمحے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"وجہ جان سکتی ہوں۔۔۔؟"

اس کے لبوں سے سسکی کی صورت یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

اشہاب لغاری نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس شخص کی آنکھیں اس وقت اس قدر سرخ تھیں۔۔۔جیسے ابھی ان سے خون چھلک پڑے گا۔۔۔

کچھ دیر وہ ایسے ہی اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔جو اس کی بے رحمی پر روئے جارہی تھی۔۔۔اس پل اس شخص کو شدت سے اپنی سفاکی کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔وہ اسے جو کہتی تھی وہ بالکل ٹھیک کہتی تھی۔۔

وہ یہی تو تھا۔۔۔

بہت نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔نساء ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔جب وہ بنا کوئی جواب دیئے اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔

نساء نے بہتی آنکھوں سے اسے دور جاتے دیکھا تھا۔۔۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی کہ سوچنا کہ تم اپنے سینے میں دل رکھتے ہو۔۔۔ تم ایک درندہ صفت سفاک انسان ہو۔۔۔ جو انسان اپنے ہی ہونے والے بچے کو مارنا چاہتا ہو۔۔۔ وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔۔۔ میں اب کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھوں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے اپنے گھٹنوں میں چہرا چھپاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

رجو اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اور اسے اس بری طرح سے روتے دیکھ تڑپ گئی تھی۔۔۔

"مُجھے اس حویلی میں نہیں رہنا۔۔۔اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔بہت ظالم ہے یہ۔۔۔مجھے یہاں سے نکال دو میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔۔"

نساء نے اٹھ کر دروازہ لاک کیا تھا اور اس کے آگے ہاتھ جوڑتی فریاد کر گئی تھی۔۔۔

"بی بی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔ آپ نے تو اتنی بڑی خوشی دی ہے اس خاندان بلکہ قبیلے کو۔۔۔ نواب صاحب کا وارث دینے جا رہی ہیں۔۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

رجو نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب نساء نے اسے ساری بات بتا دی تھی۔۔۔

"وہ نفرت کرتا ہے مجھ سے۔۔ مار دے گا میرے بچے کو۔۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔"

نساء کی بات سنتے رجو بھی گھوم گئی تھی۔۔۔نواب اشہاب لغاری میں جذبات واحساسات نہیں تھے۔۔۔

مگر اس کی سفاکیت اس حد تک بڑھ جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"آپ پر جان بھی قربان ہے بی بی۔۔میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپ کو یہاں نکالو گی۔۔۔پھر اس کے بعد نواب صاحب مجھے جان سے بھی مار دیں مجھے پرواہ نہیں ہو گی۔۔۔"

رجو اس سے اپنی بھرپور وفاداری اور محبت دکھا گئی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔تم میرے ساتھ آؤ گی۔۔۔میں تمہیں یہاں نہیں چھوڑوں گی مرنے کے لیے۔۔۔"

نساء جانتی تھی اس کے فرار کے بعد وہ شخص رجو کو بخشے گا نہیں۔۔۔

نساء اپنے باپ کے گھر تو بالکل نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔جو لوگ ایک بار اس کا سودا کر چکے تھے۔۔۔انہوں نے دوسری بار بھی باز نہیں آنا تھا۔۔۔

وہاں سے اسے اس شخص نے آرام سے ڈھونڈ بھی لینا تھا۔۔۔

اسے ایک دم ایشا کی یاد آئی تھی۔۔۔اور اس کا دیا نمبر بھی۔۔۔۔

اسے پورا یقین تھا ایشا اس کی مدد ضرور کرے گی۔۔۔

اس نے رجو سے کہہ کر فون منگوایا تھا۔۔۔اشہاب لغاری اس وقت حویلی میں نہیں تھا۔۔۔

نساء کو یہ وقت بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔

اس نے ایشا کو کال کر کے اپنی صورتحال بتائی تھی۔۔اسے پناہ کی ضرورت تھی۔۔۔اس علاقے سے نکلنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

اشہاب لغاری کے آدمی ہر جگہ پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

ایشانے اس کی مدد کرنے کی بھرپور حامی بھری تھی۔۔۔مگر اس حویلی سے نکلنے کے لیے اسی حویلی کے اندر سے کسی کی مدد چاہیے تھی۔۔۔ایشا یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔۔

رجو نے اسے بتایا تھا کہ اس علاقے میں انجان گاڑی بغیر چیکنگ کے لائی اور لے جائی نہیں جا سکتی۔۔۔

"اس حویلی میں تو ایسا کوئی نہیں ہے جو ہماری مدد کرے۔۔۔"

رجو نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

"ہے ایک جو ہماری مدد کرے گا۔۔۔"

نساء کی بات کے رجو نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ضیغم لغاری مدد کرے گا ہماری۔۔۔"

نساء کی بات پہ رجو نے گھبرا کر سر ہلایا تھا۔۔۔

"نن نہیں وہ نواب صاحب کو بتا دیں گے۔۔۔"

رجو نے اسے منع کیا تھا۔۔۔ مگر وہ کچھ دیر بعد ضیغم کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

جو اس کی بات سنتا خود بھی اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔۔۔

"وہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔۔۔میں نے آپ کو بتایا تھا کہ بہت بھیانک ماضی رہا ہے ان کا۔۔۔اسی کسی کڑوی یاد کے غصے میں کہا ہو گا انہوں نے۔۔۔وہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔۔۔"

اس نے ضیغم کو صرف اس کے بھائی کو آخری کارنامہ ہی بتایا تھا۔۔۔

"تو تم میری مدد نہیں کرو گے۔۔۔"

نساء نے خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھابھی حضور آپ غصے میں ہیں اس وقت۔۔۔ تھوڑا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔۔میں کہہ رہا ہوں آپ سے۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

ضیغم بہت نرمی اور تحمل سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"ایک بار زہر دیا جا چکا ہے مجھے۔۔۔اور مجھے اس میں بھی زمہ دار وہی انسان لگتا ہے۔۔اس کی میرے لیے نفرت کی کوئی حد نہیں ہے۔۔۔اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا۔۔کب میرے کھانے میں کیا ملا دیا جائے مجھے کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔میں آخری بار پوچھوں گی تم سے۔۔۔

میری مدد کرو گے یا نہیں۔۔۔"

وہ اس شخص سے بہت زیادہ بدگمان ہو چکی تھی۔۔۔ ضیغم نے بچارگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میرے بھائی پر ظلم کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

ضیغم کی بات پر نساء نے اسے جن نگاہوں سے دیکھا تھا وہ اذیت سے مسکرایا تھا۔۔۔

"ان کے درد سے واقف نہیں ہیں آپ۔۔۔ جس انسان کی اپنی ماں نے اس کے سینے پر خنجر چلایا ہو۔۔۔ اس کا گلا دبا کر اسے مردہ

سمجھ کر کتوں کے آگے ڈال دیا ہو۔۔۔اس انسان کو بھلا کیسے

رشتوں پر اعتبار ہو گا۔۔جسے اس کی اپنی ماں نے سفاک بننا اور

نفرت کرنا سیکھایا ہو۔۔۔"

ضیغم چاہنے کے باوجود اسے یہ بات کہہ نہیں سکا تھا۔۔۔

نواب اشہاب لغاری کو اپنا درد بیان کرنا پسند نہیں تھا۔۔۔۔وہ اپنی

ہر تکلیف کو اپنے اندر چھپا کر رکھتا تھا۔۔۔۔

"آپ کہاں جائیں گی۔۔۔۔؟"

وہ اس کے لیے فکر مند تھا۔۔۔اس لڑکی نے اسے آزمائش میں

ڈال دیا تھا۔۔۔

"ہاسٹل میں رہوں گی۔۔۔میری بات ہو گئی ہے ایک دوست

سے۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر ایشا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔وہ
ضیغم پر اتنا بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ بعد میں اپنے بھائی کے خوف سے اسے کچھ بتا نہ

دے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مجھے ابھی شہر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔میں گاڑی پچھلی سائیڈ پر لاؤں گا۔۔۔آپ بیٹھ جایئے گا۔۔۔میری گاڑی کو کوئی چیک نہیں کرتا۔۔۔"

وہ مان گیا تھا۔۔۔نساء نے اس سے اس کے بھائی کی قسم ہی لی تھی کہ وہ اسے کچھ نہیں بتائے گا۔۔۔

ضیغم نے اسے بہن کا درجہ دیا تھا۔۔۔وہ اس کے آگے مجبور ہو گیا تھا۔۔۔ورنہ اس لڑکی کی جو حالت تھی۔۔۔وہ غصے کی میں خود کو نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔۔

ضیغم نے اسے اپنے ایک گھر میں رہنے کی آفر کی تھی۔۔۔ مگر وہ گھر اس شخص کی ملکیت تھا۔۔۔ جس میں نساء کسی قیمت پر نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

اشہاب کے واپس آنے سے پہلے پہلے نساء ضیغم کے ساتھ نکل آئی تھی۔۔۔

رجو بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔

"اوہ نو۔۔۔ بھائی آرہے ہیں۔۔۔ اور گاڑی کے اشارے سے مجھے رکنے کو کہہ رہے ہیں۔۔۔"

ضیغم کی گاڑی کے شیشے بلیک تھے۔۔۔وہ پیچھے بیٹھی سامنے والے کو نظر نہیں آ سکتی تھی۔۔۔

مگر ضیغم کی بات سن کر نساء کے چہرے پر سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"بی بی جی اب کیا ہو گا۔۔۔"

رجو کی حالت مارے خوف کے ایسے تھی جیسے ابھی اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔

"تم گاڑی مت روکو۔۔۔"

نساء نے نیچے کو جھکتے اسے منع کیا تھا۔۔۔

"نہیں روکا تو انہیں شک ہو جائے گا۔۔۔ آپ ایسے ہی بیٹھی رہیں۔۔۔وہ بس مجھ سے مل کر چلے جائیں گے۔۔۔ گاڑی کے اندر نہیں آئیں گے۔۔۔"

اس کی گاڑیوں کا قافلہ سر پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

ضیغم نے اسے نیچے ہو کر چھپے رہنے کا کہتے گاڑی روک دی تھی۔۔۔نساء نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"جا رہے ہو۔۔۔ تم نے تو صبح نہیں جانا تھا۔۔۔"

کھلے دروازے سے اس شخص کی سنجیدگی بھری آواز گونجی تھی۔۔۔نساء کی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔۔۔ جس کے بعد اس شخص کی نفرت اس کے لیے مزید بڑھ جانی تھی۔۔

اس نے بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑا تھا۔۔۔یہ شخص سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ اپنے بچے کو ختم کر دے گی۔۔۔

وہ اس تصور سے بھی کانپ رہی تھی۔۔۔

"تم بے رحم ہو سکتے ہو اشہاب لغاری۔۔۔ تمہیں نفرت کرنا آتی ہے۔۔۔اور میں نے اب تک کی اپنی زندگی میں بہت نفرت برداشت کی ہے۔۔۔اب ان میں تم بھی شامل ہو چکے ہو۔۔۔اور اس فہرست کے سب سے پہلے نمبر پر تم ہی ہو۔۔۔۔

اتنی نفرت آج تک کسی نے نہیں کی تھی مجھ سے۔۔۔میرے وجود سے پیدا ہونے والا وارث نہیں چاہیے تمہیں۔۔۔

اتنی نفرت کرتے ہو کہ اس بچے کو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار دینا چاہتے ہو۔۔۔"

اس نے لبوں پر ہاتھ رکھتے بہت مشکل سے اپنی سسکی روکی تھی۔۔

"ٹھیک ہے خیال رکھو اپنا۔۔۔"

وہ اس سے ملتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔رجو نے اپنی رکی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔

اس کی گاڑیاں رکی ہوئی تھیں۔۔۔ ضیغم نے اس کے قریب سے اپنی گاڑی گزاری تھی۔۔۔

نساء کے دل نے شدت سے خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔ایک آخری نظر اس بے رحم انسان کو دیکھنے کی۔۔۔مگر پھر وہ خود کو سرزنش کرتی اپنے دل پر پتھر رکھ گئی تھی۔۔

اس نے آنکھیں موندتے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا تھا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ لمبا فاصلہ طے کرتے وہ اس شخص کہ حدود سے نکل آئی تھی۔۔۔

ضیغم نے شہر پہنچتے اسے اس کے بتائے گئے ہاسٹل میں اتار دیا تھا۔۔۔ وہ اندر آ کر بات کرنا چاہتا تھا مگر نساء نے منع کر دیا تھا۔۔۔ ضیغم نے اسے اپنا نمبر دیا تھا۔۔۔

اس کا دل نہیں مان رہا تھا نساء کو اکیلا چھوڑنے پر۔۔۔ مگر وہ اس کی ضد کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔۔

وہ اسے ہاسٹل چھوڑ کر واپس گاڑی کی جانب مڑا تھا۔۔۔جب اس کا فون زور وشور سے بجنے لگا تھا۔۔۔

"بھائی کی کال ہے۔۔۔لگتا ہے آپ کی گمشدگی کے خبر مل گئ ہے انہیں۔۔۔"

ضیغم کے چہرے سے اس کی گھبراہٹ ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

"فون اسپیکر پر کرو۔۔۔"

نساء سننا چاہتی تھی اس کی بات۔۔۔

"ضیغم وہ حویلی میں کہیں نہیں ہیں۔۔۔رجو بھی غائب ہے۔۔۔

آج شام کے بعد حویلی سے صرف تمہاری گاڑی شہر کے لیے نکلی

ہے۔۔۔اگر اس کام میں تم ملوث ہوئے تو میں بھائی ہونے کا لحاظ

بھی نہیں کروں گا۔۔۔یاد رکھنا میری بات۔۔۔۔"

اس کی غضبناک دھاڑ اسپیکر پر ابھری تھی۔۔۔اس کے انداز

میں محسوس کی جانے والی تڑپ تھی۔۔۔

نساء کے اندر تک سکون اتر گیا تھا۔۔۔

ضیغم کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

رجو تو اس کی آواز سن کر ہی کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

"تم اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔"

نساء نے جاتے جاتے اسے پھر سے یاددہانی کروائی تھی۔۔۔

"آپ میرے بھائی کے ساتھ اچھا نہیں کر رہیں۔۔۔۔"

ضیغم اس سے خفگی کا اظہار کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ نساء کے دل میں اس وقت اذیت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

آج پہلی بار اس شخص کے لہجے میں اپنے لیے تڑپ محسوس کی تھی۔۔

اس کا دھیان رہ رہ کر وہیں جا رہا تھا۔۔۔ ضیغم کے نکلتے ہی دس منٹ بعد ایشا وہاں آئی تھی اور اسے ساتھ لیے اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ حویلی واپس لوٹا تھا اور سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔۔۔ جو اس کی توقع کے مطابق خالی پڑا تھا۔۔۔

وہ پھر اس کے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔ جہاں وہ تو نہیں تھی۔۔۔ مگر ایک صفحہ پر لکھا نوٹ پڑا تھا۔۔۔

"آپ کی دنیا سے بہت دور جا رہی ہوں نواب صاحب۔۔۔اب آپ کو نہ تو اس بدکردار عورت کو برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔اور نہ اس کی اولاد کو۔۔۔۔میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔اب کبھی یہ بدصورت عورت دیکھنے کو نہیں ملے گی۔۔۔

اپنے لیے اپنے جیسی کوئی باکردار عورت ڈھونڈ لیجیے گا۔۔۔جس کے وجود سے جنم لینے والی اولاد کو مارنا نہ پڑے آپ کو۔۔۔"

اس نوٹ پر آنسوؤں کے نشان رقم تھے۔۔۔۔اس کو مٹھی میں جکڑ تا وہ سختی سے آنکھیں میچ گیا تھا۔۔۔۔

"بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے یہ غلطی کر کے نساء اشہاب

لغاری۔۔۔"

وہ غصے کے عالم میں اتنی زور سے چیخا تھا کہ درو دیوار ہل گئے

تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد پوری حویلی میں یہ خبر پھیل گئی تھی۔۔۔نساء اپنی

ملازمہ رجو کے ساتھ نواب کی حویلی چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔

ابھی دن میں ہی تو اتنی بڑی خوش خبری ملی تھی ان سب کو۔۔۔

اور اب۔۔۔یہ خبر۔۔۔کسی کو بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ نساء نے

ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔

اشہاب اسے ہر جگہ تلاش کر رہا تھا۔۔افتخار سومرو کی حویلی میں بھی اس کے آدمی گئے تھے۔۔۔وہ لوگ بھی اس خبر پر شاک تھے۔۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ لڑکی کوئی چاند چڑھائے گی۔۔۔اب ایسے نہ ہو نواب ہم سے زمینیں واپس لے لے۔۔"

سرفراز کی بات پر سب نے اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے تمہارے لیے۔۔۔"

عتیق اسے غصے سے دیکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

وردہ نے شوہر کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔جو پچھلے اتنے دنوں سے اس سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر دیا اس جذباتی لڑکی نے۔۔۔"

بی بی صاحبہ اس لڑکی کی بے وقوفی پر اپنا سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔۔

وہ جو اس سے اس بات پر خفگی کا شکار رہتی تھیں کہ کہیں وہ ان کی جگہ نہ لے لے۔۔۔وہ تو اپنی جگہ بھی خالی چھوڑ گئی تھی۔۔۔

نساء کے ہر رشتے دار کے گھر چھاپے مارے جا رہے تھے۔۔۔وہ

شخص اسے پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

اسے ضیغم پر بھی شک تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اپنے آدمیوں سے

اس پر نظر رکھوائے ہوئے تھا۔۔۔

وہ اس وقت کسی پر بھروسہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس کا دماغ غصے سے

پھٹ رہا تھا۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ نساء ایسا کوئی قدم اٹھا جائے گی۔۔۔

اس کو کسی بھی قیمت پر اس لڑکی کو ڈھونڈنا تھا۔۔۔

حویلی سے وہ ایسے نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔اس کی کسی نے مدد کی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔اور اتنی جرأت اس کے لاڈلے بھائی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اپنی جان بہت پیاری تھی سب کو۔۔۔

وہ اس وقت اپنے کمرے میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر بہت سنگین تاثرات تھے۔۔۔وہ لڑکی چاہیے تھی اسے اپنے پاس۔۔۔اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے پوری قوت کے ساتھ مکہ بناتے ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔

اس کا پورا ہاتھ زخمی ہو چکا تھا۔۔۔

خون نکل رہا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"تم ایسے کیسے جا سکتی ہو۔۔۔ جانتی نہیں ہو میری بے رحمی کو۔۔۔ تمہیں کیوں لگتا ہے میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا۔۔۔ ڈھونڈ نہیں پاؤں گا تمہیں۔۔۔"

وہ غصے سے پاگل ہوتا اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔ اس کا غصہ اور بے چینی اس کے ہر ہر انداز سے چھلک رہا تھا۔۔۔

"گاڑی نکالو۔۔۔ ابھی اور اسی وقت افتخار سومرو کی حویلی جانا ہے

مجھے۔۔۔"

اس نے مراد کو حکم دیا تھا اور تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

"یا اللہ خیر۔۔۔۔ یہ نواب صاحب یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟

کہیں ان کو یہ تو نہیں لگ رہا کہ نساء ہمارے پاس ہے۔۔"

وردہ ٹیرس سے اس کی گاڑیوں کو اندر آتا دیکھ چکی تھی۔۔۔

گھر کے سبھی افراد کی مارے خوف کے رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔۔

سب سے زیادہ ڈر سرفراز کو ہی لگتا تھا اس سے۔۔۔ کیونکہ جب

سے نواب اشہاب کو پتا چلا تھا کہ اس نے ہاتھ اٹھایا ہے نساء پر۔۔۔

تب سے مسلسل وہ اس شخص کے قہر کی زد میں تھا۔۔۔

"نواب صاحب آپ نے زحمت کیوں کی۔۔۔ آپ حکم کرتے ہم

سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔۔۔"

افتخار صاحب اندر سے پریشان نظر آرہے تھے۔۔۔

وہ ڈرائینگ روم میں آکر شاہانہ انداز میں ان کے صوفے پر

براجمان ہوا تھا۔۔۔

"گھر کی سبھی خواتین، مرد اور ملازمین کو بلائیں۔۔۔"

اس نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ حکم جاری کیا تھا۔۔۔

جس کے اگلے پانچ منٹ بعد سب کو ہی وہاں بلا لیا گیا تھا۔۔۔

"آپی یہ نواب صاحب ہیں۔۔۔ یہ تو کہیں سے ظالم اور سفاک نہیں لگتے۔۔۔ کیا قسمت پائی ہے نساء نے۔۔۔ ان کے آگے تو جازم کچھ نہیں ہے۔۔۔ اور ایسے شوہر کو چھوڑ کر کون بے وقوف بھاگنے کا سوچ سکتی ہے۔۔۔

اس لڑکی اس دماغ نہیں ہے۔۔۔ اگر مجھے ملے ہوتے نا تو میں خوشی خوشی رہ لیتی اس بندے کے ساتھ۔۔۔

وہ تو ویسے ہی ہر بات میں مظلوم بنتی رہتی ہے۔۔۔"

وردہ کے ساتھ بیٹھی ایہا اسے یک ٹک ساکت نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

خدیجہ بیگم اور وردہ تو اسے دیکھ چکی تھیں پہلے۔۔۔ باقی سب آج پہلی بار دیکھ رہی تھیں۔۔۔

حلیمہ بیگم اور راشدہ بیگم بھی اس کی شخصیت سے کافی مرعوب نظر آرہی تھیں۔۔۔

مگر ایبہا زیادہ متاثر ہوئی تھی اس کی شخصیت سے۔۔۔

وردہ نے اسے ٹوکا بھی تھا۔۔۔کیونکہ جازم سامنے تھا اور وہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر اس لڑکی کو سمجھ نہیں آتا تھا کچھ بھی۔۔۔

"اس گھر میں نساء افتخار سومرو کو بدکردار کہہ کر نکالا گیا تھا۔۔۔ اس ملازم کو میرے سامنے پیش کیا جائے۔۔"

غصے سے بھینچے لبوں کی وجہ سے اس کی مونچھوں کا رعب اور دبدبہ

بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے اس وقت شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

اس کی بات پر ایہانے درزیدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

"آپی یہ۔۔۔۔"

وہ ہکلا گئی تھی۔۔۔

"اسی لیے کہہ رہی تھی کہ چپ کر کے بیٹھو۔۔۔یہ انسان تمہاری سوچ سے بھی اوپر کا بندہ ہے۔۔۔ہمارے گھر کے مردوں کی طرح نہیں ہے۔۔۔کہ جدھر چلاؤ چل پڑیں گے۔۔۔"

اس کی بات پر بخت کانپتا ہوا آگے آیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

اسماعیل بھی وہیں ایک جانب کھڑا ہوا تھا۔۔جازم ایک جانب خاموش بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس بات کا مقصد سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔جب وہ لڑکی قصوروار تھی تو پھر سے یہ تماشا لگانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

"تمہارے ساتھ اس رات اس حویلی کی کونسی لڑکی بھاگ رہی تھی۔۔۔سچ سچ بتانا۔۔۔۔یہاں سے بچ گئے تھے تم۔۔۔میرے ہاتھوں نہیں بچو گے۔۔۔"

اس کا سفاکیت میں ڈوبا لہجہ وہاں بیٹھے سبھی افراد کو لرزا گیا تھا۔۔۔

بخت کی حالت ایسی تھی جیسے جسم سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

اس وقت تو وہاں اس کی وہ مہربان بی بی بھی نہیں تھی کہ جو اسے بچا لیتی۔۔۔

"نواب صاحب یہ بتا چکا ہے کہ وہ لڑکی نساء۔۔۔۔"

سرفراز کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب اشہاب لغاری نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی کو بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا کہ ان کی شوہر کے ہاتھوں بھائی کی جان چلی گئی۔۔۔اس لیے تم اپنا منہ بند رکھو۔۔۔جب تک میں نہ کچھ پوچھوں۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

جبکہ اتنے غصے اور نساء کی اس حرکت کے باوجود یہ شخص اس کو بہت عزت سے پکار رہا تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔انہیں اچھا لگا تھا اس کا نساء کو اتنی عزت دے کر پکارنا۔۔۔

ان کے دل سے بس یہی دعا تھی کہ عزت کے ساتھ ساتھ اس شخص کی محبت بھی ان کی بیٹی کو ملے۔۔۔

سرفراز نے دوبارہ اوپر دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔

اسے اپنی زندگی بہت زیادہ پیاری تھی۔۔

"تم بولو گے اب۔۔۔یا میں اپنے طریقے سے سچ اگلواؤں۔۔۔"

وہ بخت کی جانب دیکھتے دھاڑا تھا۔۔۔ جس پر سب کے چہروں کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

ایبہا کو تو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"نواب صاحب۔۔۔۔مجھے معاف کر دیں نواب صاحب۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی تھی اس دن۔۔۔"

بخت اس کے پیروں میں گر تا رونے لگا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ پہلے جو سزا ملی تھی وہ کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

اصل سزا تو اب ملنی تھی اسے۔۔۔

"اس کو ہم نے سزا دے دی تھی۔۔۔ مگر نساء نے آپ کی حویلی رخصت ہونے کی شرط اس شخص کی آزادی رکھی تھی۔۔۔ پھر اس بات کے بعد شک کی کوئی گنجائش نہیں بچتی کہ وہ۔۔۔"

افتخار صاحب کی بات پر اس نے قہر آلود نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر وہ چپ ہو گئے تھے۔۔۔

"سائیں نساء بی بی کا مجھ سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔ وہ ایک باکردار اور پاکباز لڑکی ہیں۔۔۔ ان کی شخصیت تو ایسی تھی کہ کبھی ان کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کی ہم نے۔۔۔

انہوں نے تو کبھی مجھ سے بات تک نہیں۔۔۔ میرے ساتھ فرار ہونا تو ناممکن بات ہے۔۔۔

اس رات جو لڑکی میرے ساتھ بھاگ رہی تھی وہ نساء بی بی نہیں تھیں۔۔۔ میں نے خوف کے عالم میں اور اس لڑکی کو بچانے کی خاطر جس سے میں محبت کرتا تھا۔۔۔ اسی کے کہنے میں آکر نساء بی بی کا نام لے لیا میں نے۔۔۔

اس گھر میں انہیں کبھی وہ عزت اور مان نہیں ملا جو ایک بیٹی کو ملنا چاہیے تھا۔۔۔ اسی وجہ سے ہمیں لگا تھا کہ ان پر الزام لگائیں گے تو سب بنا تصدیق کیے مان بھی جائیں گے۔۔۔

ہوا بھی یہی تھا اس رات۔۔۔۔ وہ سب کو اپنی بے گناہی اور پاکدامنی کا یقین دلاتی رہی تھیں۔۔۔ مگر ان کی بات پر کسی نے یقین نہیں کیا تھا۔۔۔"

بخت اس کے قدموں میں گرا اپنے گناہ کا اقرار کر رہا تھا۔۔

اور وہاں بیٹھا کر شخص اس وقت گہرے شاک میں مبتلا ہو چکا تھا۔۔۔

"نساء نہیں تھی تو کون تھی وہ لڑکی۔۔۔۔"

سرفراز کے چہرے کی رنگت بھی سیاہ ہو چکی تھی۔۔۔اسے اپنی بہن کے ساتھ کیے برے برتاؤ یاد آنے لگے تھے۔۔۔

اس ملازم کے منہ سے نکلتے الفاظ ان باپ اور بھائیوں کے منہ پر تمانچے کی طرح پڑے تھے۔۔۔جو یہ بات جانتے تھے کہ ان کی بہن کو آج تک کوئی حیثیت نہیں ملی تھی اس حویلی میں۔۔۔

اسی لیے اس پر اتنے آرام سے الزام لگا دیا گیا تھا۔۔

"ایہا سومرو۔۔۔۔۔انہیں کے کہنے پر میں نے نساء بی بی پر الزام لگایا تھا۔۔نساء بی بی جانتی تھیں کہ میرا تعلق اس لڑکی کے ساتھ ہے۔۔۔مگر انہوں نے پھر بھی اس کی عزت رکھ لی۔۔۔جس نے

ان کا کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی انہیں مصیبت میں پھنسا دیا۔۔"

بخت آج اقرار کر گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی اسے اس دلدل میں پھنسا کر خود اپنے شوہر کے ساتھ نئی زندگی بسانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔وہ جس کی خاطر اپنی دنیا اجاڑ بیٹھا تھا۔۔

اس کے ماں باپ اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے تھے۔۔۔قبیلے کے لوگ اس پر لعنت بھیج رہے تھے۔۔۔

جس لڑکی کی محبت میں اس نے یہ سب کیا تھا وہ بہت مزے میں اپنی زندگی گزار رہی تھی۔۔

"میرے ناجائز تعلقات ایہا سو مرد کے ساتھ تھے۔۔۔اس بات سے حویلی کی سبھی عورتیں واقف تھیں۔۔اس نے میرا بچہ بھی ضائع۔۔۔"

بخت کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ جازم اپنی جگہ سے اٹھتا اسے بری طرح سے پیٹنے لگا تھا۔۔۔

حلیمہ بیگم ہونٹوں پر ہاتھ رکھے صدمے کی حالت میں بیٹھی تھیں۔۔انہیں نساء کو کہے وہ زہریلے الفاظ اب بھی یاد تھے۔۔۔۔
ان کا بیٹا ایہا جیسی لڑکی ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔اس جیسی بدکردار لڑکی نہیں۔۔۔

جس کے جواب میں نساء نے مسکرا کر انہیں کہا تھا کہ جیسا ان کا بیٹا ہے ویسے ہی انہیں بہو بھی ملے۔۔۔

اور ہوا بھی وہی تھا۔۔۔ ان کے بیٹے کے باہر غلط تعلقات تھے۔۔ اور بہو نے حویلی کے اندر اپنی عزت پامال کر دی تھی۔۔۔

نساء جیسی باکردار تھی۔۔۔ اسے شوہر بھی ویسا ہی باکردار ملا تھا۔۔۔ انہیں اس وقت اپنا آپ زمین میں دھنستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"آپ اور وردہ بھی اس بات سے واقف تھے کیا اماں سائیں۔۔۔"

عتیق نے شاکی نگاہوں سے ماں اور بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا؟؟؟"

عتیق کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔اس نے بے یقینی سے ماں کی

جانب جانب دیکھا تھا۔۔

"صرف اور صرف تمہارے بیوی بچوں کی وجہ سے۔۔میں نہیں

چاہتی تھی کہ تمہارا گھر خراب ہو۔۔اور اسی خاطر میں نے اپنی بچی

کو خود سے ہمیشہ کے لیے دور کر دیا۔۔۔"

وہ سسک پڑی تھیں۔۔۔ جازم کی شکل اس وقت دیکھنے لائق

تھی۔۔۔

احساسِ زیاں کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔ افتخار صاحب اور سرفراز

لب بھینچے بیٹھے تھے۔۔۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو بنا کسی قصور کے

رسوا کیا تھا۔۔۔

جبکہ ان سب میں اس وقت سب سے زیادہ خوفناک تاثرات

نواب اشہاب لغاری کے چہرے پر تھے۔۔۔

اپنی نفرت میں اس نرم جذبات رکھنے والی لڑکی کو بری طرح سے توڑ دیا تھا اس نے۔۔۔اسے اتنی نفرت دی تھی کہ اسے مجبور کر دیا تھا خود سے دور جانے کے لیے۔۔۔

اب جب وہ دور چلی گئی تھی تو دل کو کون صورت چین نہیں مل رہا تھا۔۔وہ پاگل ہو رہا تھا اسے محسوس کرنے اس کو اپنی باہنوں میں بھرنے کے لیے۔۔

یہ کیا کر دیا تھا اس نے اپنے ساتھ۔۔اس کا دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اس کی اذیت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

لہو رنگ آنکھوں کے ساتھ وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔بخت نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ کھڑا امراد بھی اس کی جانب سے بخت پر رحمدلی دکھانے پر حیران تھا۔۔۔

"جس پر اس نے الزام لگایا۔۔۔اس نے معاف کر دیا تو میں کون ہوتا ہوں سزا دینے والا۔۔۔اگر اسے پتا چلا تو وہ مجھ سے مزید نفرت کرے گی۔۔۔اس سمیت پوری دنیا کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کرنے والا انسان۔۔۔

اب خود اس کی نفرت کے احساس سے خوف کھا گیا ہے۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے وہ اس وقت کرب کی انتہا پر تھا۔۔۔

"بھائی بھابھی کا کچھ پتا چلا۔۔۔۔"

ضیغم نے ڈرتے ڈرتے اسے کال کی تھی۔۔۔

"تم کسے بے وقوف بنا رہے ہو۔۔۔۔؟؟"

اس کی قہر آلود آواز پر ضیغم اپنی جگہ سے ہل چکا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

وہ ہکلا گیا تھا۔۔۔

"تم چاہتے ہو میں اپنے ہاتھوں اپنے بھائی کی جان لے کر دنیا کا سب

سے سفاک بھائی بھی کہلاؤں۔۔۔"

اس کے انداز میں ابھی بھی کسی قسم کا رحم نہیں تھا۔۔۔

ضیغم خوف سے لرز گیا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت زرد

ہوئی تھی۔۔۔اسے پتا تھا اس کا بھائی پکڑ لے گا اسے۔۔۔

"کہاں چھوڑ کر آئے ہو انہیں۔۔۔"

اس کی خاموشی پر اشہاب لغاری کی سرد ٹھٹھرتی آواز اس کی

سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"وہ بہت رو رہی تھیں۔۔۔وہ آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھیں۔۔۔انہیں۔۔۔انہیں لگتا تھا کہ آپ ان کے بچے کو نقصان۔۔۔"

ضیغم بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔کیونکہ اسے دوسری جانب سے بھاری سانس سنائی دیا تھا۔۔۔

اشہاب لغاری کے زخمی ہاتھ سے خون بہہ نکلا تھا۔۔۔

"مُجھے لگا اگر کہیں وہ جو کہہ رہی ہیں ایسا ہو نہ جائے۔۔۔آپ کو تو نفرت ہے نا بچوں سے۔۔۔تو مجھے یہی ٹھیک لگا۔۔۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے ساری بات بتادی تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی باتوں سے اس کے بھائی کو کتنی

اذیت ہوئی ہو گی۔۔۔

مگر وہ ساری بات کہہ گیا تھا۔۔۔

"کہاں چھوڑ کر آئے ہو انہیں۔۔۔؟؟"

اس کی آواز پہلے سے بھی زیادہ بھاری اور سرد تھی۔۔۔

"انہیں کے ایک ہاسٹل میں کہا تھا۔۔۔میں آج ان سے ملنے گیا تھا

وہاں۔۔۔ مگر وہ وہاں پر نہیں ہیں۔۔۔ہاسٹل والوں کا کہنا ہے وہ

یہاں آئی ہی نہیں ہیں۔۔۔انہوں نے ساری فوٹیج دکھائی

ہے۔۔۔

وہ ہاسٹل کے اندرونی جانب گئی ہی نہیں۔۔۔"

ضیغم نے ساری بات بتادی تھی۔۔۔نساء جانتی تھی ایسا ہو گا۔۔

اسی خاطر اس نے پہلے سے ہی اپنا پلان بنایا تھا۔۔۔ایشا کا حوالہ چھپا

کر۔۔۔

"میرے سامنے اب کبھی مت آنا۔۔۔ورنہ میرے ہاتھوں بچ

نہیں پاؤ گے تم۔۔۔"

وہ غضبناکی سے دھاڑتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔بھائی پلیز۔۔۔۔"

ضیغم اسے پکارتا رہ گیا تھا۔۔۔

مگر اس نے بات نہیں سنی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ آخری منظر آرہا تھا۔۔۔

جب وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتی رہی تھی بے یقینی سے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نساء جس انسان کو خود چھوڑ کر آئی ہو۔۔۔جو اپنی ہی اولاد کو ختم کرنا چاہتا ہے۔۔۔ ایسے انسان کے لیے آنسو کیوں بہا رہی ہو۔۔۔

"

ایشا اسے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے اس کی حالت دیکھ خود بھی رو دی تھی۔۔۔

یہ اس کی وہ دوست تو نہیں تھی جو یہاں سے گئی تھی۔۔۔ وہ تو کسی کی پرواہ نہیں کرتی تھی۔۔۔ منہ توڑ جواب دیتی تھی۔۔۔ آنسو نہیں بہاتی تھی۔۔۔۔

اسے وہاں اس کے پاس آئے دو مہینے گزر چکے تھے۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی اسی طرح سے تھی۔۔

رورو کر اس نے خود کو ہلکان کر دیا تھا۔۔۔

"میں اس کے لیے نہیں رو رہی۔۔۔ وہ بہت برا ہے۔۔۔ میں اس سے دوبارہ کبھی نہیں ملنا چاہتی ایشا۔۔۔ وہ صرف نفرت کے قابل ہے۔۔۔ محبت کی ہی نہیں جا سکتی اس کے ساتھ۔۔۔"

وہ اس سے نفرت کا اظہار بھی کرتی تھی اور صبح شام اس کے لبوں پر اسی انسان کا ذکر رہتا تھا۔۔۔

رجو اس کا پورا خیال رکھ رہی تھی۔۔۔دن رات اس کے ساتھ
ہوتی تھی۔۔۔

ایشا کے گھر میں صرف وہ اور اس کے پیرنٹس تھے۔۔جنہوں نے
اسے بالکل بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ اس کا بہت خیال
کرتے تھے۔۔۔

نساء ان کی بہت احسان مند تھی۔۔۔جنہوں نے اسے اتنی محبت
دی ہوئی تھی۔۔۔

جو اسے اپنے باپ کے گھر سے کبھی نہ ملتی۔۔۔اپنے نصیب پر
اسے اکثر رونا آتا تھا۔۔۔اس نے تو کبھی کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا۔۔

ہمیشہ ہر انسان کے ساتھ رحم دلی سے پیش آئی تھی۔۔۔ایہانے
اس کے ساتھ اتنا برا کیا تھا۔۔اس نے پھر بھی اس کے راز کو راز
رکھا تھا۔۔۔۔

ماروی نے اسے زہر دے دی تھی۔۔۔اس نے پھر بھی اس کی سزا
کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔۔۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا
تھا۔۔۔اس کا شوہر اڈے بدکردار اور نجانے کیا کیا کہتا آیا
تھا۔۔۔

وہ پھر بھی اس کی وفادار رہی تھی۔۔۔

وہ بے رحم اور سفاک شخص اس کی ہستی ہلا کر رکھ گیا تھا اپنی نفرت میں۔۔۔

اسے بدلنے کی کوشش میں وہ خود ٹوٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

اس کے وجود میں اگر ایک اور زندگی سانس نہ لے رہی ہوتی تو اب تک اس نے خود کو ختم کر دینا تھا۔۔۔

اب اس سے زیادہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔

ٹوٹ گئی تھی وہ۔۔۔۔

نواب اشہاب لغاری کی نفرت بہت بے درد اور سفاک تھی۔۔۔

اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے اس شخص نے۔۔۔

وہ اپنا پورا پورا دن اس شخص سے لڑتے شکوے کرتے گزار دیتی تھی۔۔۔

"بی بی جی اب تک تو نواب صاحب کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ چکا ہو گا۔۔۔ وہ ڈھونڈ رہیں ہونگے آپ کو۔۔۔ اور اگر ہم تک پہنچ گئے۔۔۔ پھر تو قیامت ہی آجائے گی۔۔۔"

رجو اس بارے میں سوچتی ہیں تھی کہ اس کو اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوتے تھے۔۔۔

انہیں وہاں کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔۔۔وہ ضیغم سے بھی رابطہ نہیں کر رہی تھی کہ وہ اپنے بھائی کو بتا نہ دے۔۔۔جتنی احتیاط ہو سکتی تھی وہ برت رہی تھی۔۔۔

"اتنی بھی کوئی اہم نہیں ہوں میں اس کے لیے کہ وہ اب تک مجھے ڈھونڈ رہا ہو گا۔۔۔دیکھنا دوسری شادی کر لی ہو گی حویلی کے باقی مردوں کی طرح۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔مگر اس دل کم بخت کا کیا کرتی۔۔۔جو اس کے ذکر پر اس کی اجازت کے بغیر دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگ جاتی تھی۔۔۔سانسوں میں بوجھل پن آجاتا تھا۔۔۔

وہ اپنی اس کیفیت سے بہت زیادہ تنگ ہوچکی تھی۔۔۔اس شخص سے نفرت کیوں نہیں کرپارہی تھی وہ۔۔۔

"نہیں بی بی جی مجھے نہیں لگتا انہوں نے دوسری شادی کی ہوگی۔۔۔آپ کے علاوہ انہوں نے آج تک کبھی کسی عورت کی جانب نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔ورنہ ان کو عورتوں کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔قبیلے کی ایک سے بڑھ کر ایک حسین عورت ان کی بیوی بننے کی خواہش مند ہے۔۔

مگر انہوں نے تو صرف آپ کو اپنی بیوی بنایا اور دیکھتے بھی آپ کو ہی ہیں صرف۔۔مجھے اب بھی لگ رہا ہے کہ ان کو چھوڑ کر آنے کا فیصلہ درست نہیں تھا آپ کا۔۔۔

وہ ظالم ہیں مگر اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کبھی نہ کرتے۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء نے زہریلی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔

"تم ابھی بھی اس انسان کے گن گا رہی ہو۔۔۔بھول گئی زرا سی غلطی پر کیا سزا دی تمہیں۔۔۔"

نساء کو اس انسان کی زرا سی تعریف بھی ہضم نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"جی بی بی جی جانتی ہوں۔۔۔ مگر آپ یہ کیوں بھول رہی ہیں کہ وہ صرف آپ کی فکر میں غصے میں آ کر دی تھی انہوں نے۔۔ ورنہ آج تک کبھی کسی کو انہیں نے خود سے کوتاہی برتنے پر کوئی سزا نہیں دی کبھی۔۔۔"

رجو کی باتیں اس کا دماغ گھما رہی تھیں۔۔۔

اس نے اسے کمرے سے ہی نکال دیا تھا۔۔۔

"اتنی سفاکیت ہے اس کے اندر۔۔۔ ان معمولی سی اچھائیوں کا کیا کرے انسان۔۔۔"

وہ تکیے پر سر رکھتے لیٹ گئی تھی۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اس شخص کے ساتھ گزرے تمام منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگتے تھے۔۔۔ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

اسے وہ رات یاد آئی تھی۔۔۔ جب وہ اذیت سے تڑپ رہا تھا۔۔۔ اس مقام پر آکر اس کا دل پگھلنے لگتا تھا۔۔۔

ایسا کیا ہوا تھا اس کے ماضی میں کہ وہ ایسا انسان بن گیا تھا۔۔۔ بہت ساری یادیں اور باتیں تھیں جو اس کو بے کل کر دیتی تھیں۔۔۔ پورے وجود میں بے چینی سی بھر جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نواب صاحب برلاس قبیلے والے پھر سے اپنی کمینگی پر اتر آئے ہیں۔۔۔انہوں نے ہمارے زمینداروں پر بے وجہ فائرنگ کر دی کل رات۔۔۔ہمارے پانچ لوگ مارے گئے۔۔باہر انہیں مرنے والوں کے خاندان آئے ہوئے ہیں۔۔۔

آپ سے انصاف کی اپیل کر رہے ہیں۔۔۔ان کا کہنا ہے جب تک برلاس خاندان میں کسی کا ایسے ہی خون نہیں بہے گا۔۔۔وہ اپنے پیاروں کو نہیں دفنائیں گے۔۔"

ابتسام نے اس کے پاس آتے اسے باہر کے حالات سے آگاہ کیا تھا۔۔

بیٹھک میں قبیلے کے معزز افراد کے ساتھ بیٹھے اشہاب کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

"ان سے کہہ دو۔۔۔جب تک نواب اشہاب لغاری زندہ ہے انہیں انصاف ملے گا۔۔۔بر اس خاندان کو بہت شوق ہے دوسروں کا ناحق خون بہانے کا۔۔۔جب اپنے خاندان کا خون بہتے دیکھے گا تو ان لوگوں کی تکلیف کا اندازہ ہو گا اسے۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"بھائی آپ جائیں گے۔۔۔؟؟"

انضمام اور باقی سب لوگوں کے چہروں پر تفکر بھرے تاثرات

تھے۔۔۔

جالی کے پاس کھڑی بی بی صاحبہ اور باقی خواتین نے بھی تڑپ کر

اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہاں جانے کا مطلب تھا اپنے ہاتھوں

اپنی جان لینا۔۔۔

وہ تو چاہتے ہی اسے مارنا تھے۔۔۔۔یہ قتل وغارت وہ اسی خاطر

کرتے تھے۔۔۔

"میں سردار ہوں ان سب کا۔۔۔ کوئی میرے لوگوں کا ناحق خون بہائے گا تو اس کا حساب بھی میں ہی لوں گا نا۔۔۔"

ان سب کی اتری شکلیں دیکھ اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔

اسے اپنے لیے دوسروں کا فکر کرنا زہر لگتا تھا۔۔۔ اس وقت بھی جب وہ نکل رہا تھا تو سب کے اسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔بی بی صاحبہ باہر نکل آئی تھیں اور اس کے کندھے سے لگتے رو دی تھیں۔۔۔

"آپ کی زندگی ہم سب کے لیے بہت قیمتی ہے۔۔۔ آپ یہاں سے کسی کو بھی بھیج دیں۔۔۔ مگر خود مت جائیں۔۔۔"

وہ رو رہی تھیں۔۔۔انہیں بھی سب لوگ پتھر دل کہتے تھے۔۔۔ مگر جب بات اشہاب لغاری کی آتی تھی تو وہ پتھر دل موم ہو جاتا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا مجھے بی بی صاحبہ۔۔۔بہت ڈھیٹ انسان ہوں۔۔۔ اتنی جلدی نہیں مرنے والا۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

ان کے گرد حصار قائم کرتا وہ اپنے مخصوص بے حسی بھرے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس میں جذبات اب بھی ناپید تھے۔۔۔

"اگر لوٹ نہ سکا تو انہیں یہ ضرور بتایئے گا کہ میری نظر میں وہ کبھی بھی بدکردار نہیں تھیں۔۔۔ اور نہ میں کبھی اپنے بچے کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے اس شخص کی آواز زندگی میں پہلی بار کانپی تھی۔۔۔ اور بی بی صاحبہ اپنی جگہ پتھر ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی یہ سرگوشی صرف انہوں نے ہی سنی تھی۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات اب بھی ویسے ہی سرد و سپاٹ تھے۔۔۔ کوئی تاثر نہیں لایا تھا وہ اپنے چہرے پر۔۔۔

بی بی صاحبہ بھیگتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھتی رہی تھیں۔۔۔۔

اور پھر وہ وہیں ڈھے گئی تھیں۔۔۔

"نساء سے کہو وہ واپس آجائے۔۔۔میرے نواب کو اس کی ضرورت ہے۔۔۔وہ واپس آجائے۔۔۔ظالم مت بنے۔۔۔وہ پہلے کم اذیت میں ہے جو اسے مزید اذیت دے رہی ہے۔۔۔وہ تو سب کے معاملے میں رحم دل تھی۔۔۔

پھر میرے بچے کے لیے کیوں سنگدل بن گئی۔۔۔"

وہ گرنے کو تھیں۔۔۔جب شاہناز بیگم اور ماہ نور نے ان کو تھام لیا تھا۔۔۔

ان کو اس طرح سے روتا دیکھ اور جو وہ بول رہی تھیں وہ سنتے وہاں سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔ماروی بھی ایک جانب خاموش کھڑی تھی۔۔۔

اسے دو مہینے پہلے آزاد کر دیا گیا تھا۔۔نواب اشہاب لغاری نے اپنے اصول بدل دیے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے فیصلوں میں نرمی لانے لگا تھا۔۔۔

مگر کچھ فیصلوں میں اب بھی وہی سفاکیت اور سختی تھی۔۔۔جو شاید کچھ لوگوں کے لیے ضروری تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ لاونج میں آئی تھی۔۔۔ جہاں ایشا بیٹھی اسی کی منتظر تھی۔۔۔

اس نے مسکراتی نگاہوں سے نساء کے بھرے بھرے سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

"مزید حسین ہو گئی ہو۔۔۔ تمہارے نواب صاحب ایسے دیکھیں گے تو مزید فدا ہو جائیں گے تم پر۔۔۔"

ایشا کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔ جبکہ اس کی بات پر نساء کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

اس کے بگڑے تاثرات دیکھ ایشا فوراً سنجیدہ ہوئی تھی۔۔

"مجھے اس کا ذکر بھی گوارہ نہیں ہے۔۔۔پلیز ایسا مذاق مت کیا کرو۔۔۔"

اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔

"اچھا اب اس کے بعد نہیں کہوں گی۔۔۔موڈ درست کرو۔۔۔اور دیکھو نیوز میں کیا بتایا جا رہا ہے۔۔اگلا ایک ہفتہ مسلسل بارشیں ہونی ہیں۔۔۔سیلاب آنے کا خطرہ بھی ہے۔۔۔"

ایشا اس کا دھیان بٹانے کے لیے معمول کی باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔جب موسمی خبروں کے بعد اچانک سے ایک اور خبر سامنے آئی تھی۔۔۔

"سندھ کے علاقے خیر پور کے دو بڑے قبیلے کے سرداروں میں خونی جھڑپ۔۔۔سیاست کی دنیا میں ان دونوں قبیلوں کا بڑا نام ہے۔۔مگر کچھ روایتی زمینی جھگڑوں پر اپنے زمینداروں کے ہونے والے قتل کا بدلہ لینے کی خاطر نواب اشھاب لغاری نے شمریز خان برلاس کے بڑے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔۔

اس میں دونوں طرف کے باقی بھی بہت سارے لوگ زخمی ہوئی

ہیں۔۔۔ نواب اشہاب لغاری کو بھی گولیاں لگی ہیں۔۔۔ یہ وہ

علاقہ ہے جہاں پولیس کا چارج بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔۔'

وہ مزید بھی بہت کچھ بتا رہے تھے۔۔۔ جبکہ نساء کے کان سائیں

سائیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ اسے خبر ہی نہیں

ہوئی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو نساء۔۔۔؟"

ایشانے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

رجو بھی بھاگتی ہوئی قریب آئی تھی۔۔۔اس نے بھی یہ خبر سن لی تھی۔۔۔

"بہت اچھا کیا نواب صاحب نے۔۔۔اس شمریز خان کو بھی عقل آئی ہوگی اب۔۔۔ کہ دوسروں کے بیٹے مارنے تو بہت آسان ہیں۔۔۔پر اب اپنا جانے پر ان کے درد کا احساس ہوگا اسے۔۔۔"

رجو کے لہجے میں دشمنوں کے لیے نفرت تھی اور اپنے نواب کے لیے عقیدت۔۔۔

ایشا کنفیوز ہو جاتی تھی کہ وہ کس کی بات پر یقین کرے۔۔۔

نساء اسے ظالم درندہ اور نجانے کیا کیا کہتی تھی۔۔۔

مگر رجو کا کہنا تھا کہ وہ جو زمہ داری نبھا رہا تھا۔۔۔اس میں ایسا بن کر رہنا اس کی مجبوری تھی۔۔اور جو کچھ اس کے ماضی میں اس کے ساتھ ہو چکا تھا وہ اس کے بعد ایسے مزید سفاک ہوا تھا۔۔۔

"تم اگر چاہو تو ہم کسی طرح سے حویلی کال کر کے اشہاب لغاری کی خیریت دریافت کر سکتے ہیں۔۔۔"

ایشا نے اس کو کانپتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

جس پر بہتی آنکھوں سے نفی میں سر ہلاتے وہ انکار کر گئی تھی۔۔

"میں اس سے اپنا تعلق ختم کر چکی ہوں۔۔۔۔وہ مرے جا جیئے

مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔ مگر یہ الفاظ ادا کرتے دل کے کتنے

ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔ کسی اذیت پورے وجود میں پھیل گئی تھی

یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔ مگر کمرے میں آتے وہ سسک پڑی

تھی۔۔۔

"ایسے نہیں مر سکتے تم۔۔۔میری اذیتوں کا حساب دیئے بغیر کیسے جا سکتے ہو تم۔۔۔ تمہیں میں اپنی آنکھوں کے سامنے ویسے ہی تڑپتے دیکھنا چاہتی ہوں جیسے تم نے مجھے تڑپایا ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی اس کا دل اس شخص کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

"بھائی سے کہیں وہ ایک بار مل لیں مجھ سے۔۔۔میں ایک نظر انہیں دیکھ کر چلا جاؤں گا۔۔۔۔"

وہ بی بی صاحبہ کے پاس بیٹھا ملتجی لہجے میں بولا تھا۔۔۔ مگر بی بی صاحبہ اسے اشہاب کے سامنے نہیں جانے دیں رہی تھیں۔۔۔ وہ کوئی مزید نقصان نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

اشہاب جس قدر غصے میں تھا اس پر۔۔۔ وہ اسے کچھ بھی کہہ سکتا تھا۔۔۔

ضیغم اسے گولیاں لگنے کی خبر پر وہاں آیا تھا۔۔۔

"تم سے کس نے کہا تھا یہ حرکت کرنے کو۔۔۔ بھابھی کے آنے کے بعد سے بھائی میں بہت ساری تبدیلیاں آ رہی تھیں۔۔۔ وہ

نارمل ہورہے تھے۔۔۔بھابھی کی اتنی فکر کرتے تھے۔۔۔اپنے بچے کو کیسے ختم کرتے۔۔۔

تم نہیں جانتے انہیں۔۔۔۔یار ہے جب ابتسام بھائی کے بیٹے کو خون کی ضرورت تھی تو انہیں نے سب سے پہلے اپنا خون دیا تھا۔۔۔جو انسان دوسروں کے بچوں کے لیے ایسا کر سکتا ہے۔۔۔وہ اپنے بچے کو کیوں مارے گا۔۔۔

ان کے ماضی سے واقف نہیں ہو تم۔۔۔اس خبر پر اچانک سے انہوں نے ایساری ایکشن کیوں دیا تم نہیں جانتے۔۔۔تم نے غلطی

کی ہے اور بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔بھابھی تو بے خبر تھیں ان کے ماضی سے۔۔۔

مگر تم تو سب جانتے تھے۔۔۔۔بھابھی کو بھائی سے دور کر کے تم نے بھائی سے دشمنی ہی مول لی ہے۔۔۔شکر کرو انہوں نے تمہیں کوئی سزا نہیں سنائی۔۔۔یہ بھی بھابھی کی وجہ سے بدلاؤ ہے۔۔۔وہ اتنی رحم دل ہیں۔۔۔بھائی کو بدل دیتیں اگر ساتھ رہتیں تو۔۔۔"

ماہ نور ضیغم پر بہت غصہ تھی۔۔۔۔جس کا اس نے اظہار بھی کیا تھا۔۔۔

وہاں اس وقت گھر کی سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔

ضیغم کو اس کی بات سے احساس ہوا تھا کہ وہ واقعی غلطی کر بیٹھا تھا

بہت بڑی۔۔۔

"اب کیا کروں میں۔۔۔؟"

وہ بچارگی سے بولا تھا۔۔۔

"نفرت برداشت کرو بھائی کی۔۔۔جب تک بھابھی انہیں مل

نہیں جاتیں ان کے سامنے کر آنا۔۔۔"

ماہ نور نے اسے خفگی سے گھورا تھا۔۔

"اگر بھابھی کبھی نہ ملیں پھر۔۔۔"

ضیغم بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔یہ اس کی محبت تھی اپنے بھائی سے۔۔۔۔

"اللہ نہ کرے۔۔۔ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔وہ واپس آئیں گی اور میرے بیٹے کا وارث بھی یہیں ہو گا۔۔۔"

بی بی صاحبہ کے لہجے میں یقین تھا۔۔۔سب نے ہی دل سے دعا کی تھی۔۔۔

اپنے سفاک فیصلوں سے اپنے قبیلے کے جن لوگوں کی بد دعائیں سمیٹی تھیں اس نے۔۔۔

آج جس طرح سے وہ اپنے لوگوں کے خون کا بدلہ لینے کی خاطر برلاس خاندان کے بیٹے کا خون بہا کر حساب برابر کر کے آیا تھا۔۔۔

قبیلے کے سبھی لوگوں کی دعاؤں کا رخ اس نے اپنی جانب موڑ لیا تھا۔۔۔ اب اس کے بعد برلاس خاندان کے درندے دوبارہ ان کی طرف ایسی کوئی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنے والے تھے۔۔

یہ سارا شر شمریز خان برلاس کے سب سے بڑے بیٹے نے ہی پھیلا رکھا تھا۔۔جو اپنے اعمال لے کر اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔۔۔

اس کے علاقے کے لوگ جشن منا رہے تھے۔۔اسے دعائیں دے رہے تھے۔۔۔۔

بی بی صاحبہ کو پورا یقین تھا کہ ان میں سے کوئی دعا تو لگے گی ان کے نواب کو۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔جب اسے اپنی سانسوں میں کسی کی
بوجھل سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اپنے پورے چہرے پر شدت بھرے بے رحم لمس کا احساس ہوا
تھا۔۔۔وہ نیند میں کسمسائی تھی۔۔

جب اگلے ہی لمحے اسے اپنی سانسیں کسی کی بے رحم سانسوں میں
قید ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے آنکھیں کھولی تھیں۔۔جب اسے ہر طرف گہری تاریکی
چھائی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ بھی کسی کی گرفت کی قید
تھے۔۔۔

مسحور کن مہک اور یہ بے رحم لمس کس کا تھا۔۔اسے پہچاننے میں

زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

"کک کون۔۔۔۔؟؟"

وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔اس کے ہونٹ جل رہے تھے۔۔۔۔

اس کی سانسوں میں اس شخص کی سانسوں کی گرمائش تھی۔۔۔۔

"اتنی جلدی بھول گئی۔۔۔"

بھاری سرگوشی کے ساتھ اسے اپنے کان کی لوح پر دہکتے ہونٹ

محسوس ہوئے تھے۔۔۔

وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔اس نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی جب وہ اس کی گردن پر جھک گیا تھا۔۔۔

اس کی شہہ رگ پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھتا وہ اس کی جان نکال گیا تھا۔۔آج اس شخص کا لمس وہ برداشت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

سات مہینوں بعد یہ لمس محسوس کیا تھا اس نے۔۔۔وہ ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی۔۔۔دور ہٹو۔۔۔رجو۔۔۔رجو۔۔۔ایشا۔۔۔"

وہ اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتی ہزیانی

انداز میں چیخ پڑی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور لائٹ آن ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا بی بی جی۔۔۔۔؟؟؟"

رجو بھاگ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں پانی

والی بوتل تھی۔۔

جسے سائیڈ پر رکھتے اس نے نساء کو تھاما تھا۔۔۔جو خالی کمرے کو دیکھ اس وقت حیرت زدہ رہ گئی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

"وہ۔۔وہ تمہارا نواب۔۔۔وہ ابھی یہاں پر تھا میرے پاس۔۔۔"

اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔سانس پھول رہی تھی۔۔۔ابھی بھی سانسوں میں اس کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"نہیں بی بی جی یہاں کوئی نہیں ہے۔۔میں ابھی باہر سے ہی آرہی ہوں۔۔ابھی پانچ منٹ پہلے ہی کمرے سے نکل کر گئی

ہوں میں۔۔۔اتنے ٹائم میں کون آسکتا ہے بھلا۔۔۔آپ کو وہم

ہوا ہو گا۔۔۔

آپ اس لیے ڈر گئیں۔۔۔"

رجو اس کے ہاتھ ملتی اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جو بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔یہ وہم نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ آیا تھا یہاں۔۔۔وہم

ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔وہ سچ میں یہاں پر تھا۔۔۔ابھی بھی اس کی

مہک محسوس ہو رہی ہے مجھے۔۔۔اسے پہچاننے میں غلطی کر رہی

نہیں سکتی میں۔۔۔وہ وہی بے رحم انسان تھا۔۔۔وہ ابھی بھی ویسا ہی بے رحم ہے۔۔۔زرا بھی نہیں بدلہ وہ۔۔۔"

نساء رجو کو یقین دلانے کی کوشش میں کیا کیا بولے جارہی تھی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

"اگر ان کو پتا ہوتا ہمارے یہاں ہونے کا تو وہ ایسے چھپ کر نہ آتے بی بی جی۔۔۔وہ نواب اشہاب لغاری ہیں۔۔۔ان کو یہاں پر آنے سے بھی کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔اگر انہیں خبر ہو آپ یہاں ہیں تو وہ لے جاتے آپ کو۔۔"

رجو اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

مگر نساء کو ابھی بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

اس کے بعد وہ باقی کی رات سو نہیں پائی تھی۔۔۔

وہم تھا یا سچ مگر وہ شخص اس کی نیندیں چھیننے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△

"تم یہاں باہر کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔"

ایشا اسے شدید ٹھنڈ میں لان میں بیٹھے دیکھ سردی سے کانپتے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

نساء کو بھی ٹھنڈ لگ رہی تھی مگر وہ پھر بھی وہاں بیٹھی تھی۔۔۔

اسے کھلی فضا میں بیٹھنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

"بی بی جی یہ اوڑھ لیں۔۔۔۔"

رجو نے اس کے گرد شال اوڑھا دی تھی۔۔۔وہ اس سے مسٹرڈ کلر کے لباس میں ملبوس اپنے گرد اسی رنگ کی گرم شال اوڑھے

ہوئے تھے۔۔۔جوڑے سے نکلتے شریر بال ہوا کی وجہ سے اس کے چہرے سے چھیڑ خانیاں کر رہے تھے۔۔۔

رجو نے بے اختیار اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین ہو گئی تھی۔۔۔

اس کا بھرا بھرا سراپا اور چہرے پر ممتا کا نور اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کر چکا تھا۔۔۔

"آج شام کو ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے بھی جانا ہے۔۔۔"

ایشا اس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہی تھی۔۔۔اس نے صحیح معنوں میں دوست ہونے کا فرض نبھایا تھا۔۔۔

وہ باتوں میں مصروف تھیں جب اسی لمحے گیٹ پر کسی گاڑی کا زور دار ہارن بجا تھا۔۔۔

ان تینوں نے چونک کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔آج وہ سب گھر پر ہی تھے۔۔۔کسی مہمان نے بھی نہیں آنا تھا۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔؟؟"

واچ مین کو گیٹ کھولتے دیکھ ایشا حیران ہوئی تھی۔۔۔اسے ایسے کسی بھی انجان گاڑی کے لیے دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

ایک ساتھ تین گاڑیاں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

جن کو دیکھ کر نساء کو اپنے پیروں تلے سے زمین سرکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے کل رات جو محسوس کیا تھا وہ اسے اس وقت شخص ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت مارے خوف کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"یہ تو نواب صاحب کی گاڑیاں ہیں۔۔۔"

رجو کے ہونٹ بھی پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔ ایشا بھی اتنے سارے گارڈز اور اسلحہ دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔ اس کے پیرنٹس بھی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

مراد نے باہر نکلتے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔

سفید رنگ کے لباس میں ملبوس شانوں پر براؤن گرم شال پھیلائے وہ اپنی تمام تر سحر انگیزی کے ساتھ باہر نکلا تھا۔۔۔ ایشا کی نگاہوں میں ستائش ابھری تھی۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر نگاہیں ہٹا نہیں پائی تھی۔۔۔

"یہ ہینڈ سم بندہ کون ہے یار۔۔۔۔ کتنا گڈ لکنگ ہے۔۔۔ اسے دیکھتے ہی اس پر دل آجائے۔۔۔ کیا شاندار پروٹوکول ہے۔۔۔"

ایشا کے لوگوں سے بے اختیاری میں نکلا تھا۔۔۔ نساء جو آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایشا کی بات پر اس نے خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔

"نساء یہ کوئی دیور ہے کیا تمہارا۔۔؟؟ مجھے بہت اچھا لگا ہے۔۔۔"

ایشا سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنے دنوں سے جس انسان کے بارے میں اتنی سفاکیت کے قصے اور نفرت کی کہانیاں سنی تھیں۔۔۔وہ یہ شخص ہو سکتا تھا۔۔۔

اس لیے اس کے دماغ میں یہ بات آئی ہی نہیں تھی۔۔۔رجو جس طرح سے نواب صاحب کہتی تھی۔۔۔اسے یہی لگتا تھا کہ وہ کوئی بڑی عمر کا سنکی مرد ہو گا۔۔۔

"بی بی جی یہ نواب صاحب ہیں۔۔۔"

رجو کو ڈر تو بہت لگ رہا تھا۔۔۔مگر ساتھ ایشا کی باتوں اور نساء کے تاثرات پر ہنسی بھی آئی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟"

ایشا کی آواز چیخ کے برابر تھی۔۔۔

"یہ تمہارا شوہر ہے۔۔۔؟ تم اسے چھوڑ کر آئی ہو۔۔۔"

وہ ابھی تک شاک میں تھی۔۔۔ وہ اب ان کے قریب آرہا تھا۔۔۔

باقی گارڈز وہیں پیچھے رک گئے تھے۔۔ اس کے ساتھ مراد آگے آرہا تھا۔۔۔

"یہ صرف دیکھنے میں مہذب لگتا ہے۔۔۔ اندر یہ ایک وحشی

درندہ ہے۔۔۔"

نساء نے لب بھینچتے کہا تھا۔۔

یہ شخص اسے تلاش کرتے یہاں تک کیسے پہنچ گیا تھا۔۔۔ اسے

حیرت ہو رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی رجو پر شک بھی ہوا تھا۔۔۔

اس رات یہی شخص آیا تھا۔۔۔۔

اسے سو فیصد یقین تھا۔۔۔۔

"رجو اگر یہ تمہارا کام ہے تو یاد رکھنا اس بار تمہاری گردن میں دباؤں گی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔"

اس نے قہر آلود نگاہوں رجو کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ اتنے وقت بعد اس شخص کو اپنے سامنے دیکھ نساء کا دل میں دھڑکنوں کا طوفان برپا ہو چکا تھا۔۔۔

وہ خود پر ضبط کیے مٹھیاں بھینچے وہیں کھڑی تھی۔۔۔

گیٹ کے باہر سے پولیس کا سائرن بھی سنائی دے رہا تھا۔۔۔ یہ پولیس اس شخص کے پروٹوکول میں وہاں آئی تھی۔۔۔

اس نے پاس آتے بھاری لہجے میں سلام کیا تھا۔۔۔نساء کی ناگواری بھری نگاہیں اس پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔۔اپنی تمام تر سحر انگیزی اور رعب و دبدبے کے ساتھ وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

اس کی سرخ نگاہیں اپنی بیوی کے حسین وجود سے الجھ رہی تھیں۔۔۔وہ پاس کھڑی ایشا اور رجو کی پرواہ کیے بغیر گہری بے باک اور استحقاق بھری نگاہوں سے اسے سر سے پیر تک دیکھتا نساء کو ہی شرم سے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آپ جیسے میری حویلی چھوڑ کر نکلی تھیں۔۔۔ ویسے ہی خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئیں گے یا میں اپنے طریقے سے لے کر جاؤں۔۔۔"

اس کی بڑی بڑی مقناطیسی نگاہوں سے اس کا غصہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ مگر جب وہ بولا تھا تو اس کا انداز نارمل تھا۔۔۔ خوبرو چہرے پر ویسی ہی بے رحمی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم نے مجھے ڈھونڈ لیا ہے تو اب میں تمہارے ساتھ چل پڑوں گی۔۔۔ بھول ہے تمہاری۔۔۔ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔"

نساء کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔

"ہم اندر بیٹھ کر تحمل سے بات کر سکتے ہیں۔۔۔"

ایشا نے نساء کو چیختے دیکھ کہا تھا۔۔۔ اس شخص نے جیسے نساء کو

مخاطب کیا تھا۔۔۔ جیسے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایشا کو کہیں سے بھی یہ وہ شخص لگا ہی نہیں تھا جس کے بارے میں

نساء بات کرتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی نساء کی چیخنے پر وہ بہت تحمل سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایشا کو وہ بہت ہی مہذب انسان لگا تھا۔۔۔

"آپ کا بہت شکریہ بہن۔۔۔ آپ نے میری بیوی کا اتنا خیال رکھا۔۔۔اس کے لیے میں شکر گزار ہوں آپ کا۔۔۔ مگر اب یہ میرے ساتھ جائیں گی۔۔۔"

وہ بہت ہی اچھے سے ایشا سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ جبکہ بہن کہے جانے پر ایشا بدمزا ہونے کے باوجود ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

نساء اندر کی جانب بڑھنے لگی تھی جب وہ ان سب لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اس کا بازو پکڑتا نرمی سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کیوں چاہتی ہیں میں یہاں اپنا اصلی روپ دکھادوں۔۔

میرے آدمی آپ کی دوست اور اس کے گھر والوں پر گولیاں برسا دیں۔۔۔یہی چاہتی ہیں آپ۔۔۔میرے ضبط کو مزید مت آزمائیں۔۔۔اگر میں ابھی اچھے سے پیش آرہا ہوں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ان لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

آپ نے پناہ مانگی انہوں نے پناہ دی۔۔۔اس لیے اب آپ بھی بنا کسی خون خرابے کے میرے ساتھ آجائیں۔۔۔

آپ کا حساب تو حویلی جا کر ہو گا۔۔۔ایسے نہ ہو ان کا حساب یہیں پورا کر دوں میں۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کی مانگ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ایشایہ منظر دیکھ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔اس نے بات نہیں سنی تھی۔۔۔مگر اشہاب لغاری کا عقیدت بھرا انداز اسے متاثر کر گیا تھا۔۔

نساء نے قہر آلود نگاہوں سے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔۔جو اپنا اصل روپ اسے ہی دکھاتا تھا۔۔۔

اور سب کو لگتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔جیسے اس وقت ایشا کو لگ رہا تھا۔۔۔

"آپ کا ذکر جیسے ہوتا تھا مجھے یہی لگتا تھا آپ بہت ہی کوئی سفاک انسان ہونگے۔۔۔ مگر آپ سے مل کر میرے خیالات یکسر بدل چکے ہیں۔۔۔ نساء ہزبینڈ وائف میں جھگڑے تو ہوتے رہتے ہیں۔۔۔

ایسے گھر چھوڑ کر اور اتنے آئیڈیل ہزبینڈ کو چھوڑ کر آنا ٹھیک بات نہیں ہے۔۔۔"

ایشا نے اشہاب کے ساتھ ساتھ نساء کو بھی کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ بل کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس وقت اس کا دل تو بہت چاہا تھا ایشا کو اس وحشی انسان کا اصلی روپ دکھانے کو۔۔۔مگر وہ انہیں زرا سا بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔

اسی لیے لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا۔۔۔نساء نے اسے پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

جب وہ اس کی جانب جھکتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

"خدا حافظ۔۔۔۔"

اسے اپنی مضبوط بانہوں میں بھرتا وہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"چھوڑوں مجھے۔۔۔میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔۔"

نساء اس کی بانہوں سے نکلنے کی مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔۔مگر اس شخص کی گرفت مضبوط تھی۔۔

"ایسے مت کریں۔۔۔آپ کے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور پھر اس کا الزام آپ مجھ پر ڈال دیں گی۔۔۔"

اس کے حسین چہرے کو دیکھتا وہ اسے ساکت کر گیا تھا۔۔۔۔

نساء کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔۔اسے جو لگا تھا کہ کیا

پتا وہ سدھر گیا ہو۔۔۔

یا اس میں تھوڑی سی رحم دلی پیدا ہو گئی ہو۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا

تھا۔۔۔

وہ آج بھی اتنا ہی سفاک تھا۔۔۔

اس نے آج بھی اس بچے کو قبول نہیں کیا تھا۔۔۔۔اسے گاڑی میں

بیٹھاتا وہ اس کے برابر ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

رجو پچھلی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔ گاڑیاں جیسے ہی گھر سے نکلیں نساء نے اس کے تاثرات بدلتے دیکھے تھے۔۔۔

"کیا کہا تھا آپ نے۔۔۔؟؟ اب ساری زندگی میرے سامنے نہیں آئیں گی۔۔۔ کیا سوچ کر یہ قدم اٹھایا آپ نے۔۔۔؟"

چہرے پر سفاکیت بھرے خطرناک تاثرات سجائے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"تم جیسے سفاک درندے سے اپنی اولاد کو بچانے کے لیے مجھے جس حد تک جانا پڑا میں جاؤں گی۔۔۔"

نساء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

اپنی بات کے جواب میں اس نے اس شخص کی آنکھوں کی رنگت
سرخ ہوتے دیکھی تھی۔۔۔

ضبط سے لب بھینچ لیے تھے اس نے۔۔

"آپ ابھی اس حالت میں نہیں ہیں کہ میرا مقابلہ کر سکیں۔۔۔
میں اگر ابھی آپ کی حالت کا لحاظ کر رہا ہوں تو آپ بھی اپنے لہجے
کو درست کریں۔۔۔اس وقت میرے غصے کو برداشت نہیں کر
پائیں گی۔۔۔"

روڈ پر نگاہیں گاڑھے وہ اپنے مخصوص بارعب لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"اوہ پلیز نواب صاحب۔۔۔۔ مجھ پر اتنا رحم کھانے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے۔۔۔ آپ کو جو سزا دینی ہیں آپ دے سکتے ہیں۔۔۔ مجھ میں بہت حوصلہ ہے۔۔۔ سب سہہ سکتی ہوں میں۔۔۔ جس نے آپ جیسے وحشی کو جھیل لیا اس کے لیے دنیا کی باقی ساری سزائیں معمولی ہیں۔۔"

اس شخص کے انداز پر وہ بھی غصے سے بھڑکی تھی۔۔۔ وہ اسے بالکل بھی خود پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی اب۔۔۔۔

"جھیلا کہاں ہیں۔۔۔ موقع ملتے ہی چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے وہ زخمی لہجے میں بولتا اس پل نساء کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔ کیا وہ اس سے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

نساء شاک ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص کی آنکھوں میں کچھ محسوس ہوا تھا اسے۔۔۔ مگر وہ احساس بہت کم وقت کے لیے تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہاں سفاکی آن ٹھہری تھی۔۔

"دوبارہ موقع ملا تو پر چلی جاؤں گی۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔ مگر مقابل بھی کمال کی زیرک سماعتیں رکھتا تھا۔۔۔

"جان لے لوں گا اس بار۔۔۔۔"

بے رحمی سے کہا گیا تھا۔۔۔ مگر لہجے کا بھاری پن اور دھمکی بھرا انداز نساء کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

اس کے بعد نساء نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ رخ موڑے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

پچھلی کچھ راتوں سے اسی شخص کے احساس سے وہ سو نہیں پائی تھی۔۔۔اس وقت اسے سخت نیند آرہی تھی۔۔۔پہلے جس بات سے خوف کھاکر وہ سو نہیں پائی تھی۔۔

اب وہ اسی جلاد کی دسترس میں آچکی تھی۔۔۔اس کی توقع کے برعکس اس شخص کی رویہ کافی نرم تھا۔۔۔شاید اس کی حالت کے پیش نظر ایسا ہوا تھا۔۔۔

ورنہ اسے بھلا کہاں خیال رہتا تھا کسی کا۔۔۔

نساء یہی سوچ رہی تھی۔۔۔جب کسی خیال کے تحت اس نے نگاہیں موڑ کر سیٹیرنگ پر رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔اس

کی دونوں ہاتھوں کی پشت پر نساء کے ناخنوں کے نشان واضح

تھے۔۔۔

نساء کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ پچھلی کئی راتوں سے یہ شخص سچ میں

اس کے پاس آرہا تھا۔۔۔۔

مارے حیا اور خفت کے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"اتنے مہینے گزر جانے کے باوجود تمہیں میری خوشبو اور لمس کا

احساس کا اندازہ ہے۔۔۔۔"

وہ بنا دیکھے اس کی سوچ پڑھ چکا تھا۔۔۔

"تم نے کیوں کیا ایسا۔۔۔؟؟"

نساء کا دل چاہا تھا اس کا منہ نوچ لے۔۔۔

وہ کیسے اس کی بنا اجازت اس کی سانسوں کے اتنے قریب آتا

تھا۔۔۔اس پر پھر سے اپنا حق جتا تا رہا تھا۔۔۔

"سزا دینے کا میرا انداز تھا وہ۔۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا تم اٹھا یاد

کرتی ہو مجھے۔۔۔۔"

اس کے چہرے پر بے باکی بھرے تاثرات چھائے ہوئے

تھے۔۔۔نساء شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

نساء غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"پھر یہ دھڑکنیں کیوں پکارتی ہیں مجھے۔۔۔۔ تمہاری محبت ابھی بھی برقرار ہے۔۔۔"

وہ اس کے انکار پر اس کی جانب جھکا تھا اور بے باک جسارت کرتا اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

نساء کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم سے نفرت کرتی ہوں میں نواب اشہاب لغاری۔۔۔بے انتہا نفرت۔۔۔۔'

وہ ٹھنڈ میں بھی اپنے ماتھے پر ابھرتی پسینے کی بوندیں صاف کرتے بولی تھی۔۔۔دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"میں تو ہمیشہ سے یہی کہتا تھا۔۔۔تمہارے دل کو ہی شوق چڑھا تھا محبت کا۔۔۔"

مغرور اور بے رحم لہجہ تھا۔۔۔

"اللہ کرے تمہارے دل کو بھی ایسا ہی شوق چڑھے نواب اشہاب لغاری۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں کیسے تمہارا یہ غرور قائم رہتا ہے۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔

"تم چاہتی ہو مجھے تم سے محبت ہو جائے۔۔۔؟؟"

اس نے نساء کا چہرا تھام کر اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔ اسی لمحے نساء نے نگاہیں اٹھائی تھیں اور اس شخص کی مقناطیسی سحر انگیز نگاہوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔

نساء کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہی۔۔۔کسی اور سے ہو محبت تمہیں۔۔۔

مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔نہ میرے دل میں اب کچھ ہے

تمہارے لیے۔۔"

نساء نے اسکے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹک دیئے تھے۔۔

جبکہ اس کی بات پر اشہاب لغاری کی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا

تھا۔۔۔

دونوں کے بیچ پھر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

نساء نے گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکایا تھا اور آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔ ابھی لمبا سفر باقی تھا۔۔

اور اس کا سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی تھی۔۔۔

اشہاب نے نگاہیں موڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وقت انتہائی غیر آرام دہ حالت میں تھی۔۔۔

اس کی گردن میں درد ہو سکتا تھا۔۔۔

اشہاب نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اسے اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔اس کا سر اپنے کندھے سے لگا تا وہ اس کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کر گیا تھا۔۔

رش والی جگہ سے نکل آئے تھے وہ۔۔۔اب وہ ایک ہاتھ سے بہت احتیاط کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔

اس کی نرم گرم سانسیں اشہاب کو اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اس نے نگاہیں جھکا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس پل اتنے عرصے بعد اس شخص کی آنکھوں کی جلن کچھ کم ہوئی تھی۔۔۔

وہ جو پچھلے سات آٹھ مہینوں سے تڑپ رہا تھا۔۔۔اس تڑپ میں کمی آئی تھی۔۔۔مگر اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

کوئی بھی اس درد کو نہیں پہچان سکتا تھا جو اس کے دل میں تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے کوشش کی تھی سمجھنے کی۔۔۔مگر اس نے کیا کیا تھا۔۔

اسے اذیت دے کر خود سے مزید دور کر دیا تھا۔۔۔

پورا راستہ وہ ایسے ہی اس کے سینے پر سر رکھے سوتی آئی تھی۔۔۔۔

دس منٹ کا فاصلہ رہتا تھا جب اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں ملتے اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس وقت کہاں پر تھی۔۔۔

جب سحر انگیز مہک اور اپنے گرد موجود حصار کا احساس ہوا تو اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔

اشہاب نے پانی کی بوتل اس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔جسے پینے کی زحمت نہیں کی تھی اس نے۔۔۔

وہ اس کی جانب سے بالکل رخ موڑے ہوئے تھی۔۔۔

"رجو کو کوئی سزا مت دینا۔۔۔ میرے کہنے پر وہ میرے ساتھ آئی تھی۔۔۔ اور اس نے میرا بہت خیال رکھا ہے۔۔۔"

حویلی کے اندر گاڑی داخل ہو رہی تھی جب نساء نے کہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے میں اب تمہاری بات مانوں گا۔۔۔"

گاڑی روکتے وہ اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں کئی بار اس پر اٹھی تھیں۔۔۔ نساء نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔

اس کا جواب سننے سے پہلے ہی وہ گاڑی سے اتر گیا تھا۔۔۔

"بیٹا کیوں کیا ایسا۔۔۔؟؟"

بی بی صاحبہ اسے کتنی دیر اپنے سینے سے لگائے بیٹھی رہی تھیں۔۔۔

ان کا انداز دیکھ نساء حیران تھی۔۔۔اسے تو لگا تھا کہ اسے یہاں نفرت کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ ہی اسے بہت اچھے سے ملے تھے۔۔بی بی صاحبہ کے انداز میں کچھ زیادہ گرمجوشی تھی۔۔۔

جو بات اسے حیران کر رہی تھی۔۔۔اسے ضیغم کے بارے میں پتا چلا تھا تو دل دکھا تھا۔۔۔

اس کی وجہ سے ضیغم کو اس شخص نے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔

"بھابھی آپ ریسٹ کر لیں۔۔۔لمبے سفر سے آئی ہیں۔۔۔"

ماہ نور اس کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسی لمحے بیٹھک والی سائیڈ سے وہ باہر آیا تھا۔۔۔

"بھائی بھابھی کے لیے سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو گا۔۔۔انہیں نیچے ہی کسی روم میں شفٹ کر دیں۔۔۔"

ماہ نور کو بی بی صاحبہ نے یہی کہا تھا کہ نساء کو اشہاب کے کمرے میں چھوڑ کر آئے۔۔۔اب سے اسے وہیں رہنا تھا۔۔۔

"نہیں اوپر ہی رہنا ہو گا۔۔۔"

وہ ماہ نور کو جانے کا اشارہ کرتے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔نساء اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

"تم تو چاہتے ہی یہی ہو کہ مجھے نقصان پہنچے۔۔۔مگر میں نیچے رہوں گی۔۔۔"

نساء غصے سے بولتی ماہ نور کے پیچھے جانے لگی تھی۔۔جب وہ اس کا بازو پکڑتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"زبان کچھ زیادہ تیز نہیں ہو گی۔۔"

اس کو کڑے تیوروں سے گھورتا وہ اپنی بانہوں میں اٹھا گیا

تھا۔۔۔

نساء نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص ایسے ہی ہر

بار اسے اٹھا لیتا تھا۔۔۔اسے ارد گرد کام کرتے ملازمین کی بھی

پرواہ نہیں تھی۔۔۔

نساء کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے اٹھائے اوپر اپنے

کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ اس کمرے میں نہیں رہنا۔۔۔میں اپنے

کمرے میں رہوں گی۔۔وہاں رجو میرا خیال رکھے گی۔۔۔"

نساء اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

"آپ کو ایک بار کی کہی بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔ اسی کمرے میں رہیں گی آپ اب۔۔۔ اگر اس کمرے سے باہر نکلیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اسے کمرے میں لا کر اپنی باہوں سے آزاد کرتے اشہاب نے وارننگ دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں اپنے بچے کے معاملے میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی۔۔۔"

نساء نے اس کا گریبان اپنی گرفت میں لیتے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے مقابل کھڑی تھی۔۔۔اس کی بات پر مقابل کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

"اعتبار کرنے کے علاوہ آپ کے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔اس لڑکی کی دلفریبی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ اس پر سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔اس لمس کو اس نے کتنا مس کیا تھا۔۔۔

کتنا تڑپا تھا۔۔۔پاگل رہا تھا اسے چھونے محسوس کرنے کے لیے۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو چومتا وہ اس پل نساء کے دل کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔۔۔اس کے دیکھنے کا بے خود انداز نساء کو عجیب سے احساس میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

کیا آپ شخص میں کوئی بدلاؤ آیا تھا۔۔۔کیا اس کی سفاکیت کم ہوئی تھی۔۔۔نساء اندازہ نہیں لگا پا رہی تھی۔۔۔

مگر اس کے لمس میں اب پہلی والی سختی نہیں تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں کا لمس نساء کی انگلیوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

"یہ صرف میری اولاد ہو گی۔۔۔میں اسے تمہارے قریب بھی نہیں بھٹکنے دوں گی۔۔۔"

نساء کا غصہ اس شخص پر ابھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اس سے لڑنا چاہتی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔میرے لیے آپ ہی کافی ہیں۔۔۔"

اس کے ہونٹ ہاتھوں سے پھسلتے کلائیوں پر آن پہنچے تھے۔۔۔

نساء کی رنگت اس کی شدت پر سرخ ہوئی تھی۔۔۔مونچھوں کی چبھن اس کی نازک جلد کو سرخ کر گئی تھی۔۔۔

اوپر سے اس کے الفاظ اور نگاہیں۔۔۔نساء کی دھڑکنیں بے اختیار ہونے لگی تھیں۔۔۔

"بھول ہے تمہاری نواب اشہاب لغاری۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ شخص کوئی گستاخی کرتا نساء نے اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔۔

"خبردار جو اس کے بعد تم میرے قریب آئے یا مجھے چھونے کی کوشش کی۔۔۔میں خود کو بھی نقصان پہنچانے سے باز نہیں آؤں گی۔۔۔میں دوبارہ یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

نساء نے فاصلہ قائم کرتے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا تھا۔۔

"یہ زیادتی ہے۔۔۔پہلے اتنے مہینے خود کو دور رکھا مجھ سے۔۔۔

اب پھر سے یہ حد بندیاں۔۔۔"

اس کے دور جانے پر اشہاب کی آنکھوں کی رنگت مزید سرخ ہوئی

تھی

۔۔۔

"میں پہلے سے بتا رہی ہوں۔۔۔اگر ایسا نہ کیا تو انجام کے زمہ دار

تم خود ہو گے نواب اشہاب لغاری۔۔۔۔"

نساء اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتی واش روم میں بند ہو گئی تھی۔۔

اس شخص نے اب تک اسے بہت تڑپایا تھا۔۔۔اب اس کی باری تھی۔۔۔

وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے اور اپنے بچے کے لیے فکر دیکھ چکی تھی۔۔۔جو بات اسکے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار ثابت ہوئی تھی۔۔۔وہ اگر زبان سے اس بات کا اقرار نہ بھی کرتا مگر اس کی آنکھیں صاف بتاتی تھی کہ اسے بچے کی پرواہ تھی۔۔۔

وہ جیسے اسے دیکھتا تھا۔۔۔وہ تڑپ اور بے قراری نساء سے چھپ نہیں پائی تھی۔۔۔وہ جو اتنے مہینوں سے بے چین رہی تھی اس

خیال سے۔۔۔ کہ اس کے بچے کو اس کا باپ قبول ہی نہیں کرے گا۔۔

وہ آج ختم ہو چکی تھی۔۔۔وہ شخص اولاد چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر وہ زبان سے اقرار نہیں کر رہا تھا۔۔۔یہ احساس اس دن غصے اور اشتعال میں وہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔اور اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا۔۔۔شوہر سے گھر سے ایسے فرار ہونے والی عورتوں کا دوبارہ کوئی مقام نہیں رہتا تھا۔۔۔اس سے ایک بار غلطی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے لگا تھا یہ شخص اس کی اس غلطی کو اس کی زندگی کا عذاب بنا دے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ بہت اچھے سے پیش آیا تھا۔۔۔ اس نے جو بات بولی تھی۔۔۔

چاہے وہ جس میں احساس کے تحت تھی۔۔۔ نساء نے اسے اسکی سزا دے دی تھی۔۔۔۔ رسوائی اور جدائی دے کر۔۔۔

"تم نے مجھے جتنا تڑپایا ہے اپنی نفرت دکھا کر۔۔۔ اب اس سب کا حساب گن گن کر لوں گی تم سے میں۔۔۔"

نساء نے سوچ لیا تھا کہ اب اسے کیا کرنا تھا۔۔۔ اس شخص کا جینا کیسے حرام کرنا تھا۔۔۔

جیسے اسے تڑپایا تھا اور زچ کیا تھا اس شخص نے۔۔۔ وہ بھی اب اسے نہیں بخشنے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی آپ جانتی ہیں کل نواب صاحب نے اپنی قید سے سب کو آزاد کر دیا ہے۔۔۔ آپ کے مل جانے کی خوشی میں۔۔۔ سب کی سزائیں معاف کر دی گئی ہیں۔۔۔ قبیلے میں تو جشن کا سماں بن گیا ہے۔۔۔

لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔۔۔ آپ کو اور نواب صاحب کو ڈھیروں دعائیں دے رہے ہیں۔۔۔

سب کو اب نواب صاحب کی وارث کے آنے کا انتظار ہے۔۔۔

پھر تو بہت بڑا جشن ہو گا۔۔۔"

رجو اسے خوشی خوشی بتا رہی تھی۔۔۔ جبکہ نساء کو اس بات پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔

"ایک بات تو بتاؤ رجو۔۔۔ تمہیں میرے ساتھ جانے پر اس نے کوئی سزا نہیں دی۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔"

نساء نے مشکوک نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اپنے نواب صاحب کے نام پر ہی مرنے والی ہو جاتی تھی۔۔۔وہ اتنے سکون سے کیسے بیٹھی تھی۔۔۔

"بی بی جی نواب صاحب سب کی سزائیں معاف کر رہے ہیں مجھے بھلا کیا سزا دیں گے۔۔۔"

رجو مسکرا کر بولی تھی۔۔۔جب نساء کے گھورنے پر وہ تھوڑی گھبرا گئی تھی۔۔۔

"اتنا بے وقوف سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔؟؟سچ سچ بتانا رجو۔۔۔تم نے ہی اس شخص کے آگے مخبری کی تھی نا۔۔۔"

نساء کے خونخوار تاثرات دیکھ رجو کی رنگت بدلی تھی۔۔

"نہیں بی بی جی میں ایسا کیوں کروں گی۔۔۔"

رجو نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔

"قسم کھا کر بتاؤ اپنے نواب صاحب کی۔۔۔"

نساء کی بات پر رجو کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔وہ۔۔۔"

رجو ہکلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میں نے تم پر اعتبار کیا تھا اور تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔"

نساء کو رجو پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

"بی بی جی نواب صاحب کو نمک کھایا ہے۔۔۔ان سے دغابازی کرنے کو دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔جب میں نے ان پر ہوئے حملے کا سنا تو میں رہ نہیں پائی جی۔۔۔"

رجو اس کے آگے رونے لگی تھی۔۔۔نساء جسے یہی لگتا تھا کہ وہ رجو پر سب سے زیادہ اعتبار کر سکتی تھی۔۔۔اور اسے اپنی ہر بات بتا رکھی تھی۔۔۔وہی اس شخص کی سب سے بڑی مخبر نکلی تھی۔۔۔

"تم نے اسے وہاں کی میری ایک ایک بات بتائی ہے۔۔۔؟؟؟"

نساء کا دل چاہ رہا تھا رجو کو کھڑکی سے اٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔

"بی بی جی سائیں نے پوچھا تو میں نے بتا دیا۔۔۔اب ان کو انکار تو نہیں کر سکتی تھی۔۔۔میں نے صرف یہی بتایا کہ آپ نے انہیں بہت یاد کیا اور روئیں بھی۔۔۔اس میں تو کوئی برائی نہیں ہے۔۔۔ آپ کے شوہر ہیں وہ تو انہیں پتا ہونا چاہیے کہ آپ ان سے کتنی محبت کرتی ہیں۔۔۔اور ان کے بغیر رہنا آپ کے لیے بھی کتنا مشکل تھا۔۔۔"

رجو بول رہی تھی اور نساء غصے سے لال پیلی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ابھی نکلو اس کمرے سے۔۔۔اور دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔ مخبری کر ہی دی تھی تو پھر یہ ساری بکواس اس کے آگے کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

وہ غصے سے چیختی اسے کمرے سے نکال گئی تھی۔۔۔۔رجو نے اس سے معافی مانگنی چاہی تھی مگر نساء کا پارہ ہائی تھا۔۔

وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"سائیں وہ بی بی نے مجھے کمرے سے نکال دیا ہے۔۔۔انہیں پتا چل گیا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا۔۔۔"

رجو کو اپنی بی بی سے بہت محبت تھی۔۔۔اس کی ناراضگی پر وہ پریشان تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں غصے میں وہ ایسے ہی ہو جاتی ہیں۔۔جب غصہ ختم ہو گا تو معاف کر دیں گی تمہیں۔۔۔"

وہ اسے جانے کا کہتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھی اس وقت غصے سے ابل رہی تھی۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟؟؟؟"

اس کے پاس بیٹھتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔اس نے نساء کے ماتھے کو چھونا چاہا تھا جب وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔

"میری وفادار صرف ایک رجو تھی۔۔۔اسے بھی تم نے اپنی سائیڈ کر لیا۔۔۔"

نساء نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تمہاری غلط فہمی ہے یہ۔۔۔وہ شروع دن سے میری وفادار ہے۔۔۔"

صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھتا وہ اسے تکے گیا تھا۔۔۔

بے بی پنک کلر کے فراک میں اپنے دلنشین سراپے کے ساتھ بیٹھی وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اسکی گردن میں ایک گولڈ کی چین تھی۔۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہن رکھے تھے۔۔۔

بالوں کو جوڑے میں قید کر رکھا تھا۔۔۔ جس سے نکلتی لٹیں اس کے چہرے کی گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

سیاہ گھٹاؤں سے نکلتے چاند کی مانند لگ رہا تھا وہ حسین مکھڑا اس وقت۔۔۔

اس کے دیکھنے پر وہ کنفیوژ ہوئی تھی اور اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اگر تمہاری محبت بیچ میں نہ آئی ہوتی تو ہمارے بیچ سب ٹھیک رہتا۔۔۔"

اس پر طنز کیا گیا تھا۔۔۔

"میں پہلی بھی بتا چکی ہوں آپ کو نواب صاحب۔۔۔مجھے محبت نہیں ہے آپ سے۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"ابھی نہیں ہے۔۔۔ہوئی تو تھی۔۔۔ تبھی کام خراب ہوا تھا۔۔۔"

وہ اس کے گلابی چہرے کو پر شوق نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

نساء بیڈ پر نیم دراز ہوتی کمفرٹر سر تک اوڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں سے بچنے کا یہی حل نظر آیا تھا اسے۔۔۔

وہ اس شخص کو اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔اور وہ بھی فلحال شریف بنا ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کی یہ تبدیلیاں نساء کو حیران کر رہی تھیں۔۔۔

جبکہ اس کی الفاظ وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔کونسے کام خراب ہونے کی بات کر رہا تھا وہ۔۔۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم نواب اشہاب لغاری۔۔۔ اگر تم اس بچے پر اپنا حق جمانے کا سوچ رہے ہو تو ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔یہ بچہ صرف میرا ہے۔۔۔اور میرے نام سے ہی جانا جائے گا۔۔۔

میں بتاؤں گی اسے کہ اس کا باپ اسے دنیا میں لانا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔"

نساء نے اس کی جانب دیکھتے غصے سے کہا تھا اور اس کے چہرے پر ابھرتے خوفناک تاثرات سے نگاہیں چراتی دوبارہ لحاف منہ پر ڈال گئی تھی۔۔۔۔

"تم اس بات کا طعنہ کب تک دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔۔یہ بچہ اس دنیا میں آرہا ہے اتنا کافی نہیں ہے تمہارے لیے کیا۔۔۔"

اس کے لہجے کی برہمی واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔۔اس کے قدموں کی آواز نساء کو بیڈ کے قریب آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے چادر کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔

"ہاں تم جو اچھا بننے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔وہ چھوڑ دو۔۔۔تم اب تک میرے ساتھ جو کر چکے ہو۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

نساء کو پتا تھا کہ وہ اس کا لحاظ کر رہا ہے۔۔۔اسی وجہ سے اس کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ بول رہی تھی۔۔۔۔

ابھی اس کی بات مکمل ہی ہوئی تھی جب وہ اس کے پاس ان بیٹھتا اس کے قریب اپنی ہتھیلی جماتا اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔

"کیا چاہ رہی ہیں آپ؟؟کیوں میرا ضبط آزما رہی ہیں۔۔۔اس بچے کے دنیا میں آنے تک جو جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دیں۔۔۔اس

کے اس دنیا میں آنے کے بعد فیصلہ ہو گا کہ وہ کس کا ہو گا اور کس

کے ساتھ رہے گا۔۔۔"

اس کے حسین چہرے کو سرخ آنکھوں سے گھورتا وہ اسے واضح

دھمکی دے گیا تھا۔۔۔

نساء کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔؟؟ تم اسے مجھ سے دور کر دو گے۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"مجھے ہمارے بیچ کوئی بھی تیسرا برداشت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ تم نے اس حویلی سے فرار ہو کر کو حرکت کی تھی وہ معاف ہو گئی۔۔۔ ابھی اس کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔۔۔

اور تمہاری توجہ مجھ سے بٹے۔۔۔ میرے علاوہ تمہاری زندگی میں کوئی اور آئے یہ گوارہ نہیں مجھے۔۔۔"

وہ جھک کر اس کی گالوں پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔ جو پہلے سے زیادہ پھولے ہوئے تھے۔۔۔

یہ ممتا کا نور اس کو مزید گھائل کر رہا تھا۔۔۔کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔وہ شخص اس لڑکی کے حسن اور تازگی سے متاثر تھا۔۔ مگر اس کے سامنے ایک بار بھی اقرار نہیں کیا تھا۔۔۔

اقرار تو بہت ساری باتوں کا نہیں ہوا تھا۔۔

"یہ تیسرا ہمارے وجود کا حصہ ہے۔۔۔تم ظالم وحشی ہو۔۔۔اپنی ہی اولاد کے بارے میں ایسے سوچتے ہو۔۔'

نساء نے اس کے گریبان کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں ٹکائے اسکے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔

"وہ میرے بارے میں جان کر نفرت کرے گا مجھ سے۔۔۔ تو بہتر نہیں ہے میں پہلے ہی اسے خود سے دور رکھوں۔۔۔"

یہ بات کرتے نساء نے اس کی آنکھوں کے گوشوں کو سرخ ہوتے دیکھا تھا۔۔

"نفرت کیوں کرے گا۔۔۔؟"

نساء کے ہونٹ پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

"کیونکہ میں نفرت کے قابل ہی ہوں۔۔۔ تم بھی تو نفرت کرتی

ہو مجھ سے۔۔۔وہ بھی کرے گا۔۔۔"

اس نے نساء کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے۔۔نساء کو نجانے کیوں

اس پل اس شخص پر رحم آیا تھا۔۔وہ جسے ظالم وحشی اور نجانے

کیا کیا کہتی تھی۔۔۔

آج وہ اسے مظلوم لگا تھا۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر کیوں گئی تم۔۔۔ تمہیں واقعی میں اتنا سفاک لگتا

ہوں کہ اپنے ہی بچے کو مار دوں گا۔۔۔۔"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ اور نساء کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔۔

"پھر کیوں گئی چھوڑ کر۔۔۔۔"

اس کے بالوں میں پھر سے وہ بے رحم انگلیاں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو نساء اشہاب لغاری۔۔۔ تم سے نفرت کروں یا محبت۔۔۔۔ تم صرف اور صرف میری ہو۔۔۔ تم پر تمہارا ابھی کوئی حق نہیں ہے۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ تمہیں جب چاہے، جیسے چاہے اپنے قریب

کروں۔۔۔اپنی نفرت برساؤں یا غصہ۔۔۔ آئندہ اگر مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی تو پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔"

وہ اس کی سانسوں کو محسوس کرتا۔۔۔اس پل نساء کو اپنی سحر انگیزی کے طلسم میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

وہ جو سوچ کر بیٹھی تھی کہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دے گی۔۔۔وہ اس وقت اس کے مقناطیسی حصار میں بندھ گئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا جیسے اس وقت اس شخص کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔ وہ بہت بے رحم رہا تھا اس پر۔۔۔ اپنی سفاک باتوں سے اس کے دل اور روح کو چھلنی کیا تھا۔۔۔

مگر وہ ایسی سنگدلی نہیں دکھا پائی تھی۔۔۔

وہ اس پر اپنا اختیار جما گیا تھا اور وہ مزاحمت تک نہیں کر پائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ شخص خود کو نجانے سمجھتا کیا ہے۔۔۔ایک طرف مجھ سے نفرت ہے۔۔میں بدکردار عورت ہوں اس کے نزدیک۔۔۔۔ مگر اسے چاہیے پھر بھی میں ہی ہوں۔۔۔"

وہ خود کو کوس رہی تھی کہ کیوں ہر وقت اس کے آگے کمزور پڑ جاتی تھی۔۔۔

گزرے چند ہفتوں میں اس نے اشہاب لغاری کا جینا حرام کر دیا تھا۔۔۔

وہ اسے پوری رات سونے نہیں دیتی تھی۔۔۔ کبھی بھوک لگنے کا بہانہ کر کے سرے جگا دیتی تھی۔۔۔

کبھی درد کا بہانہ کرتی تھی۔۔۔وہ جب بھی سونے کے لیے لیٹتا نساء اسے تھوڑی دیر بعد کسی نہ کسی بہانے اٹھا دیتی تھی۔۔۔

وہ اسے اتنا زچ اسی لیے کر رہی تھی کہ وہ اس سے تنگ آ کر اسے واپس اس کے کمرے میں جانے دے۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کی ہر بات مان رہا تھا۔۔۔

ساری ساری رات جاگتا تھا اور پھر سرخ آنکھوں کے ساتھ اپنے روز مرہ کے کام کرتا تھا۔۔

نساء کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی کہ اسے جو اولاد چاہیے ہی نہیں تھی۔۔۔اس کے لیے وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا۔۔

اس کے سارے نخرے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس سے اپنے سارے بدلے پورے کر رہی تھی۔۔۔اس کا ضبط آخری حد تک آزما رہی تھی۔۔

اس نے رجو کو بھی ابھی تک معاف نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ چڑچڑی ہو رہی تھی۔۔بات بات پر غصہ ہونے لگتی تھی۔۔۔

ماہ نور اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔۔

"بھابھی یہ سوپ پی لیں۔۔۔ آپ نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔۔"

ماہ نور اس کے پاس سوپ کا باؤل لے کر آئی تھی۔۔ مگر نساء نے پینے سے انکار کر دیا تھا۔۔

نساء نے نوٹ کیا تھا کہ ماہ نور کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔ جیسے وہ بہت زیادہ روئی ہو۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟؟ کوئی پریشانی ہے کیا۔۔؟"

نساء کی بات پر ماہ نور کو بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے ہوئے

تھی۔۔۔وہ رو دی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے ماہ نور۔۔۔؟؟ سب خیریت ہے۔۔۔"

نساء اس کے رونے پر پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"میرا شوہر دوسری شادی کر رہا ہے بھابھی۔۔۔۔وہ کسی اور لڑکی

کو پسند کرتا تھا۔۔۔مگر بچپن سے ہوئی منگنی کی وجہ سے اسے مجھ

سے شادی کرنی پڑی۔۔اب وہ دوسری شادی کر رہا ہے۔۔"

ماہ نور رو رہی تھی اور نساء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"تم نے اپنے بھائی کو بتایا۔۔؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"ان کی طرف سے اجازت ہے دوسری شادی کی۔۔۔انہوں نے بس یہ کہا ہے انضمام کو کہ وہ مجھ سے اجازت لے کر ایسا کرے۔۔۔"

ماہ نور کی بات پر نساء نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔اس نے اجازت کیوں دی۔۔۔"

نساء کو اسی پر غصہ آیا تھا۔۔

"انہوں نے تو سب مردوں کو کہا ہے کہ باہر کوئی ناجائز کام نہیں کرے گا۔۔۔جسے بھی کرنا ہے حلال طریقے سے نکاح کرے۔۔۔اپنی پہلی بیوی کی اجازت سے۔۔۔"

ماہ نور کی بات پر اس کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔

"تم اجازت ہی مت دو اپنے شوہر کو۔۔۔"

نساء نے اسے مشورہ دیا تھا۔۔جس پر اس نے نم آنکھوں سے نساء کو دیکھا تھا۔۔

"اس نے کہا وہ حویلی چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔۔اس لیے کل رات میں نے اسے اجازت دے دی۔۔۔ آج یا کل وہ دوسرا نکاح کر کے اپنی بیوی کو لے آئے گا۔۔۔"

وہ رو رہی تھی اور نساء کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"یہ تو بہت غلط بات ہے۔۔۔اگر اسے کوئی اور پسند تھی تو اس تم سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔۔۔اس کا کوئی حل نکل سکتا ہے کیا۔۔۔؟"

نساء کو اس کے لیے برا لگ رہا تھا۔۔

"صرف بھائی روک سکتے ہیں اسے۔۔۔وہ بھائی کی ہر بات مانتا

[illegible] مگر مجھے ڈر لگتا ہے ایسا کچھ کہنا بھائی کو۔۔۔وہ اپنے

جب اسی لمحے اس کی نظر گیٹ سے اندر داخل ہوتی گاڑی پر پڑی تھی۔۔

گاڑی کے رکتے ہی اس میں سے سرخ رنگ کی ساڑھی پہنے، فل ہار سنگھار کیے ایک لڑکی باہر نکلی تھی۔۔۔

وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"یہ کون ہے۔؟؟"

نساء نے حیرت زدہ ہو کر کہا تھا۔۔۔جب اندر داخل ہوتی رجو اس کے پاس آئی تھی۔۔

"یہ ماہ رخ بی بی ہے۔۔۔داور قبیلے کی سردارنی۔۔۔"

رجو کی آواز پر نساء نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

جس پر رجو نے شکر ادا کیا تھا۔۔۔

"یہ یہاں کیوں آئی ہے۔۔۔؟"

نساء کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

"یہ پہلے بھی آتی ہیں نواب صاحب سے ملنے۔۔۔وہ اپنے قبیلے کے ہر مشکل فیصلے میں نواب صاحب سے مشورہ لیتی ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء کے چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات بھرے تھے۔۔۔

"اس سے کیوں مشورہ لیتی ہے۔۔۔اس کا اپنا شوہر کہاں ہے۔۔؟"

نساء کو اندازہ نہیں ہوا تھا کہ اسے بہت جلن محسوس ہونے لگی تھی اس لڑکی سے۔۔۔

"انہوں نے شادی نہیں کی۔۔۔یہ اپنے باپ کی اکلوتی وارث تھیں۔۔۔ان کے مرنے کے بعد ماہ رخ بی بی نے سرداری سنبھال لی۔۔۔ویسے جہاں تک میں نے سنا ہے۔۔۔لوگ کہتے ہیں کہ یہ

نواب صاحب سے محبت کرتی ہیں۔۔۔ان کا بہت جھکاؤ نظر آتا

ہے نواب صاحب کی طرف۔۔

جو وہ کہتے ہیں وہی کرتی ہیں۔۔۔اور جب بھی یہاں آتی ہیں ان کی

تیاری دیکھنے لائق ہوتی ہے۔۔۔"

رجو کی بات پر اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تو وہ شادی کیوں نہیں کرلیتا اس سے۔۔۔جب اتنی مری جا رہی

ہے اس کے پیچھے۔۔۔"

نساء نے خفگی سے کہا تھا۔۔

"نواب صاحب کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔وہ تو آپ کے علاوہ کسی کی طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں۔۔۔ورنہ ان کے پیچھے تو ایک دنیا پاگل ہے۔۔۔آپ نے دیکھا نہیں تھا کیسے ایشانی بی بھی نواب صاحب کو دیکھ کر ہوش کھو بیٹھی تھیں۔۔۔"

رجو کی بات پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔مگر وہ الجھ گئی تھی۔۔۔

اسے اس شخص کی بالکل سمجھ نہیں آتی تھی۔۔اسے نفرت بھی اسی سے کرنی تھی اور اس کے علاوہ کوئی گوارہ بھی نہیں تھی اسے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔اس کی ایک ایک سانس قرض ہے مجھ پر۔۔۔میرے جوان بیٹے کو قتل کیا ہے اس نے۔۔۔ میں اس کا پورا قبیلہ ختم کر دوں گا۔۔۔"

شمریز خان برلاس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

جوان بیٹے کی موت نے اس کے حواس چھین لیے تھے۔۔۔

"بس کرو شمریز اس دشمنی کو یہیں ختم کرو۔۔۔اگر مزید بربادی نہیں چاہتے تو یہیں ختم کر دو سب۔۔۔مزید آگے مت بڑھنا۔۔۔ وہ اپنے قبیلے والوں کو اپنے اولاد مانتا ہے۔۔۔اس نے کہا ہے کہ

اگر اس کے لوگ میں سے کسی کا قطرہ بھی بہا تو وہ کسی کو نہیں

چھوڑے گا۔۔۔

تم لوگوں کو میں پہلے بھی منع کرتا تھا کہ فساد مت پھیلاؤ۔۔۔ مگر

تمہارے بیٹے کو شوق تھا اس سے الجھنے کا۔۔۔

اپنی موت کو خود آواز دی اس نے۔۔۔ اب تم بھی وہی کرنے جا

رہے ہو۔۔۔ میری نصیحت سمجھ لو باقی کے تین بھی مارے جائیں

گے ایسا مت کرو۔۔۔"

اطہر شاہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

مگر شمریز خان اس وقت ایک ہی بات پر اڑا ہوا تھا کہ اسے کسی بھی قیمت پر نواب اشہاب لغاری کو موت کے گھاٹ اتارنا تھا۔۔اور اس کے قبیلے پر اپنی حکومت قائم کرنی تھی۔۔

یہ خواہش ابھی سے نہیں تھی۔۔۔بہت سالوں سے تھی۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اس کا خاتمہ کرنا چاھتا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔اب میرے بیٹوں کا نہیں اس کا خون بہے گا۔۔وہ جو اس کے قبیلے والے اسے سر پر بیٹھائے ہوئے ہیں نا۔۔ایسے ہی اس کا جنازہ بھی اٹھائیں گے۔۔۔جیسے میں نے اپنے جوان بیٹے کا اٹھایا۔۔

ان ہاتھوں سے اسے دفنایا۔۔۔"

شمریز خان برلاس کی آنکھوں میں اس وقت بھی آنسو تھے۔۔۔

اس کا سب سے بہادر بیٹا مار دیا تھا اس نواب نے۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی جا کر ختم کر دے اسے۔۔۔

شمریز خان برلاس کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔سفاکی میں وہ بھی کسی سے کم نہیں تھا۔۔

اس کی زندگی کا سب سے بڑا دشمن تھا نواب اشہاب لغاری۔۔۔۔ جس پر پہلے بھی بہت سارے قرض باقی تھے اس کے۔۔۔۔ اب ان میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

"لگتا ہے میرے پچھلے دیئے سارے وار بھول گیا ہے۔۔۔۔ اس کے اندر کی سفاکیت ختم ہو رہی ہے۔۔۔ اسے دوبارہ سے ایک گہرا زخم دینا ہو گا۔۔۔ اب ایک ہی انسان کے ذریعے اسے زخم دیا جا سکتا ہے۔۔۔

اور وہ ہے اس کی بیوی نساء افتخار سومرو۔۔۔اس لڑکی سے کسی بھی طرح رابطہ کرو۔۔۔یقیناً وہ ابھی تک اپنے شوہر کی اصلیت سے واقف نہیں ہو گی۔۔۔اسے ساری اصلیت بتاؤ۔۔۔

اسے بتاؤ کہ اس نے ابھی تک اپنے شوہر کی اصل درندگی تو دیکھی ہی نہیں۔۔۔

کیسے اس نے اپنی ہی ماں کو قتل کیا ہے۔۔۔وہ اپنی سگی ماں کو اپنے ہاتھوں قتل کرنے والا کیا اچھا شوہر اور باپ بن پائے گا۔۔۔"

شمریز خان برلاس کے الفاظ پر وہاں سب کے ہی چہروں کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

"شمریز میں اب بھی یہی کہوں گا پرانی باتوں کو نہ دوہراؤ۔۔۔
خدا کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔ دونوں طرف سب ختم ہو جائے
گا۔۔۔ سب برباد ہو جائے گا۔۔۔"

اطہر شاہ علاقے میں امن چاہتے تھے۔۔۔ وہ ایک درویش قسم کے
انسان تھے۔۔

جو تھے تو شمریز خان کی طرف مگر ان کی سوچ ہمیشہ نیوٹرل رہی
تھی۔۔۔ ان کا یہی کہنا تھا کہ جب تک اشہاب لغاری کو نہ چھیڑا
جائے وہ کچھ نہیں کہتا تھا۔۔

لیکن جب اس پر وار کیا جاتا تھا تو وہ تب ہی پیچھے ہٹتا تھا جب اگلے کا سب کچھ ختم نہ کر دے۔۔۔

شمریز کے بیٹے نے غلطی کی تھی اشہاب لغاری نے اسے اس کی اصل جگہ پہنچا دیا تھا۔۔۔

مگر یہ حقیقت شمریز خان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ پھر سے اپنی پلاننگ شروع کر چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔جب اشہاب فریش ہو کر واش روم سے نکلتا مرر کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

سیاہ لباس میں مضبوط چوڑا سراپا مزید نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔

نساء کن اکھیوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔

اس کی طبیعت آج بہت بوجھل سی تھی۔۔۔ دل گھبرا رہا تھا۔۔۔

اسے بہت عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو۔۔۔

ان دونوں کے بیچ کی سرد مہری ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔۔ دونوں
طرف سے اسے کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔۔ وہ اس کا
بہت اچھے سے خیال رکھ رہا تھا۔۔

وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کرتی تھی۔۔۔یہ جاننے کے باوجود وہ اس کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔

مگر اس انسان کی بے رحمی اور سنگدلی ابھی بھی ہنوز تھی۔۔۔۔وہ نجانے کیوں ایسا تھا۔۔۔

نساء اس کا ماضی جاننا چاہتی تھی۔۔۔مگر ایسی کسی بھی بات کے ذکر پر وہ پھر سفاک درندہ بن جاتا تھا۔۔۔

"تم کہیں جا رہے ہو۔۔۔؟"

نساء نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں ایک ضروری کام سے جارہاہوں۔۔۔"

اس نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔

"اس لڑکی کے پاس جارہے ہو۔۔۔؟اس کی مدد کرنے۔۔۔"

نساء نے پوچھا تھا۔۔ جبکہ اپنے کف لنکس بند کرتے اشہاب لغاری کے ہاتھ تھم گئے تھے۔۔۔

"کونسی لڑکی۔۔۔؟؟"

اس نے مڑ کر اسے گھورا تھا۔۔۔

"وہی حسین لڑکی۔۔۔جو اس دن آئی تھی تم سے ملنے۔۔۔"

اس نے اپنا انداز نارمل رکھا تھا۔۔۔ مگر جلن کا احساس واضح ہو رہا تھا۔۔۔

"ماہ رخ کی بات کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ اب اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ نساء اس پر سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھے۔۔۔

"ہاں وہی۔۔"

نساء نے بے تاثر چہرے کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔

"ہاں وہیں جا رہا ہوں۔۔۔"

وہ تیار تھا جانے کے لیے۔۔۔نساء نے بے اختیار اس کے سحر انگیز

سراپے سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔وہ بھرپور مردانہ وجاہت کا

شاہکار تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر کوئی بھی آپ و دل ہار سکتی تھی۔۔۔بس سفاکیت

تھوڑی کم کر لیتا۔۔۔

مگر اس کے ساتھ تو وہ باقی دنیا سے بھی زیادہ بے رحمی برت چکا

تھا۔۔

ایسا نساء کو لگتا تھا۔۔۔

"رجو کو بلا دو پلیز۔۔۔"

نساء کی آواز میں نمی کا احساس واضح تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

اشہاب نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے نیچے اترنا ہے۔۔۔ مگر میرے پیروں میں درد ہو رہا ہے۔۔۔
وہ مساج کر دے گی۔۔۔۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ
اشہاب لغاری کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

وہ آئل لے کر اس کے قریب آیا تھا۔۔نساء نے حیرت بھری

پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ اس کے پیروں کا مساج کرنے لگا تھا۔۔۔نساء کو اپنی بصارتوں

پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"بی یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟"

نساء کو ہوش تب آیا تھا۔۔۔جب وہ اس کے پیر کو اپنے گود میں

رکھ گیا تھا۔۔۔

اس نے پیر کھینچنے کی کوشش کی تھی مگر اشہاب نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔

نساء کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم یہ سب کر کے اچھا بننا چاہتے ہو۔۔۔؟"

نساء نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔وہ نرم ہاتھوں سے اس کے پیروں کا مساج کر رہا تھا۔۔۔

نساء کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"میں جیسا ہوں ویسے خوش ہوں۔۔۔مجھے اچھا بننے کا شوق نہیں

ہے۔۔۔"

وہ شخص بہت نرمی سے اس کی دودھیا سوجے ہوئے پیروں کا

مساج کر رہا تھا۔۔۔نساء کا دل اس شخص کے آگے جھکنے لگا

تھا۔۔۔جو انسان اتنی پرواہ کر رہا تھا اس کی۔۔۔

وہ بھلا اس بچے کو کیوں کر ختم کرتا۔۔۔۔

نساء کو لگا تھا جیسے کوئی وجہ تھی کہ غصے اور جذبات میں اس نے ایسی

بات کی تھی۔۔۔مگر وہ کیا وجہ تھی۔۔۔

اسے کیوں نہیں بتایا جا رہا تھا۔۔۔یہ شخص ایسا بے حس کیوں تھا۔۔۔یا شاید خود کو ایسا ظاہر کرتا تھا۔۔۔

"اس بچے کو چھونے بھی نہیں دوں گی میں تمہیں۔۔۔۔"

نساء نے اسے وارن کیا تھا کہ اس کی یہ کوششیں اسے معافی نہیں دلا سکتی تھیں۔۔۔

"اب تک خود کو چھونے سے تو روک نہیں پائی۔۔۔بچے سے کیا ہی دور رکھ پاؤ گی۔۔۔"

اس نے سرخ بے باک نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔نساء شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے پیر کھینچنے چاہے تھے مگر وہ اس نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔

یہ شخص آئیڈیل شوہر بن سکتا تھا۔۔۔اسے دوسروں کے سامنے بے انتہا عزت دیتا تھا۔۔۔پہلے دن سے ہی اس کا مقام سب پر واضح کر دیا تھا۔۔

اس کی زرا سی تکلیف پر پوری حویلی کو ہلا کر رکھ دیتا تھا۔۔اسے تکلیف دینے والوں کو سخت سے سخت سزا دیتا تھا۔۔

وہ جس طرح سے حویلی سے فرار ہوئی تھی اسکے بعد اس کا یہاں کوئی مقام نہیں رہنا تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے پھر بھی اسے وہی عزت بلکہ اس سے کہیں زیادہ اہمیت دی تھی۔۔۔

اس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے آرام کی خاطر خود ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتا تھا۔۔۔

اس کے خاندان کے مردوں کے آگے تو یہ شخص بہت اوپر تھا۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر اسے تکے گئی تھی۔۔۔

مگر وہ اسے برا کیوں سمجھتا تھا۔۔۔ اسے لفظوں کی مار کیوں مارتا تھا۔۔۔

وہ محبت سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔ محبت کرنے کو گناہ کیوں سمجھتا تھا۔۔۔۔

محبت کرنے والوں کے لیے اس کی سزائیں اتنی سنگین کیوں ہوتی تھیں۔۔۔

اولاد جیسی نعمت سے منہ کیوں موڑا تھا اسنے۔۔۔۔ یہ سب باتیں تھیں جو اگر یہ شخص سنوار لیتا تو وہ دنیا کا سب سے بہترین مرد کہلاتا تھا۔۔۔۔

ایک آئیڈیل شوہر۔۔۔

"تمہاری محبت مجھے نہ ملی تو میں گزارہ کرلوں گی۔۔۔ مگر محبت کو گناہ تو مت سمجھونا۔۔۔ اپنی یہ سفاکیت تو ختم کر دو۔۔۔ اپنے اس درد سے آگاہی دے دو۔۔۔ جو اپنے سینے میں چھپا کر رکھا ہوا ہے تم نے۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔۔ وہ اس شخص سے نفرت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ اس کے لیے اپنے دل کو موم ہونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں کے ارتکاز پر اشہاب نے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔وہ ہڑبڑا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"کیا تمہیں بھی اچھی لگتی ہے وہ۔۔۔؟؟ دوسری شادی کیوں نہیں

کر لیتے اس سے۔۔۔"

وہ اٹھنے لگا تھا جب نساء نے اسے دوبارہ پکارا تھا۔۔۔

اس کے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔اس نے پلٹتے سرد نگاہوں

سے اسے گھورا تھا۔۔

بلیک کلر کے لباس میں جس پر کریم کلر کے دھاگوں سے بہت

خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی۔۔ دوپٹے کو کندھوں پر پھیلائے۔۔

وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید حسین ہوتی جا رہی تھی۔۔

اس کا بھرا ابھرا دلکش وجود اور ممتا کے نور سے جگمگاتا دلفریب

چہرا۔۔۔ یہ لڑکی حسن کی ملکہ تھی۔۔۔

جو دل کو گھائل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

اوپر سے اس کی دلیری اور نروٹھا انداز ویسے ہی اس کے روپ کو

چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔۔

وہ جیسے اس سے بات کرتی تھی۔۔۔ایسے بات کرنے کی اجازت بی بی صاحبہ کو بھی نہیں تھی۔۔۔

مگر وہ پوری دیدہ دلیری سے اسے تم اور نجانے کیا کیا کہتی تھی۔۔۔

جب سے آئی تھی اس سے دوری بنائے ہوئے تھے۔۔۔اسے پاس جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کی ساری باتیں بہت آرام سے مان رہا تھا۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ کافی کمزور تھی۔۔۔

اس کے لیے آگے مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔۔۔یہ سن کر وہ سفاک اور بے رحم انسان ڈر گیا تھا۔۔۔وہ کوئی مسائل نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسی لیے وہ جو کہتی تھی وہ مان رہا تھا۔۔۔اسے یہ لڑکی کسی بھی قیمت پر اپنی زندگی میں چاہیے تھی۔۔۔

وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ اس کی تھی اور ہمیشہ اسی کا ہو کر رہنا تھا۔۔۔۔

وہ آدھی رات کو بھی اسے اٹھاتی تھی تو وہ اٹھ جاتا تھا۔۔۔اس نے کمرے کے بارے ملازمین کی فوج کھڑی کر رکھی تھی۔۔وہ جو کہتی تھی اسے فراہم کیا جا رہا تھا۔۔

وہ ساری ساری رات اس کے ساتھ جاگ کر گزار دیتا تھا۔۔۔وہ نواب جسے اپنے آرام میں زرا سا خلل بھی برداشت نہیں تھا۔۔۔ اس لڑکی نے اس کی نیند ایسی ڈسٹرب کی تھیں کہ وہ بمشکل چند گھنٹے سو پاتا تھا۔۔۔

"غلط کیا کہا میں نے۔۔۔ویسے بھی تمہیں بہت شوق ہے اس گھر کے مردوں کی دوسری شادیاں کروانے کا۔۔۔"

نساء کو اس سے ماہ نور کی بات کرنی تھی۔۔

مگر اس کے سرد تاثرات دیکھ بات کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی تھی۔

"تم اپنی ہی بہن پر سوتن لانے کی اجازت دے چکے ہو۔۔اس سے بڑی سفاکیت کیا ہو گی۔۔"

وہ غصے بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کس نے کہا آپ سے یہ۔۔۔؟"

وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

نساء پیچھے کو سرک گئی تھی۔۔۔وہ اس سے ایسے ہی دوری برتے ہوئے تھے۔۔۔اور ایسا کرنے پر اس شخص کے چہرے پر جو رد

تاثرات چھاتے تھے۔۔۔اس لڑکی کی گھبراہٹ بڑھ جاتی

تھی۔۔۔

مگر پھر بھی وہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔

"ماہ نور نے۔۔۔وہ خوش نہیں ہے اپنے شوہر کی دوسری شادی

سے۔۔۔ایک بیوی بھلا کیسے برداشت کر سکتی ہے اس کا شوہر کسی

اور عورت کے ساتھ بٹ جائے۔۔"

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"مرد کو اجازت ہے چار شادیاں کرنے کی۔۔۔"

اس کی نگاہیں نساء کے حسین سراپے پر تھیں۔۔۔

نساء اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔اسے اپنے بابا کی حویلی میں جازم اور اپنے بھائیوں کے کارنامے پتا چلتے تھے تو نفرت محسوس ہوتی تھی۔۔۔اسے ایسا مرد نہیں چاہیے تھا۔۔۔

جو ناجائز تعلقات رکھتا ہو۔۔۔

اس کی یہ دعا قبول تو ہوئی تھی۔۔۔اسے ایک باکردار مرد مل گیا تھا۔۔۔جس نے آج تک اس کے سوا کسی عورت کو نہیں چھوا تھا۔۔۔جو صرف اسی پر اپنا استحقاق اور حق جمانے کا شوق اور چاہ رکھتا تھا۔۔۔

مگر وہ اسے ایک بد کردار لڑکی سمجھتا تھا۔۔۔یہ بات اس کے لیے کم اذیت کا باعث نہیں تھی۔۔۔

اس کے سینے میں دل نام کی شے تھی ہی نہیں۔۔۔۔ایسا نساء کو لگتا تھا۔۔۔وہ اسے پہلے سے تھوڑا سا سدھرا ہوا الگ رہا تھا۔۔۔مگر وہ اسے مزید نرم کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"پلیز اس روایت کو ختم کر دو۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اشہاب اس لڑکی کو تکے گیا تھا۔۔۔

وہ جس قدر سفاک تھا یہ اتنی ہی رحم دل تھی۔۔۔

"کیا تم خود بھی دوسری شادی کرو گے۔۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔

اس لمحے پہلی بار نساء نے اس شخص کی آنکھوں میں مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔

"کیا کرنی چاہیے؟؟"

اس نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا تھا۔۔۔

"جیسے میری بات مانو گے ناتم۔۔۔"

نساء نے خفگی سے کہا تھا۔۔

"مان لوں گا تم اپنی مرضی بتاؤ۔۔۔"

وہ اس وقت منہ بسورتی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔

"کر لینا کسی اچھی سی باکردار لڑکی سے شادی۔۔۔ماہ رخ بھی بہت خوبصورت ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ اچھی لگے گی۔۔۔ مگر میری اولاد کو کسی اور عورت کو مت دینا تم۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تمہاری اولاد کو تو تم نے ہی سنبھالنا ہے۔۔۔ میری دوسری بیوی تمہارے بچوں کو کیوں پالے گی۔۔۔"

وہ اس کا ضبط آزمار ہا تھا۔۔۔ مگر اس کی بات کے جواب میں اس لڑکی نے جو بات کی تھی وہ نواب اشہاب لغاری کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"میں نہ رہی تو میرے بچے کو بی بی صاحبہ کو دے دینا۔۔۔ تم اسے اپنی نفرت کا نشانہ مت بنانا۔۔۔ بدکردار تو میں ہوں نا۔۔۔ وہ معصوم ہو گا۔۔۔ اسے میرے حصے کی نفرت مت دینا تم۔۔۔"

آج تک وہ سفاک بنتا آیا تھا۔۔۔ مگر آج اس لڑکی نے سامنے بیٹھے شخص پر سفاکی کی انتہا کر دی تھی۔۔۔

اس تصور سے بھی اس کی آنکھوں میں خون اتر گیا تھا۔۔۔ سینے میں موجود پتھر میں اس پل ہلچل ہوئی تھی۔۔۔ درد کا شدید لہر اسے چیر گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسا بولنے کی بھی۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔ نساء اس کا یہ بپھرا انداز دیکھ دہل گئی تھی۔۔۔

اس کے بالوں میں اپنی بے رحم انگلیاں پھنساتا وہ اس کا چہرا اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"آئندہ اگر ایسی بات زبان سے نکالی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ تم ہی ہو گی جسے میری بے رحمی اور سفاکیت برداشت کرنی ہے۔۔۔ میرے اندر کی درندگی کا اپنی رحمدلی سے مقابلہ کرنا ہے۔۔۔

اگر دوبارہ ایسی بکواس کی تو پوری دنیا جلادوں گا میں۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے کوئی اولاد۔۔۔ صرف تم چاہیے ہو مجھے۔۔۔

نہیں ہو بد کردار تم۔۔۔میں وحشی درندہ ہوں جس نے ہمیشہ سے یہ بکواس کی۔۔۔اور اس کی سزا بھی پائی ہے۔۔۔تم نے اچھا کیا مجھے چھوڑ کر گئی۔۔۔میں اسی سزا کے لائق تھا۔۔۔

تم دنیا کی سب سے زیادہ حسین اور باکردار لڑکی ہو۔۔۔نواب اشہاب لغاری کو دنیا میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں چاہیے۔۔۔کسی اور عورت کو نہیں جانتا میں۔۔۔کون حسین ہے کون بدصورت ہے۔۔۔

کسے میری چاہ ہے۔۔۔کسے نہیں ہے۔۔۔مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔مجھے اگر اپنی سانسوں کے قریب بھی اگر کوئی چاہیے ہے

تو وہ صرف تم ہو۔۔ میری نفرت، سفاکیت، وحشت ناکی اور بے رحمی صرف تمہارے لیے ہے۔۔۔

میں پھر کہہ رہا ہوں اگر دوبارہ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کی تو میں دنیا جلا ڈالوں گا۔۔۔ سب کچھ ختم کر دوں گا۔۔۔ تم واقف ہو میرے جنون سے۔۔۔ میں سب کر سکتا ہوں۔۔۔"

اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلساتا وہ اس پل نساء کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

وہ یک ٹک سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

جو اپنی بات کہتا اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ نساء اپنی جگہ پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

یہ شخص کیا بول گیا تھا۔۔۔ اس کے دل سے جیسے بہت بھاری بوجھ سرک گیا تھا۔۔۔ اس کے شوہر کی نظر میں وہ بدکردار نہیں تھی۔۔۔ وہ واقف تھا اس کی سچائی سے۔۔۔

وہ جا چکا تھا مگر نساء کی دھڑکنوں میں اسی کا نام گونجنے لگا تھا۔۔۔ چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔ مگر پہلی بار سکون سا پورے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی آپ کے گھر والے ملنے آئے ہیں آپ سے۔۔۔'

نساء کمرے میں تھی جب رجو نے اسے آکر بتایا تھا۔۔۔

"وہ لوگ کیوں آئے ہیں۔۔۔مجھے نہیں ملنا ان سے۔۔۔"

نساء نے دوٹوک انکار کیا تھا۔۔۔

"وہ کہتے ہیں ہمیں ایک بار معافی مانگنی ہے آپ سے۔۔۔"

رجو نے بتایا تھا۔۔۔نساء کو پتا چل چکا تھا کہ اشہاب اس کے گھر جاکر اس کی بے گناہی ثابت کروا چکا تھا۔۔۔

جو سن کر نساء مزید حیران ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے باکردار مانتا تھا۔۔پھر اتنا ٹارچر کیوں کیا تھا۔۔۔

نساء کو اس شخص کی بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ کی اماں سائیں بہت رو رہی ہیں۔۔۔وہ ملنا چاہتی ہیں آپ سے۔۔۔"

رجو کی بات پر نساء کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔وہ ماننے کے لیے مان گئی تھی۔۔۔

"نساء میری بچی ہمیں معاف کر دو۔۔۔ہم نے تمہارے ساتھ

بہت زیادتی کی۔۔۔ تمہارے بھائی بہت شرمندہ ہیں تم سے۔۔۔"

خدیجہ بیگم اسے سامنے دیکھ اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔۔افتخار

صاحب کے چہرے پر بھی ندامت بھرے تاثرات چھائے ہوئے

تھے۔۔۔

"آپ اپنی بات کریں۔۔۔ان کو تو یہ شرمندگی اسی وجہ سے ہو

رہی ہو گی کہ میرا شوہر بہت طاقتور ہے۔۔۔اس کے ساتھ

تعلقات بہتر کر کے فائدہ ہو سکتا ہے انہیں۔۔۔"

نساء کی بات پر خدیجہ بیگم نے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہم سے تمہارے معاملے میں بہت زیادتی ہوئی ہے۔۔۔ ہم دل سے شرمندہ ہیں۔۔۔ ہمیں معاف کردو۔۔۔"

افتخار صاحب کے انداز سے ان کی شرمندگی ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

"آپ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔ کیا آپ بھول چکے ہیں کہ آپ نے مجھے بیچ دیا تھا۔۔۔ بہت قیمتی زمینوں کے عوض سودا کیا تھا میرا۔۔۔ اب پھر سے آپ لوگوں کو مجھ سے کچھ چاہیے۔۔۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں آپ۔۔۔"

نساء نے بچپن سے لے کر اب تک جو زندگی گزاری تھی۔۔۔ اسے ان لوگوں کی باتوں پر اب کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ان کے دل میں اس کے لیے زرا سی

محبت بھی جاگ سکتی تھی۔۔۔

"ہم وہ ساری زمینیں واپس کر دیں گے۔۔۔ ہمیں بس تمہاری

معافی چاہیے۔۔۔"

عتیق اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اور اس کے قدموں میں آن بیٹھا

تھا۔۔۔

نساء نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔

"معاف کر دوں ہمیں۔۔۔۔ ہم نے ہمیشہ بہت بد صورت رویہ رکھا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

عتیق کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ سرفراز بھی اندر آچکا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ بہت زیادہ شرمندہ تھے۔۔۔ نساء کو اس کایاپلٹ کر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر اسے سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کہ اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا۔۔۔ وہ محبت جو ہمیشہ اسے اپنے گھر والوں سے

چاہیے تھی۔۔۔وہ ایک دم سے اس کی جھولی میں ڈال دی تھی اس شخص نے۔۔۔

اس نے معاف کر دیا تھا سب کو۔۔۔ان سب کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔۔

اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ دیر سے ہی سہی مگر ان کو اپنی غلطی کا احساس تو ہوا تھا۔۔۔اس کے تینوں بھائی اس سے معافی مانگنے آئے تھے۔۔۔

اس کے بابا نے بھی اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔جو وہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اس کا دل ان دنوں ویسے ہی بہت بوجھل سا تھا۔۔۔ عجیب سا
محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے سب کو معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

اس وقت وہ ایک ہی انسان سے خفا تھی۔۔۔۔ جو اس کو خوش
کرنے کے لیے سامنے آئے بغیر یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

نساء اس کی ہر خطا معاف کر سکتی تھی مگر وہ نہیں جو بات اس شخص
نے اس کی اولاد کے لیے بولی تھی۔۔۔۔۔

اس کے گھر والے کافی دیر اس کے پاس بیٹھے رہے تھے۔۔۔خدیجہ بیگم نے اسے سینے سے لگائے رکھا تھا۔۔۔

ان کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔بار بار اس کی پیشانی چوم کر وہ اس سے اسی بات کی تصدیق کرتی تھیں کہ کیا اس نے انہیں معاف کر دیا۔۔۔

افتخار صاحب بھی اپنے بد صورت رویے کو یاد کرتے رو دیئے تھے۔۔۔نساء ان کے کندھے پر سر رکھے ان سے شکوے اور گلے کرتی رہی تھی۔۔۔

جسے وہ بہت محبت سے سنتے ان کا جواب دیتے رہے تھے۔۔۔

ان سب کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو نیچے ہی شفٹ کیا گیا تھا۔۔۔جب وہاں ایک جانب رکھا لینڈ لائن بجنے لگا تھا۔۔۔

وہاں آس پاس اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔جب کوئی نہ آیا تو وہ خود ہی آگے بڑھتی ریسیور اٹھا گئی تھی۔۔۔

"اگر میں غلط نہیں ہوں تو کیا آپ نواب صاحب کی بیگم بات کر رہی ہیں۔۔۔"

اس کے کال اٹینڈ کرتے ہی دوسری جانب سے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"جی آپ کون۔۔۔؟؟"

وہ حیران ہوئی تھی کہ اسے کیسے پہچان لیا گیا تھا۔۔۔

"آپ کا خیر خواہ۔۔۔ آپ جانتی ہیں آپ جس درندے کے ساتھ رہ رہی ہیں اس کے شر سے اس کی ماں بھی محفوظ نہیں رہ سکی۔۔۔ اپنی ماں کا قاتل ہے وہ۔۔۔ بہت بے دردی سے قتل کیا ہے اس نے اپنی ماں کو۔۔۔

اور جانتی ہیں آپ اس کی ماں کا جرم کیا تھا۔۔۔ وہ اس کے جیسے اس کے درندہ صفت باپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھیں۔۔۔ ان

کی محبت کوئی اور انسان تھا۔۔۔اسی محبت کی سزا ملی ہیں

انہیں۔۔۔۔

وہ شخص انسان نہیں درندہ ہے۔۔۔ آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ

دور چلی جائیں یہاں سے۔۔۔

ورنہ آپ کا انجام بھی وہی ہو گا جو اس کی ماں کا تھا۔۔۔ آپ کو

دنیا کے سامنے دے رہا ہے۔۔۔بہت اچھا بننے کی کوشش کر رہا

ہے۔۔۔"

وہ شخص بول رہا تھا اور نساء کو لگا تھا پوری حویلی کا ملبہ اس کے سر پر

آن گرا ہو۔۔۔

"نن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ میرا شوہر ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ ایسا نہیں کر

سکتے۔۔۔"

نساء ماننے سے انکاری تھی۔۔۔۔

"نہ کریں یقین میری بات کا۔۔۔ مگر اس وقت یقین ہو گا جب

آپ کی آنکھوں کے سامنے اپ کی اولاد کی جان لے گا وہ۔۔۔۔

وہ انسانی روپ میں درندہ ہے۔۔ ابھی بھی وقت ہے آپ کے

پاس۔۔۔

اپنی اولاد کو بچانے کے لیے اس سے دور چلی جائیں۔۔۔ورنہ نہیں بچا پائیں گی اپنے بچے کو۔۔۔۔

ویسے میں اگر غلط نہیں ہوں تو اس بچے کی خبر سنتے ہی نواب صاحب نے اسے مروانے کی بات کی تھی۔۔۔تو اس انسان سے آپ کی اولاد کیسے محفوظ رہ سکتی ہے۔۔۔"

وہ شخص کال کاٹ چکا تھا اور نساء کی حالت ایسی تھی جیسے وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔۔

اس کا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا۔۔۔۔

"بی بی جی کس کا فون تھا۔۔۔؟؟"

رجو اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ نساء کا آنسوؤں سے بھرا چہرا دیکھ وہ تشویش کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔"

نساء کا سر بہت بری طرح سے چکرایا تھا۔۔۔

رجو کی چیخیں اندر داخل ہوتے اشہاب اور ابتسام نے بھی سنی تھیں۔۔۔

وہ تیزی سے اندر آیا تھا۔۔۔۔

نساء رجو کی بانہوں میں ڈھے گئی تھی۔۔۔ماہ نور نے بھی قریب

آتے اسے سہارا دیا تھا۔۔۔

"نساء۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

جب نساء نے بمشکل آنکھیں کھولتے سہمی نظروں سے اس کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

ان آنکھوں میں اس وقت کوئی ایسا تاثر تھا کہ وہ اپنی جگہ پر تھم گیا

تھا۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ ان کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔

"بھائی بھابھی کو فوری ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔۔۔"

ماہ نور کی چیخ پر وہ ہوش میں آتا تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا اور کسی قیمتی متاع کی طرح اس کے بے جان وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کس کا فون تھا۔۔۔؟؟؟"

اس نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ رجو سے پوچھا تھا۔۔

"میں نہیں جانتی نواب صاحب۔۔۔ مگر بی جی ان کی بات سن کر بہت رو رہی تھیں۔۔۔ جیسے کچھ بہت غلط کہا گیا ہو۔۔۔ وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھیں۔۔"

رجو کی بات پر وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا اس کے خلاف سازش ہو رہی تھی۔۔۔ مگر دشمن ایک بار پھر سے پستی میں گر چکا تھا۔۔۔

"اگر میری بیوی یا بچے کو نقصان پہنچا تو میں تمہاری نسلیں برباد کر دوں گا شمریز خان برلاس۔۔۔"

اپنے موبائل پر انجان نمبر سے آتے فون کو اٹینڈ کرتے وہ غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں دوسری جانب سے قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"ارے نواب صاحب غصہ کیوں کرتے ہیں۔۔۔ آپ کو بھی تو یہ بچہ نہیں چاہیے تھا۔۔۔ ہم نے تو آپ کا کام آسان کر دیا۔۔۔"

اس شخص کی خباثت اس کے لہجے سے ٹپک رہی تھی۔۔۔

"اپنے قبیلے کے زمینداروں کے قتل پر جو انسان تمہاری حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجا کر جا سکتا ہے۔۔۔ سوچوں میری بیوی کو نقصان پہنچانے پر میں کیا حشر کر سکتا ہوں تمہارا۔۔۔

میرے جواب کا انتظار کرنا اور اپنے دوسرے بیٹے کے لیے قبر تیار کروالو۔۔۔ جس نے یہ گھٹیا حرکت کی ہے۔۔۔

اچھی بات ہے تم ایک ایک کر کے اپنے سارے بیٹوں کے میرے آگے پیش کر رہے ہو۔۔۔ تمہیں موت کی گھاٹ اتارنے سے

پہلے میں تمہاری پوری نسل کا خاتمہ کروں گا تمہاری آنکھوں کے سامنے۔۔"

نواب اشہاب لغاری کی دھاڑ زخمی شیر جیسی تھی۔

اسے خبر مل چکی تھی کہ جس نمبر سے کال کی گئی تھے وہ زین خان برلاس کی تھی۔۔۔

اب اس کی باری تھی مرنے کی۔۔۔۔۔

"اپنی معشوقہ کے ساتھ ایبٹ آباد کے ایک ہوٹل میں ہے وہ اس وقت۔۔۔کیا حکم ہے سائیں۔۔۔۔"

مراد نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"ایسی موت دو کہ درد اسے ہو اور چیخیں اس کے باپ کی نکلیں۔۔۔"

ایسے لوگ اسے سفاک بننے پر مجبور کر دیتے تھے۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں اس وقت بے رحمی کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

اسی لمحے اسے ماہ نور نے بلایا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اشہاب لغاری کے اندر جیسے کچھ ختم کر گئے تھے۔۔۔

"بھابھی کا کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ان دونوں میں سے کسی ایک کو بچانا ہو گا۔۔۔بھابھی نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ اگر ایسا کوئی مسئلہ ہو تو ان کے بچے کو بچایا جائے۔۔۔انہوں نے کہا تھا اگر میں نے ایسا نہ کیا تو وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی۔۔"

ماہ نور بہت بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔بی بی صاحبہ نے اس کی سرخ آنکھیں دیکھی تھیں۔۔

"مجھے دوں وں کی زندگی چاہے ہے ماہ نور۔۔۔۔وہ دونوں میرے لیے بہت ضروری ہیں۔۔۔جو چاہے کرو مگر ان دونوں کو کچھ نہیں

ہونا چاہیے۔۔۔نساء میرے لیے اہم ہے اور وہ بچہ اس کے لیے۔۔۔ان دونوں کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔"

اس کی بات پر ماہ نور نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ پہلے سے جانتی تھی اس کا بھائی کیا کہے گا۔۔۔

اس پل نواب اشہاب لغاری کو دیکھ کر کوئی یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ وہیں سفاک انسان تھا۔۔۔جسے کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس کی حالت ایسی تھی جیسے اس کا سینہ چیر کر دل

نکال دیا گیا ہو۔۔۔

"مظلوم لوگوں کی آہوں اور بد دعاؤں سے ڈرو۔۔۔ جس دن

ایک بھی لگ گئی نا تو بہت بری حالت ہو گی تمہاری۔۔۔"

آئی سی یو کے باہر کھڑا وہ سلگ رہا تھا۔۔۔

کانوں میں اس لڑکی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔

"نواب صاحب کبھی کسی کی سن لیتے ہیں۔۔۔ بہت غلط

کر رہے ہیں آپ۔۔۔ اللہ کرے کسی دن آپ کو بھی ایسی

ہی چوٹ ملے۔۔۔ آپ کے دل کے قریبی انسان کو تکلیف ہو اور آپ کو اندازہ ہو درد کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ یہ پتھر دل کسی دن ایسا پگھلے کہ آپ کی ساری درندگی اور وحشت دھری کی دھری رہ جائے۔۔۔"

وہی تو اسے بددعا دیتی رہی تھی۔۔۔ اور آج اسے لگ رہا تھا کہ یہ بددعا لگ گئی تھی اسے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔

لب سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔ دل کی حالت غیر تھی۔۔۔

وقت گزر رہا تھا اور حالات مزید کشیدہ ہو رہے تھے۔۔۔۔اس

کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔وہ شخص جو کرشے کو اپنی کنٹرول میں

رکھتا تھا۔۔۔وہ بے بسی کی تصویر بنا اس وقت خالی ہاتھ کھڑا

تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں کر پارہا تھا۔۔۔

اس کا دل اس کے اختیار میں نہیں تھا۔۔۔اس لڑکی نے اس شخص

کی ہستی کو ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ جو چاہتی تھی وہ کر چکی تھی۔۔۔وہ ایک بار اس سے دور ہو کر

اس کے دل کو جھٹکا دے چکی تھی۔۔۔

اس کی سفاکیت میں کمی کا چکی تھی۔۔۔مگر اب تو وہ سنگدلی کی انتہا

کر گئی تھی۔۔۔۔

اس جذبات سے عاری انسان کو بری طرح سے اپنے پیچھے خوار کر

دیا تھا۔۔اس جسے کسی کے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا

تھا۔۔اس کے چھوڑ جانے کے خیال سے اس کو اپنی جان نکلتی

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے اندر سارے احساسات جگا چکی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے خبر ملی تھی کہ وہ باپ بن گیا ہے۔۔۔۔اس کا بیٹا

پیدا ہوا تھا۔۔۔

جو سب کے کہنے کے مطابق بالکل اس کے جیسا تھا۔۔

مگر اسے تو اس وقت صرف اس لڑکی کی خیریت جاننی تھی۔۔۔

جو پھر سے اپنی ضد میں جیت گئی تھی۔۔۔

بچہ محفوظ تھا مگر اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اسے ابھی تک

ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

ماہ نور کا کہنا تھا کہ اگلے چند گھنٹے اس کے لیے کریٹیکل تھے۔۔۔

باقی سب بچے کے گرد جمع تھے۔۔۔

مگر اس نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔وہ اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں مضبوطی سے تھامتا اسے لبوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"اب کبھی تمہیں اذیت نہیں دوں گا۔۔۔پلیز واپس لوٹ آؤ۔۔۔ظلم کرنے کا حق مجھے ہے۔۔۔تم تو بہت رحمدل ہو نا۔۔۔سب کو معاف کر دیتی ہو۔۔۔میری جانب بھی رحمدلی دکھا دو۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھا۔۔۔ ایسے ہی بیٹھے
نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔۔۔

جب اچانک اسے اس کی پلکوں میں ہلچل سی محسوس ہوئی تھی۔۔

اس کی گرفت میں قید ہاتھ میں بھی حرکت ہوئی تھی۔۔۔

اور پاس بیٹھے شخص کو لگا تھا جیسے اس کی زندگی واپس لوٹ آئی
ہو۔۔۔ اس کی خوف سے لرزتے دل کو سکون ملنے لگا تھا۔۔۔

نساء نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ جب اسے اپنے پاس بیٹھے پایا
تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر اسے تکے گئی تھی۔۔۔آنکھوں میں غصہ اور خفگی تھی۔۔۔نفرت کہیں نہیں تھی۔۔۔

نواب اشہاب لغاری کا خوف مزید کم ہوا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا بتایا گیا تھا۔۔۔

مگر اس کا ماضی ایسا تھا کہ جسے جان کر یہ لڑکی اس سے نفرت کر سکتی تھی۔۔۔

مگر ابھی اس کے تاثرات دیکھ کر وہ یہی سمجھا تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔

"مبارک ہو بیٹا پیدا ہوا ہے۔۔۔"

اس کی انگلیوں پر باری باری اپنے لب رکھتے کہا تھا اسنے۔۔۔۔

یہ خبر سن کر نساء کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔اس نے اشہاب کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔

"میرا بیٹا کیسا ہے۔۔۔؟؟"

وہ بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔۔

"مُجھے نہیں پتا۔۔۔"

وہ دوبارہ سے اس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اس کے دل کو بہت ڈرا دیا تھا۔۔۔وہ اپنے آپ کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک تھی اور اس کا خون جلانے کے لیے تیار تھی۔۔۔

"تم نے میرے بیٹے کو دیکھا بھی نہیں۔۔۔"

نساء نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم نے ہی منع کیا تھا۔۔۔۔"

اس شخص کی نگاہیں اس کے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔
نساء اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"آج تک میری ہر بات مانی ہے نا جیسے۔۔۔"

اسے اس شخص کی سفا کی پر تاؤ آیا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے دروازہ کھلا

تھا اور بی بی صاحبہ بچے کو اٹھائے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ ان

سب کے چہروں پر اس وقت خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ کو پتا ہے چھوٹے نواب صاحب شکل وصورت کے

ساتھ ساتھ مزاج میں بھی بڑے نواب صاحب جیسے ہیں۔۔"

ضیغم نے شرارتی نگاہوں سے بھائی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جو ابھی تک

اس سے خفا تھا۔۔۔

"تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آرام سے لیٹی

رہو۔۔۔"

اسے بچے کو اٹھانے کے لیے سیدھا ہوتے دیکھ اس نے خفگی سے کہا

تھا۔۔۔ نساء دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

"اس معصوم نے کیا بگاڑا ہے آپ کا۔۔۔"

نساء کو اس پر غصہ آنے لگا تھا۔۔ بی بی صاحبہ نے بچے کو اس کے

قریب لیٹا دیا تھا۔۔۔

جسے دیکھ نساء کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ بہت زیادہ پیارا تھا۔۔۔

بالکل اشہاب لغاری کی کاپی تھا وہ۔۔۔اشہاب کی نظریں بھی اس پر گئی تھیں۔۔۔دل میں ایک گداز یت بھرا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جس سے گھبراتا وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

نساء نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے باہر جاتے دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی صاحبہ۔۔۔اپنی اولاد سے کوئی کیسے نفرت کر سکتا

ہے۔۔۔"

اس نے پاس آکر بیٹھتی بی بی صاحبہ کو کہا تھا۔۔۔جن کا دل نہیں

بھر رہا تھا بچے کو دیکھ دیکھ کر۔۔۔

وہ سب بہت خوش تھے۔۔۔سب کی آنکھیں خوشی سے جگمگا

رہی تھیں۔۔۔

"کس نے کہا آپ کو وہ نفرت کرتے ہیں۔۔۔؟؟ ایسا نہیں

ہے۔۔"

بی بی صاحبہ نے اس کے آنسو صاف کرتے محبت سے کہا تھا۔۔۔

"ہم سب ڈر گئے تھے۔۔۔مجھے ایک پل کے لیے لگا تھا کہ دونوں کا بچ پانا مشکل ہے۔۔۔ مگر بھائی نے حوصلہ نہیں ہارا۔۔ ان کا کہنا تھا ان کے لیے دونوں کی زندگی اہم ہے۔۔۔"

ماہ نور کی بات پر نساء کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"نفرت نہیں ہے۔۔۔بس تھوڑا وقت دیں انہیں۔۔۔۔مجھے امید ہے بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

بی بی صاحبہ کی بات پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی تھی۔۔۔

اس نے کسی کے سامنے کچھ ظاہر نہیں کیا تھا۔۔ مگر وہ فون پر کہی گئی باتیں اس کے دماغ کو جکڑے ہوئے تھیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بی بی صاحبہ نے بچے کا نام مصعب رکھا تھا۔۔۔ جو سب کو ہی بہت پسند آیا تھا۔۔

قبیلے کے سبھی لوگ اپنے نواب کے وارث آنے کی خبر پر بہت خوش تھے۔۔۔ بڑے پیمانے پر صدقہ خیرات کیا گیا تھا۔۔۔

پورے دو دن تک قبیلے کی سبھی افراد کو کھانا کھلایا گیا تھا۔۔۔

غریب اور کم حیثیت لوگوں کی ساری حاجتیں پوری کی گئی

تھیں۔۔۔یہ سب کچھ وہی کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے ہی بیٹے سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔۔

نساء اس سے شدید ناراض تھی۔۔۔اور سوچ لیا تھا کہ اب اگر اس نے ملنے کی کوشش کی بھی تو وہ اپنے بیٹے کو اس سے نہیں ملنے دے گی۔۔۔

"بی بی جی چھوٹے نواب صاحب غصے میں بھی نواب صاحب جیسے لگتے ہیں۔۔۔"

رجو اسے گود میں اٹھائے چپ کروانے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔۔جو اچانک بہت بری طرح سے رونے لگا تھا۔۔۔نساء اسی

وقت شاور لے کر نکلی تھی۔۔۔

بالوں کو ٹاول میں لپیٹتے اس نے مصعب کو اٹھاتے اپنے سینے سے لگا

لیا تھا۔۔۔

"میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے ایسے۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتی وہ اسے پیار سے پچکارنے لگی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

رجو فوراً کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔نساء اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اور زیادہ رو رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟"

اس نے سرد تاثرات کے ساتھ نساء کو گھورا تھا۔۔۔جو اسے بالکل نظر انداز کیے ہوئے تھی۔۔

"آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔اگر آپ کی سماعتوں پر گراں گزر رہا ہے تو مجھے واپس اپنے کمرے میں جانے دیں۔۔۔وہاں آپ کو یہ رونا نہیں سننا پڑے گا۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"تم سیدھی طرح سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ اس وقت کافی غصے میں تھا۔۔۔جبکہ نگاہیں نساء پر ہی تھیں۔۔۔ بیرٹ گرین کلر کے لباس میں وہ نکھری نکھری بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کے گیلے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

جن سے نکلتی پانی کی بوندیں اس کی شرٹ کو بھیگو رہی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی دن بدن حسین سے حسین تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ پہلے بھی کچھ کم قیامت نہیں ڈھاتی تھی۔۔۔ مگر ماں بننے کے بعد تو اس کے مزاج ہی بدل گئے تھے۔۔۔

اب وہ اس سے خوفزدہ بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"میرا بیٹا رو رہا ہے۔۔۔ آپ مجھے ڈسٹرب مت کریں۔۔۔"

نساء نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اشہاب کی نظروں کی دلچسپی بڑھنے لگی تھی۔۔۔ وہ اسے چپ کروانے کی کوشش کرتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

وہ چپ نہیں ہو رہا تھا مسلسل روئے جا رہا تھا۔۔

"اس کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔ روئے جا رہا ہے۔۔۔ یہ بالکل آپ پر گیا ہے۔۔ اس نے بھی مجھے بہت تنگ کرنا ہے۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔

"میں نے کب تنگ کیا تمہیں۔۔۔؟ اور یہ تو تمہارا بیٹا ہے۔۔۔ پھر مجھ پر کیسے چلا گیا۔۔۔'

وہ اب بیڈ پر بہت سکون سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے حصے کا کام اب اس کا بیٹا کر رہا تھا۔۔۔

چھوٹے سے ہاتھ میں نساء کے بال الجھے ہوئے تھے۔۔۔ کہ منظر اس کی آنکھوں کو روشن کر گیا تھا۔۔۔

"اچھا ابھی تنگ نہیں کیا آپ نے۔۔۔؟؟ پہلے باپ سونے نہیں دیتا تھا اب بیٹا وہی کر رہا ہے۔۔۔"

وہ غصے میں زیادہ بول گئی تھی۔۔۔جب احساس ہوا تھا تو چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"یہ بدلے لے رہا ہے میرے تم سے۔۔۔"

وہ اٹھ کر قریب آیا تھا۔۔۔اس بچے کا اس طرح رونا نواب اشہاب لغاری کو ڈسٹرب کرنے لگا تھا۔۔۔

"اس کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔۔اتنا کیوں رو رہا ہے۔۔۔کہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔۔۔؟"

اس کے پاس آن کھڑے ہوتے وہ تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ صبح ماہ نور کے چیک اپ کیا ہے۔۔۔ کوئی پرابلم نہیں ہے اسے۔۔۔۔ باپ کی طرح بے وجہ چلانے کا شوق ہے اسے۔۔۔"

وہ تپی ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کی اولاد بالکل اس کے جیسی تھی۔۔۔

"تم اس معصوم کو کیوں ڈانٹ رہی ہو۔۔۔ میرا غصہ مجھ پر نکالو۔۔۔"

اشہاب کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

"کیوں جب اس کا باپ اس سے میرے حصے کی نفرت کر سکتا ہے۔۔۔ تو میں کیوں آپ کے حصے کا غصہ اس پر نہیں نکال سکتی۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسی کی طرح سرد لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اس کی بات پر اشہاب کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔

"میرے اندر نفرت باقی کہاں رہنے دی ہے تم نے۔۔۔"

نساء کو گھورتے وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس نے ماہ نور کو کال کر کے بلایا تھا۔۔۔

"یہ کیوں رو رہا ہے اتنا۔۔۔اسے کو چیک کرو۔۔اگر تمہیں سمجھ نہیں آ رہی تو کسی قابل ڈاکٹر کو بلواؤ۔۔۔"

اس نے ماہ نور کو بلا کر ڈانٹا تھا۔۔۔جس نے اپنی ڈاکٹری پر ڈاؤٹ کیے جانے پر منہ بنا کر نساء کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اسکی شکل دیکھ اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی۔۔۔اسے اچھا لگ رہا تھا اس شخص کا مصعب کی فکر کرنا۔۔۔۔

"بھائی وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ چھوٹے بچے ایسے روتے ہیں۔۔۔یہ نارمل ہے۔۔۔"

اس نے بتانے کی کوشش کی تھی۔۔۔نساء نے بھی اس کی سائیڈ لی تھی۔۔۔

"اگر اتنی فکر ہو رہی ہے تو خود چپ کروالیں۔۔۔دوسروں پر شک کیوں کر رہے ہیں۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

اشہاب کی بے قراری بھری نگاہیں بار بار اپنے بیٹے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ مگر نجانے کیا تھا جو اسے روک رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

نساء اس کا یہ انداز نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ جو بار بار پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔

اس کی کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔ جیسے وہ خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔

"تم سے نہیں سنبھل رہا تو بی بی صاحبہ کو دے آؤ۔۔۔ پلیز اسے ایسے رلاؤ مت۔۔۔۔"

وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔۔ نساء کی گہری نگاہیں اس کا ہر ہر انداز نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

"بی بی صاحبہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

نساء بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ جان بوجھ کر مصعب کو اس کے قریب لا رہی تھی۔۔۔ اشہاب نے بچے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی رنگت رو رو کر سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر سے رو رہا تھا۔۔۔اس پل اس کے کانوں میں کسی کی چیخیں گونجنے لگی تھیں۔۔۔کچھ بددعائیں تھیں جو اس کے دل کو چیر رہی تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور تیز تیز قدموں سے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔نساء نے بوجھل سانس خارج کیا تھا۔۔۔

"ایسا کیا ہے جو تمہیں اپنے ہی بیٹے کے پاس آنے سے روک رہا ہے۔۔۔کیا تم واقعی اپنی ماں کے قاتل ہو۔۔کیا ہے تمہارا ماضی۔۔۔کیوں کر رہے ہو تم ایسا۔۔۔"

اس کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ وہ اس شخص کی اذیت سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر اسے ماضی کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا اب تک۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شمریز خان کا دوسرا بیٹا بھی مارا جا چکا ہے۔۔۔۔ اس کی لاش کو اس تک پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔ وہ پاگل ہوا پڑا ہے اپنے بیٹے کی لاش دیکھ کر۔۔۔ کبھی بھی آپ پر حملہ کر سکتا ہے۔۔۔

آپ کو ہر طرف سے چوکنا رہنا ہو گا۔۔۔"

یہ خبر سنتے اشہاب لغاری کے چہرے پر سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس شخص نے اس کی بیوی تک رسائی پا کر اپنی موت کو دعوت دی تھی۔۔۔اور اشہاب لغاری نے اس کی یہ خواہش پوری کر دی تھی۔۔۔۔

شمریز خان کو اس کے دوسرے جوان بیٹے کی موت کا تحفہ دے دیا تھا اس نے۔۔۔۔

مگر ابھی اور بھی بہت سارے قرض باقی تھے۔۔۔۔وہ اس کے پرانے زخم ادھیڑ چکا تھا۔۔۔اب اشہاب لغاری اس وقت تک

سکون سے نہیں بیٹھنے والا تھا جب تک ان کو ان کی انجام تک نہ پہنچا

دے۔۔۔

وہ اپنی بیٹھک میں بیٹھا تھا۔۔۔اس کے ساتھ خاندان کے باقی

لوگ بھی موجود تھے جب اس کا خاص آدمی اقبال بھاگتا ہوا اندر

آیا تھا۔۔۔

"سائیں بہت بڑی خبر ہے۔۔۔وہ۔۔۔وہ ایک گڑبڑ ہو گئی

ہے۔۔۔۔"

اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت بالکل زرد

تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اشہاب لغاری نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ ضیغم سائیں۔۔۔وہ انہوں نے۔۔۔"

اس کی زبان ہکلا گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے میرے بھائی کو۔۔۔؟"

اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔نساء مصعب کو لے کر بی بی صاحبہ کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔وہاں تک بھی یہ آوازیں پہنچ رہی تھیں۔۔۔

"یا اللہ خیر۔۔۔"

بی بی صاحبہ نے گھبرا کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر جالی دار دیوار کے پاس آئی تھیں۔۔۔

"ضیغم سائیں نے شمریز خان برلاس کی اکلوتی بیٹی کو گھر سے بھگا کر اس سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔"

اقبال کی بات پر وہاں سب کچھ ایک پل کے لیے ساکت رہ گئے تھے۔۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ایسا نہیں کر سکتا میرا بھائی۔۔۔۔

ضرور کوئی افواہ ہو گی۔۔۔"

اشہاب نے فوراً اس بات کی نفی کی تھی۔۔۔۔اس کا بھائی دشمن کی

عزت کے ساتھ بھی کھلواڑ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس نے یہی

تربیت کی تھی اپنے بھائی کی۔۔۔

"اللہ کرے یہ خبر جھوٹی ہو۔۔۔۔"

بی بی صاحبہ پیچھے کو ڈھے گئی تھیں۔۔۔ماہ نور اور شاہناز بیگم نے

بہت مشکل سے انہیں سنبھالا تھا۔۔۔۔

"ماہ نور جلدی سے کال کرو ضیغم کو۔۔۔میرا بچہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

انہوں نے ماہ نور کو کہا تھا۔۔۔انہیں اس وقت شمریز خان سے بھی زیادہ اشہاب لغاری سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ ایسی غلطی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

نساء بھی پریشانی کے عالم میں وہاں کھڑی اشہاب کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے اندر اس بات کی تصدیق ہو چکی تھی کہ یہ حرکت ضیغم کر چکا ہے۔۔۔اس نے شمریز خان کی بیٹی سمیعہ خان سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔

"یہ کیا کیا ضیغم بھائی نے۔۔۔ شمریز خان تو بعد کی بات ہے۔۔۔ پہلے بھائی ہی نہیں چھوڑیں گے اسے۔۔۔"

ماہ نور بھی رو رہی تھی۔۔۔

"ابتسام کال کرو اسے۔۔۔ابھی اور اسی وقت اس لڑکی کو لے کر حویلی پہنچے۔۔۔"

وہ غضبناکی سے دھاڑ رہا تھا۔۔اس کے غصے سے سب کے دل لرز رہے تھے۔۔۔۔

"نساء۔۔۔۔۔"

بی بی صاحبہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔ان کے کمرے میں اس وقت حویلی کی سبھی خواتین جمع تھیں۔۔۔۔

"جی بی بی صاحبہ۔۔۔"

وہ ان کے قریب آئی تھی۔۔۔مصعب کو اس نے کمرے میں سلا دیا تھا۔۔۔رجو اس کے پاس تھی اس وقت۔۔۔

"نواب صاحب کا غصہ اس وقت بہت شدت بھرا ہے۔۔۔وجہ ضیغم کو معاف نہیں کریں گے۔۔۔انہیں نفرت ہے اس سب سے۔۔۔آپ بات کریں نواب صاحب سے۔۔۔وہ آپ کی بات ضرور سنیں گے۔۔۔۔

آپ ہی ان سے منوا سکتی ہیں۔۔۔"

بی بی صاحبہ نے اس کا چہرا اٹھاتے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہاں سب کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

"مم میں کیسے۔۔؟وہ غصے میں میری بات بھی نہیں سنتے۔۔۔"

نساء نے ان سب کی امید بھری نگاہیں دیکھ انہیں سمجھانا چاہا تھا کہ وجہ شخص سب سے زیادہ سفاک اسی کے ساتھ تھا۔۔۔ اس کی نہیں سننے والا تھا۔۔۔

"بی بی صاحبہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ آپ نے بات کی تھی نا ان سے انضمام کی شادی کے حوالے سے۔۔۔ انہوں نے وہ معاملہ ایسے ہینڈل کیا کہ انضمام نے دوبارہ دوسری شادی کا نام بھی زبان پر نہیں لایا۔۔۔ ان کا رویہ میرے ساتھ پہلے سے بھی کہیں زیادہ اچھا ہو گیا ہے۔"

ماہ نور کی بات پر وہاں سب کی امید مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسی لمحے ماہ نور کا فون بجا تھا۔۔۔ ضیغم کی کال تھی وہ نساء سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"بھابھی آپ کو بتایا تھا نا میں ایک لڑکی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔وہ شمریز خان کی بیٹی سمیعہ ہی تھی۔۔۔میں پہلے دن سے جانتا تھا کہ وہ مجھے کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔میں نے اپنے دل کو سمجھا بھی لیا تھا۔۔۔

مگر اس کے گھر والوں کو اس کی محبت کی خبر ہو گئی۔۔۔وہ اس سزا میں اسے ایک غلط انسان سے باندھ رہے تھے۔۔۔

میں یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ایک خاطر میں نے یہ قدم

اٹھالیا۔۔۔بھائی بہت زیادہ غصے میں ہیں۔۔

آپ پلیز ان سے بات کریں۔۔۔مجھ سمیعہ کو لے کر حویلی ہی آرہا

ہوں۔۔۔"

ضیغم نے جس طرح سے بات کی تھی نساء کے دل کو کچھ ہونے لگا

تھا۔۔وہ اسے اپنا چھوٹا بھائی مانتی تھی۔۔۔اس کا پریشانی بھرا

خوفزدہ انداز دیکھ نساء نے اس کی مدد کرنے کا سوچ تو لیا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب بھی کوئی ایسا ویسا انسان نہیں تھا۔۔۔

وہ جلاد تھا جو بات بہت کم سنتا اور سمجھتا تھا۔۔۔

"تم پریشان نہ ہو۔۔اور خیریت سے یہاں پہنچو۔۔۔۔مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گی۔۔۔"

نساء نے اس سے وعدہ کیا تھا۔۔

"آپ نواب کی بیوی ہیں۔۔۔اب آپ نے ہی اس حویلی کو سنبھالنا ہے۔۔۔مجھے پورا یقین ہے آپ بہت اچھے سے سنبھالیں گی سب کچھ۔۔۔۔"

بی بی صاحبہ کو وہ اب سب سے زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

ان کی بات پر وہ حوالے سے مسکرائی تھی۔۔۔ جبکہ اندر سے اس کے دل کی حالت غیر تھی۔۔

اس شخص سے بات کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔۔ اسے نے رجو کو بھیجا تھا اپنا پیغام دے کر۔۔۔

جب کچھ دیر بعد رجو زرد چہرے کے ساتھ واپس آتی دکھائی دی تھی۔۔۔

"نواب صاحب کہہ رہے ہیں وہ اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔۔۔"

وہ شخص شاید جانتا تھا کہ وہ کیا بات کرنے والی ہے۔۔۔

"میں وہاں جا سکتی ہوں کیا۔۔۔؟"

نساء نے بی بی صاحبہ سے پوچھا تھا۔۔

"نہیں نواب صاحب غصہ کریں گے۔۔۔"

بختاور نے اسے منع کیا تھا۔۔۔ نساء کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ ضیغم کے آنے سے پہلے وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے ماہ نور کے فون سے اسے کال کی تھی۔۔۔وہ کمرے سے باہر آگئی تھی۔۔۔

"ماہ نور میں اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

اسے لگا تھا ماہ نور ہے۔۔۔

"نواب صاحب میں نساء بات کر رہی ہوں۔۔۔پلیز کال مت کاٹیے گا۔۔۔"

اس نے جلدی سے کہا تھا۔۔

"بولیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔نساء کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ضیغم بھائی ہے آپ کا۔۔۔"

اس نے بات شروع کی تھی۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔اس لیے اس گھٹیا حرکت پر اس کی سزا بھی باقیوں سے بڑھ کر ہو گی۔۔۔"

وہ اس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔۔

"محبت کی ہے اس نے۔۔۔اور نکاح کیا ہے۔۔۔ کبھی غلط نہیں کیا۔۔۔۔"

نساء جلدی سے بولی تھی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں اس کی کال نہ کاٹ دے۔۔۔

"آپ اس معاملے میں مت آئیں۔۔۔"

یہ لڑکی اس کے غصے کو بڑھا رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟بھائی ہے وہ میرا۔۔۔"

نساء نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔مگر دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

نساء نے دوبارہ کال ملائی تھی وہ اب اس کی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

"جنگلی انسان بات تو سن لو۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔جب ملازمہ نے ضیغم اور اس کی بیوی کے پہنچنے کی خبر دی تھی۔۔۔

نساء نے انہیں فوراً حویلی کے اندر بلوالیا تھا۔۔۔

"بھابھی۔۔۔ہم ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔بھائی ہمیں الگ کر دیں گے۔۔۔"

ضیغم بہت زیادہ گھبرایا اور پریشان لگ رہا تھا۔۔اس کی بیوی چادر میں لپٹی ہوئی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔

انہیں خوف تھا کہ اشہاب اس لڑکی کو اس کے گھر واپس بھجوا دیے گا۔۔۔

اور واپس اس کے گھر والوں نے اسے مار دینا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

نساء نے اس کی بیوی کو ساتھ لگاتے تسلی دی تھی۔۔۔جب اسی لمحے وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔

بی بی صاحبہ اور باقی سب خواتین بھی باہر آچکی تھیں۔۔۔

نساء جلدی سے ضیغم اور اس کی بیوی کے آگے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ایک بار اس کی بات تو سن لیں۔۔۔۔"

نساء نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر اشہاب لغاری آگے بڑھا تھا اور ان دونوں کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی نساء کا بازو پکڑ کر اسے نرمی سے سائیڈ پر کرتا ضیغم پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔

پے در پے تھپڑ مارتے اس نے ضیغم کا حشر بگاڑ دیا تھا۔۔۔ کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ آگے بڑھ کر اسے روک سکے۔۔۔

گھر کے باقی مرد بھی ایک جانب خاموشی سے کھڑے تھے۔۔۔۔

"شرم نہیں آئی یہ حرکت کرتے ہوئے۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔ ضیغم بنا کوئی مزاحمت کیے اس کی مار کھا رہا تھا۔۔۔ مگر نساء سے یہ سب نہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔

"اس نے نکاح کیا ہے۔۔۔ کوئی ناجائز رشتہ نہیں بنایا کہ اسے شرم آئے۔۔۔۔ چھوڑیں اسے۔۔۔"

نساء آگے بڑھی تھی اور اس کو کندھے سے پکڑتے ضیغم سے دور

کرنا چاہا تھا۔۔

"آپ بیچ میں مت آئیں۔۔۔"

اشہاب نے سرخ آنکھوں سے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"آپ مار کیوں رہے ہیں اسے۔۔۔اپنی مرضی سے شادی کرسکتے

ہیں وہ دونوں۔۔۔"

نساء اب بھی نہیں رکی تھی۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔۔۔

جب اشہاب کے غصے کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"نساء ہٹ جائیں یہاں سے۔۔۔اس نے جو گھٹیا حرکت کی ہے اس کی کوئی معافی نہیں ہے۔۔۔ان دشمنوں میں اور ہم میں کیا فرق رہ گیا ہے اب۔۔۔اس نے کیوں کیا ایسا۔۔۔دشمن کی بیٹی کو اٹھا کر گھر لے آیا۔۔

یہ لڑکی ابھی اور اسی وقت واپس جائے گی۔۔۔یا پھر اسے مجھ سے ہر تعلق توڑ کر جانا ہو گا۔۔۔"

وہ ضیغم کا گریبان پکڑے اسے اپنے فیصلہ سنا گیا تھا۔۔۔

ضیغم کا چہرا بہت زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔۔۔

بھائی کی بات پر اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی یہ ظلم مت کریں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ نساء نے بھی بے یقینی سے اس سفاک انسان کو دیکھا تھا۔۔

بی بی صاحبہ ایک جانب بیٹھی رو رہی تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ اشہاب کا یہی فیصلہ ہو گا۔۔۔ وہ محبت کی معافی نہیں دیتا تھا۔۔۔

"یہی میرا فیصلہ ہے۔۔۔ تمہارے پاس ایک گھنٹے کا وقت ہے۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ تمہارا جائیداد میں سے جتنا حصہ بنتا ہے وہ ملے گا

تمہیں۔۔۔اس گھر کے باقی لوگ تم سے تعلق رکھنا چاہیے یا نہیں

یہ سب کی اپنی مرضی ہو گی۔۔

مگر میں تمہارے لیے ہمیشہ کے لیے مر جاؤں گا۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔وہاں موجود سبھی افراد کی

آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

ضیغم نے لہو رنگ آنکھوں سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔وہ وہی ڈھے

گیا تھا۔۔

"میں بھائی کو نہیں چھوڑ سکتا بی بی صاحبہ۔۔۔وہ ساری زندگی میری شکل نہیں دیکھیں گے۔۔بھابھی میں سمعیہ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔وہ میرے لیے اپنا گھر چھوڑ کر آئی ہے۔۔۔میں اسے مرنے کے لیے وہاں کیسے بھیج دوں۔۔۔"

وہ زمین پر گرا ہوا تھا۔۔۔

ماہ نور نے کانپتی ہوئی سمیعہ کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔نساء کا چہرا ابھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"تم فکر مت کرو۔۔۔میں بات کرتی ہوں۔۔۔کیسے نہیں مانتا ہی شخص۔۔۔ماہ نور تم سمیعہ کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔بی بی صاحبہ میں بات کرتی ہوں۔۔۔آپ سنبھالیں خود کو۔۔"

نساء ان سب کو تسلی دے رہی تھی۔۔۔مگر اس کا اپنا دل کانپ رہا تھا۔۔

وہ شخص اتنی آسانی سے بات ماننے والا نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ اپنی طرف سے آج اس سفاک فیصلے کو بدلنے کا پورا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"نساء کوئی ایسی بات مت کیجیے گا کہ آپ کا رشتہ خراب ہو۔۔۔۔ نواب معاف نہیں کرتے آسانی سے۔۔۔وہ اتنے دور ہو جائیں گے کہ فاصلے ختم نہیں کر پائیں گی آپ۔۔۔"

بی بی صاحبہ اپنی خود غرضی میں اس کو کسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتی تھیں۔۔۔

نساء اثبات میں سر ہلاتی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے دھیرے سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔کمرے میں نیم تاریکی پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

وہ سامنے کرسی پر بیٹھا جھول رہا تھا۔۔۔

نساء دروازہ بند کرتے آگے بڑھی تھی۔۔۔بیڈ کے ساتھ پڑے کاٹ میں مصعب گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

نساء اس کی جانب سے تسلی کرنے کے بعد اشہاب کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی ضیغم کے معاملے میں۔۔۔"

اس نے اسے اپنے جانب آتے دیکھ ٹوک دیا تھا۔۔۔

"مجھے بھی نہیں کرنی۔۔۔"

نساء اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

مگر اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اس شخص کو کیسے کنٹرول کرے گی۔۔۔ ضیغم کا بتایا ہوا داؤ وہ آج کھیلنے والی تھی۔۔۔

مگر اسے اس وحشی انسان سے ڈر بھی بہت لگتا تھا۔۔

جو وہ ظاہر نہیں کرتی تھی اس کے سامنے۔۔۔ لیکن جان نکل جاتی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر اشہاب نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے بہت قریب آن رکی تھی۔۔۔

"اچھا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔۔۔ ضیغم جانتا تھا کہ آپ کی دشمنی ہے اس خاندان سے۔۔۔اس نے جان بوجھ کر شادی کی۔۔۔"

نساء کی بات پر اشہاب خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

نیچے یہ لڑکی اس کو سپورٹ کر رہی تھی اور یہاں یہ سب۔۔۔۔وہ بنا کچھ بولے اسے کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ آپ کی جگہ لینا چاہتا ہے۔۔۔کوئی حسد ہے آپ سے۔۔۔ہو سکتا وہ شمریز خان کے ساتھ ملا ہو۔۔۔"

نساء کے دماغ میں جو بھی آرہا تھا وہ بولے جارہی تھی۔۔۔۔پرپل کلر کی خوبصورت سے لباس میں ملبوس بالوں کی چٹیا کیے جو اس کی کمر پر جھول رہی تھی۔۔۔دوپٹے کو کندھے پر ایک جانب ڈالے۔۔۔

وہ اپنے ہوش رباد لنشین سراپے کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"اگر نہیں بھی ملا ہوا تو بھی اس کی سزا بنتی ہے۔۔۔محبت کی ہے اس نے۔۔۔یہ تھوڑا بڑا گناہ تھوڑی نا ہے۔۔۔"

اس کی سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ وہ بول رہی تھی۔۔۔

"آپ کو یہی وقت ملا ہے یہ ساری فضول باتیں کرنے کا۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا یہ لڑکی کیا کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

"کیوں دوسروں کی بد دعائیں لینے کا ٹھیکا اٹھار کھا ہے۔۔۔ڈر نہیں لگتا۔۔۔"

وہ اس کے بالکل سامنے کھڑی اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

"تمہیں میں دنیا کا سب سے سفاک انسان لگتا ہوں نا۔۔۔؟"

اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ تھیں۔۔۔ نساء اس کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

"محبت سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں۔۔۔ اگر کسی دن اس دل میں یہ بسیرا کر گئی تو کیسے سامنا کریں گے۔۔۔"

اس کا ہاتھ اشہاب کے سینے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

آج اس نے اس ہاتھ کو جھٹکا نہیں تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی سطح جلنے لگی تھی۔۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"اگر ہو گیا تو۔۔۔کیا اس کو بھی ایسے ہی اپنے ہاتھوں سے مار دیں گے۔۔۔؟"

نساء اس کے پیروں پر اپنے پیر رکھتی اس کی گردن میں بانہیں حمائل کر گئی تھی۔۔۔۔

"کیوں کر رہی ہیں ایسا۔۔۔؟"

اس کے لڑکھڑانے پر اشہاب نے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کیا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں اشہاب کی سانسوں کو چھونے لگی تھیں۔۔

"پلیز اس سفاکیت کو تھوڑا کم کر دیں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ بہت غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔ہر ایک کے درد کا احساس تھا اسے۔۔۔مگر اسے خود سے دور کر رکھا تھا۔۔

"کیا ملے گا ایسا کر کے۔۔۔؟؟"

اس کی سانسیں اشہاب لغاری کے اعصاب پر بھاری پڑنے لگی تھیں۔۔۔وہ اس سے دور ہونا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ہو نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"میری محبت۔۔۔۔"

اس کی بات پر اشہاب کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں چاہیے۔۔۔"

وہ خائف ہوا تھا۔۔۔

"مجھے چاہیے۔۔ ہمارے اس رشتے میں محبت چاہیے۔۔۔ میں نواب اشہاب لغاری کو اپنی محبت میں دیوانہ ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ اس کا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔

"ضروری نہیں ہر رشتے میں محبت ہو۔۔۔ محبت کے بغیر بھی تعلق قائم رہ سکتے ہیں۔۔۔۔ ہماری بھی تو اولاد ہو گئی نا۔۔۔"

وہ اس کی ہر بات پر انکاری تھا۔۔۔ اس کی بات پر نساء نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ صرف میری اولاد ہے۔۔"

یہ شخص پتھر دل تھا۔۔۔اسے محبت نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔نساء نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اس کو واپس اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔

"میری نفرت تو برداشت نہیں کر سکی۔۔محبت کر لو گی۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلساتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں کر لوں گی۔۔۔ایک بار کر کے تو دیکھیں۔۔۔"

اس کی گرم سانسوں کا وار برداشت کرتی وہ گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ بولی تھی۔۔

"یہ سب تم اس لیے کہہ رہی ہو تا کہ میں ضیغم کے لیے مان جاؤں۔۔۔"

اس نے ہتھیلی کی پشت سے اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے کہا تھا۔۔

"میرے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم آپ ہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے صاف گوئی سے بولی تھی۔۔۔جب اس شخص کی آنکھوں میں زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"ابھی موقع ملے تو مجھے چھوڑ کر جانے میں پانچ منٹ کا وقت نہیں لو گی تم۔۔۔ایسے سفاک انسان کے ساتھ رہنا کوئی پسند نہیں کرتا۔۔۔"

اس کے چہرے پر اذیت رقم تھی۔۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔انہیں بانہوں میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔اس پتھر دل سے محبت کی بھیک مانگتے مر جاؤں گی مگر چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس شخص کو یقین دلا رہی تھی۔۔۔

"ہر وقت مرنے کی باتیں کیوں کرتی ہو تم۔۔۔؟"

اس کے کان کی لو کو شدت بھرے انداز میں چھوتا وہ سفاکیت سے بولا تھا۔۔۔اس کا لمس نساء کی جان نکال گیا تھا۔۔

آج بہت وقت بعد وہ اسے ایسے اپنے قریب آنے دے رہی تھی۔۔۔اسکے لمس کی تشنگی سہنا مشکل ہوا تھا اس کے لیے۔۔۔

اس کے کان کی لو اور نیچے کا حصہ اس شخص کے سلگتے لمس سے جلنے لگا تھا۔۔

"میرے مرنے سے فرق پڑے گا آپ کو نواب صاحب۔۔"

وہ جانتی تھی اس شخص کو پرواہ نہیں تھی۔۔وہ صرف اس پر اپنی ملکیت جمانا جانتا تھا۔۔۔اسے اپنے ساتھ باندھ کر رکھنا چاہتا تھا۔۔محبت کرنا نہیں جانتا تھا۔۔۔

محبت کی تڑپ کیا ہوتی تھی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔وہ اس شخص سے صرف سفاکیت کی توقع رکھتی تھی۔۔۔

"تم بیوی ہو میری۔۔۔فرق تو پڑے گا نا۔۔۔"

وہ اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھانے لگا تھا۔۔

اس کی پر تپش سانسیں نساء کی جان نکال رہی تھیں۔۔

"ہاں ہفتہ اداس رہیں گے۔۔۔ پھر کوئی بہت حسین ماہ رخ جیسی لے آئیں گے۔۔۔"

اس کے دماغ میں وہ ساڑھی میں ملبوس سجی سنوری عورت جم کر رہ گئی تھی۔۔۔ جو اس کے شوہر سے شادی کرنے کی خواہش مند تھی۔۔۔

"اگر ماہ رخ جیسی لانی ہوتی تو بہت پہلے آ چکی ہوتی۔۔۔ مجھے جو چاہیے تھی وہ میرے پاس ہے۔۔۔ اور ہمیشہ رہے گی۔۔۔"

وہ اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا۔۔۔ اس کے انداز میں ایک جنون تھا۔۔ اس لڑکی کو بہت کچھ باور کرواتا۔۔۔

نساء نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔وہ اپنی شدت آزما رہا تھا اور نساء اس کی بانہوں میں مقید اس شخص کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔

اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔مگر اس شخص کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔

جب اسے محسوس ہوا کہ یہ نازک جان اب مزید اس کی شدتیں برداشت نہیں کر پائے گی تو اس نے ان گداز لبوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔

جو اس کی بے رحمی سے سرخ ہو چکے تھے۔۔۔

نساء گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔

"جانتی تھیں کہ میرے قریب آئیں گی تو اسی بپھرے طوفان سے سامنا کرنا پڑے گا۔۔پھر بھی دوسروں کی خاطر خود کو قربان کرنے کی عادت ہے۔۔۔"

وہ اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ چوٹ کرتے بولا تھا۔۔اس کی سانسیں ابھی بھی پھولی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی بات پر نساء نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"پلیز مان جائیں نا۔۔۔اس لڑکی پر اسی محبت کی وجہ سے ظلم کیا جا رہا تھا۔۔اس کی شادی ایسی جگہ کی جا رہی تھی جو ٹھیک نہیں تھے۔۔۔اس لیے اس نے ایسا قدم اٹھایا۔۔۔اگر ضیغم اسے واپس بھیجے گا تو اسے مار دیا جائے گا۔۔۔"

وہ اس کو سمجھانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔

"تو مت چھوڑے اسے۔۔۔مجھے چھوڑ دے۔۔۔"

وہ ایسے بولا تھا جیسے یہ بہت آسان بات تھی۔۔

"آپ سفاک اور بے رحم انسان ہیں۔۔ آپ کے لیے کسی کو بھی چھوڑ دینا آسان ہے۔۔۔ مگر وہ بہت پیارا انسان ہے۔۔۔ اسے محبت کرنی بھی آتی ہے اور نبھانی بھی۔۔۔ وہ دونوں طرف سے کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔۔۔"

نساء نے اسے خفگی سے دیکھا تھا۔۔۔

"تم سب کو ہر معاملے میں، سفاک لگتا ہوں میں۔۔۔ تمہیں لگ رہا ہے کہ میں اسے یہ سزا اس لیے دے رہا ہوں کہ اس نے محبت کی۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ محبت کے جرم میں گرفتار قیدیوں کو تو بہت عرصے سے معاف کرنا شروع کر دیا ہے میں نے۔۔"

اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتا وہ اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چھو گیا تھا۔۔۔نساء نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی اپنی مرضی سے نہیں آئی نہ ضیغم کی محبت میں گرفتار ہو کر آئی ہے۔۔۔اسے سازش کے تحت یہاں بھیجا گیا ہے۔۔۔یہ یہاں میرے خاندان کی بربادی بن کر آئی ہے۔۔۔میرا دشمن بہت گھٹیا ہے۔۔۔

عورتوں کو دشمنی میں شامل کر کے انہیں استعمال کر کے اپنے

بدلے پورے کرتا ہے۔۔۔وہ اس لڑکی کو اس حویلی میں بھیج کر

اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

اس کی بات پر نساء نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

وہ کیا سمجھ رہی تھی اور بات کیا نکلی تھی۔۔۔

"مگر ضیغم بہت پہلے سے محبت کرتا ہے اس سے۔۔۔"

نساء کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔یہاں یہ سب بھی ہوتا تھا اسے خبر نہیں تھی۔۔۔یہ شخص اتنا دماغ رکھتا تھا اسی وجہ سے اپنے قبیلے کو اتنے اچھے سے سنبھالے ہوئے تھا۔۔۔

"وہ بے وقوف ہے اور نرم دل بھی۔۔۔اس نے تو تمہاری بھی مدد کی تھی۔۔۔اس کی بے وقوفی کا اندازہ یہیں سے لگالو۔۔۔'

اس شخص کے انداز میں طنز تھا۔۔نساء نے خود کو بیچ میں لپیٹے جانے پر اسے گھورا تھا۔۔

"اب کیا ہوگا۔۔۔؟؟"

نساء کو اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

"آپ جوان سب کی مہان بھابھی بن کر میرے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔ کبھی کبھی دل کے بجائے دماغ سے بھی سوچ لیا کریں۔۔۔ ایک دن پہلے اس کا بھائی قتل ہوا ہے اور اسے شادی کر دیئے جانے کے خوف سے بھاگنا پڑ گیا۔۔۔ شمریز خان نے بھیجا ہے اسے۔۔۔ اور مجھے تکلیف پہنچانے کی خاطر سب سے پہلے تمہارے اس چہیتے دیور کی جان لے گی وہ اور پھر اس کی بعد اس کی بھابھی حضور کا نمبر آئے گا۔۔۔ جو اس کی ہر وقت وکیل بنی رہتی ہیں۔۔۔"

وہ مسلسل سنا رہا تھا اسے۔۔۔ جبکہ نساء نے آنکھیں چھوٹی کر کے

اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرا کیوں آئے گا۔۔۔ وہ تو ان لوگوں کو ختم کریں گے جن سے

آپ پیار کرتے ہیں۔۔۔ مجھے مار کر ان کو کیا ملنا ہے۔۔۔"

نساء نے اسے گھورتے کہا تھا۔۔ وہ دور ہونے لگی تھی جب اشھاب

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔

"کیونکہ میرے دشمنوں اور میرے خاندان والوں کو غلط فہمی ہے

کہ مجھے اپنی بیوی سے بہت محبت ہے۔۔۔"

اس کی چھوٹی سی ناک کو کھینچتا وہ اس کی چیخ نکال گیا تھا۔۔

اس کی بات پر نساء نے حسرت بھرے انداز میں ٹھنڈا سانس بھرا

تھا۔۔۔

"میں بتادوں کی سمیعہ کو کہ میں اتنی خوش قسمتی نہیں ہوں۔۔۔

میرا شوہر مجھ سے نفرت کرتا ہے۔۔"

اس نے یہ بات مذاق بھرے انداز میں کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر

اس کی آنکھوں میں پھر بھی نمی تیر گئی تھی۔۔۔ اشہاب لغاری نے

بہت غور سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"میری محبت تمہارے لیے خوش قسمتی کا باعث ہو گی۔۔؟؟"

اسکی دونوں آنکھوں پر لب رکھتا وہ حیرت زدہ سا ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

"محبت تو ہوئی نہیں آپ کو مجھ سے۔۔۔ پھر اس بات کا جواب بھی رہنے دیں۔۔۔۔"

وہ اس سے دور ہونے لگی تھی جب اشہاب نے پھر سے اسے اپنے قریب کر لیا تھا۔۔

"میرے غصے اور اضطراب کو سکون میں بدل دیا ہے تم نے۔۔۔"

وہ جھک کر اس کی گردن پر لب رکھ گیا تھا۔۔نساء اس کی شدت پر لرز اٹھی تھی۔۔

"آپ ایک وحشی سے زیادہ ظالم ہیں۔۔۔"

اپنی گردن پر جلن محسوس کرتے وہ اسکو شرم وخفت سے گھور گئی تھی۔۔

"ابھی تو بہت نرمی سے پیش آرہا ہوں۔۔۔میرا اصل روپ تو تم آج رات دیکھو گی۔۔۔پچھلے سارے قرض لٹانے ہونگے۔۔"

وہ اس کی شہہ رگ پر چھوڑے نشان پر اب کی بار نرمی سے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی دھمکی پر وہ.جی جان سے کانپ گئی تھی۔۔وہ جو آج خود اس کی بانہوں میں سماتے اس کے جذبات کو ہوا دے چکی تھی۔۔۔اسے خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی تھیں اپنے آس پاس۔۔۔

وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"نیچے سب لوگ پریشان ہیں۔۔"

نساء نے اس شخص کا دھیان ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"میں اس لڑکی کو حویلی میں رکھ کر کسی کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔"

وہ اپنے فیصلے پر اب بھی قائم تھا۔۔۔نساء کو اپنی ساری محنت اس ظالم انسان کے آگے غارت ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے خوبرو چہرے کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ضیغم بہت پریشان تھا۔۔۔۔روریا تھا وہ۔۔۔ہو سکتا ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔"

نساء نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"غلط فہمی کی بنیاد پر بھی میں کوئی نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

وہ اس لڑکی کو کیسے سمجھاتا جسے اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ محبت کا دشمن ہے اس لیے ایسا کر رہا ہے۔۔۔

"وہ ایک لڑکی کیا بگاڑ لے گی ہمارا۔۔۔"

نساء چاہتی تھی کہ وہ اس لڑکی کو ایک موقع دے۔۔۔

"پلیز ضیغم کی خاطر۔۔۔"

نساء اس سے التجا کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اس گدھے کو اوپر بلاؤ۔۔۔ ہمیشہ الٹے کام ہی کرتا ہے وہ۔۔۔۔ کوئی ڈھنگ کی لڑکی نہیں مل سکتی تھی اسے شادی کرنے کے لیے۔۔۔"

وہ اس گھورتا غصے سے بولا تھا۔۔۔ وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

"دل پر انسان کا کوئی زور نہیں چلتا۔۔۔۔ ہر کوئی آپ جیسا سفاک نہیں ہوتا جو اس پر بھی بے رحمی کی چادر چڑھا لے۔۔ دل آپ جیسے وحشی پر بھی تو آجاتا ہے نا۔۔۔"

وہ بات کہتی ہٹنے ہی والی تھی جب اشہاب نے زرا سا آگے ہوتے

اس کا بازو کھینچا تھا۔۔۔

اس کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔وہ سیدھی اس کے

اوپر آن گری تھی۔۔۔

اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے چہرے پر جھکا گیا

تھا۔۔

کاٹ میں ہلکی سی ہلچل ہوئی تھی مگر وہ پھر سو گیا تھا۔۔

"تو تم اپنی محبت قبول کر رہی ہو۔۔۔"

وہ اس کی سانسوں سے کھیلتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں اپنی نہیں ماہ رخ کی محبت کی بات کر رہی ہوں۔۔۔"

اس شخص کی بے باکی پر اس کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔سینے میں دھڑکنوں کا طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔

"تم ایک بار پہلے بھی اپنی محبت کا اقرار کر چکی ہو۔۔۔اس رات جب۔۔۔۔بلکہ تمہارا یہ بیٹا تمہاری محبت اور میری نفرت کی نشانی۔۔۔۔"

وہ اسے چھیڑ رہا تھا اور نساء نے کانوں تک سرخ ہوتے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

"دماغ خراب تھا میرا جو ایسا کچھ بول دیا۔۔۔ آپ جیسے وحشی اور سفاک انسان سے محبت کر کے مرنا تھوڑی نا ہے۔۔۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ اس کی بات کو مطلب سمجھتے وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

اور نساء تو اس شخص کی مسکراہٹ میں جیسے کھو گئی تھی۔۔۔ اسے ہنستے دیکھ اس پل اسے پوری دنیا ہنستی دکھائی دی تھی۔۔

اس شخص کی مسکراہٹ دل میں اتر جانے والی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی سرزد کرتا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔نساء ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت سرخ تھی۔۔۔

دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

پانچ منٹ لگے تھے اسے خود کو نارمل کرنے میں۔۔۔تب تک ضیغم اندر آچکا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت اب بھی ویسی ہی تھی۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور بھائی کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے میں جانتا ہوں۔۔۔مگر اسکو مرنے کے لیے وہاں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔"

ضیغم کی حالت دیکھ نساء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"اوپر بیٹھو۔۔۔۔"

اشہاب نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہ نگاہیں جھکائے اس کے آگے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ لڑکی کس کی بیٹی ہے۔۔۔جانتے ہو شمریز خان کون

ہے۔۔۔؟؟؟"

اس نے غضبناکی بھرے انداز میں پوچھا تھا۔۔

"ہمارا دشمن۔۔۔ مگر وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔۔بہت اچھی ہے۔۔۔

میں بہت ٹائم سے جانتا ہوں اسے۔۔۔"

وہ یقین بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔نساء خاموشی سے ایک جانب

کھڑی ان دونوں بھائیوں کو تحمل سے بات کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اگر میں کہوں کہ وہ یہاں سازش کے تحت آئی ہے۔۔۔نقصان پہنچانے کے ارادے سے۔۔۔۔اپنے باپ کے کہنے پر اپنے بھائیوں کے قتل کا بدلہ لینے آئی ہے۔۔۔میری بات پر یقین کرو گے۔۔؟؟"

اشہاب کی بات پر ضیغم نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔اسے کہیں نہ کہیں اندازہ تھا کہ اس کا بھائی یہی سوچ رہا ہو گا۔۔۔

اس نے فوراً نفی کی تھی۔۔۔ سمیعہ ایسی تھی ہی نہیں۔۔۔

"اس کا یہی مطلب ہے کہ تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔"

اس کے لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس کی بیوی اور بھائی کو اس کی بات پر یقین ہی نہیں تھا۔۔۔

"میں ضیغم کے ساتھ ہوں۔۔۔ میں ملی ہوں اس لڑکی سے۔۔۔ وہ بہت معصوم ہے۔۔۔"

نساء نے بھی ضیغم کا ساتھ دیا تھا۔۔۔اشہاب ان دونوں کو دیکھ کر

رہ گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔وہ لڑکی رہ سکتی ہے یہاں۔۔۔لیکن میری ایک

بات یاد رکھنا۔۔۔اگر اس لڑکی کی وجہ سے میرے گھر کے کسی بھی

فرد چاہے وہ کوئی ملازم کی کیوں نہ ہو۔۔۔اگر نقصان پہنچا تو میں

چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔"

اس کے تاثرات میں سرد مہری آن ٹھہری تھی۔۔۔

"بہت شکریہ بھائی۔۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔آپ فکر نہ

کریں۔۔۔کچھ بھی غلط نہیں ہو گا۔۔۔"

ضیغم کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسے مان جائے گا۔۔۔اشہاب کی جانب سے کوئی بھی گرمجوشی نہیں دکھائی گئی تھی۔۔۔

ضیغم کو پورا یقین تھا کہ وہ بھی جلد سمیعہ پر اعتبار کر لے گا۔۔۔

" تھینکس نواب صاحب۔۔۔آپ اتنے بھی برے نہیں ہیں۔۔۔"

نساء نے اس کی جانب دور سے مسکراہٹ اچھالی تھی اور باہر نکل گئی تھی۔۔

اشہاب کے مان جانے کی خبر پر سب بہت خوش تھے۔۔ کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ مان جائے گا۔۔۔

ضیغم کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔ نساء اسے خوش دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔۔

سمیعہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ اس لیے اسے جلد ہی ضیغم کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

" ضیغم صاحب وہ نواب صاحب کا حکم ہے کہ آج شہر سے کچھ خاص مہمانوں نے آنا ہے۔۔۔ تو آپ کو بیٹھک میں جا کر ان کو

کمپنی دینی ہو گی اور ان کے کھانے سونے کا انتظام بھی دیکھنا

ہو گا۔۔"

مراد کی بات پر ضیغم کی شکل اتر گئی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت سمیعہ

کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

اسے ضرورت تھی اس کی۔۔۔۔مگر اپنے بھائی کا دیا حکم بھی وہ ٹال

نہیں سکتا تھا۔۔اس لیے وہ مان گیا تھا۔۔۔

"میں کیا کروں اس انسان کا۔۔۔"

نساء ضیغم کو اتری شکل کے ساتھ بیٹھک کی جانب بڑھتے دیکھ تلملا کر رہ گئی تھی۔۔۔

بی بی صاحبہ نے بہت خاموشی سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔وہ اشہاب سے بات کیے بغیر ہی سب سمجھ گئی تھیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رجو ضیغم صاحب واپس لوٹے ہیں یا نہیں۔۔۔۔"

نساء نے کمرے سے باہر آتے پوچھا تھا۔۔۔اشہاب لغاری ضیغم کو مہمانوں میں الجھاتا خود اس وقت اپنی سٹڈی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

نساء کو اس شخص پر غصہ تو بہت آرہا تھا مگر وہ اب مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔

اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ مان گیا تھا۔۔۔اس نے ان دونوں کو الگ نہیں کیا تھا۔۔۔

"سمیعہ بی بی ٹھیک ہیں۔۔۔"

نساء رجو کے ساتھ سمیعہ کے کمرے کی جانب آئی تھی۔۔۔

"جی وہ سو رہی ہیں۔۔۔"

رجو کی بات پر سر ہلاتے دھیرے سے دروازہ کھولا تھا اس نے۔۔

سامنے ہی بیڈ پر وہ کمفرٹر میں لیٹی نظر آئی تھی۔۔۔نساء کچھ سوچتی

آگے بڑھ آئی تھی۔۔۔

اسے افسوس ہو رہا تھا اس لڑکی کے لیے۔۔۔اس وقت اسے ضیغم

کی ضرورت تھی۔۔۔ ضیغم کو اس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔

رجو دروازے کے پاس ہی رک گئی تھی۔۔۔نساء نے بیڈ کے

قریب آتے ہی تسلی کرنی چاہی تھی کہ وہ آرام سے سو رہی تھی یا

نہیں۔۔لیکن اس نے جیسے ہی کمفرٹر ہٹایا وہ اپنی جگہ پر ہل کر رہ گئی

تھی۔۔۔

وہاں پر سمیعہ تھی ہی نہیں۔۔۔ تکیوں کے ڈھیر پر کمفرٹر ڈال کر یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ سو رہی ہے۔۔۔

جبکہ وہ کمرے میں تھی ہی نہیں۔۔۔ اس نے رجو کو اس کمرے کی باہر پہرہ داری کے لیے بیٹھایا تھا۔۔۔ وہ اسی تسلی میں تھی کہ اشہاب لغاری کی سوچ غلط تھی۔۔۔

یہ لڑکی ویسی نہیں تھی جیسا وہ سمجھ رہا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اس کا دماغ بالکل گھوم رہا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب اسے وہیں تکیوں کے نیچے سے روشنی سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

نساء نے تکیے سائیڈ پر کیے تھے تو اسے موبائل نظر آیا تھا۔۔۔

جس پر جگمگاتا بابا کالنگ دیکھ نساء کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔اسی لمحے ضیغم بھی کمرے بھی داخل ہوا تھا۔۔۔

اس نے بھی تکیوں کا ڈھیر اور وہ موبائل دیکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔۔آگے بڑھتے اس نے نساء کے ہاتھ سے موبائل لیتے اسے آن کیا تھا۔۔۔

"مُجھے یقین ہے میری بیٹی اب تک وہ کام کر چکی ہو گی جس کے لیے تمہیں وہاں بھیجا گیا۔۔۔"

شمریز خان کی سپیکر پر ابھرتی آواز ان دونوں کو ہلا کر رکھ گئی

تھی۔۔۔

"اشہاب لغاری اور اس کے بھائی، بیوی اور بیٹے کا کام تمام

ہو گیا۔۔۔؟؟"

یہ الفاظ سنتے جہاں ضیغم نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

وہیں مارے خوف اور تشویش کے نساء اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی

جانب بھاگی تھی۔۔۔

رجو اس کے ساتھ تھی تو اس کا مطلب مصعب اس وقت کمرے

میں اکیلا تھا۔۔۔

نساء کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے تک آئی تھی۔۔۔ ضیغم اور رجو بھی اس کے پیچھے آئے تھے۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ اس کی چیخیں نکل گئی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی مصعب کے کاٹ کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔۔۔ نساء کو اندر داخل ہوتے دیکھ اس نے جلدی سے کاٹ میں سوئے بچے کے اوپر وار کر دیا تھا۔۔۔

ایک نہیں تین چار بار یہ عمل دوہرایا گیا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔"

نساء چیختی ہوئی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔ اس کی چیخوں کی آواز سن کر باقی سب بھی اندر آچکے تھے۔۔

ضیغم آگے بڑھا تھا اور سمیعہ کے ہاتھ سے وہ خنجر لیتا اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر گیا تھا۔۔۔

وہ اوندھے منہ پیچھے جا گری تھی۔۔

"ظالم عورت بچے کے ساتھ کیا کیا تم نے۔۔"

بی بی صاحبہ کا دل بھی پھٹنے لگا تھا۔۔۔نساء تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود پسینے سب شرابور تھا۔۔۔اس نے کمبل ہٹایا تھا۔۔۔جب اس کا دل جیسے ایک لمحے کے لیے ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔

کاٹ سے مصعب تھا ہی نہیں۔۔۔وہاں اس کے کمبل اور پیمپرز وغیرہ اکٹھے کر کے رکھے گئے تھے۔۔۔جس پر اس لڑکی نے بنا تصدیق کیے جلدی سے انہیں دیکھ کر وار کر دیئے تھے۔۔۔

وہ سب اس وقت اتنے گہرے شاک کے زیر اثر تھے کہ کسی نے دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ خنجر کر خون کا ایک زرا بھی نہیں لگا۔۔۔

"میرا بیٹا کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

نساء نے سمیعہ کو تھپڑ مارتے پوچھا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس مظلوم بن کر دھوکا دینے والی لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔
ضیغم کی حالت بھی اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔

"تمہارے بیٹے کے بارے میں تو کچھ نہیں جانتی مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ میرے دو بھائیوں کو قتل کرنے والا تمہارا شوہر بھی اب اس دنیا سے جاچکا ہو گا۔۔۔ ملازمہ اس کے لیے کوکافی لے کر گئی تھی آدھا گھنٹہ پہلے۔۔۔

اس میں وافر مقدار میں زہر ملایا تھا میں نے۔۔۔جو اس کے

پورے وجود میں گھل چکا ہو گا اس وقت۔۔۔"

سمیعہ کی آنکھوں میں بے پناہ نفرت تھی ان لوگوں کے

لیے۔۔۔

ضیغم اور نساء کی حالت اس وقت غیر ہو چکی تھی۔۔۔انہوں نے

اس کی بات کا یقین نہیں کیا تھا۔۔۔

جو بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔نساء اسے سفاک اور نجانے کیا کیا

کہتی رہی تھی۔۔۔جبکہ وہ اسی وجہ سے اس لڑکی کو ایک پل کے

لیے بھی اپنی حویلی نہیں ٹھہرانا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے ضیغم کو بھی اسی خطرے کے باعث سمیعہ سے دور رکھا تھا۔۔۔اس کے پاس کمرے میں نہیں جانے دیا تھا۔۔

سمیعہ کی بات پر نساء کو اپنا دل بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ تیزی سے اشہاب کی سٹڈی کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اسے اس وقت بیٹے کا ہوش بھی بھول چکا تھا۔۔۔

وہ دیوانوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھولتے وہ سیدھی اندر آئی تھی۔۔۔جہاں سامنے ہی وہ کرسی پر آنکھیں موندے نیم دراز تھا۔۔

نساء کو اس کی بند آنکھیں دیکھ خوف آیا تھا۔۔۔

"اشہاب۔۔۔۔"

اس کی اس پکار میں آنسوؤں کے ساتھ ساتھ نجانے کیا کچھ تھا۔۔۔اس کے قریب آتے اس نے اشہاب کا چہرا تھپتھپایا تھا۔ مگر وہ ایسے ہی آنکھیں موندے پڑا تھا۔۔۔نساء کی نظریں کافی کے خالی مگ پر پڑی تھیں۔۔۔

تو اس کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔وہ اس کے قریب جھکی روتے ہوئے چیخ پڑی تھی۔۔

"نن نہیں آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا گئی تھی۔۔۔اس کی سسکیاں نکل رہی تھیں۔۔۔۔

"ماہ نور۔۔۔۔ماہ نور جلدی سے اندر آؤ۔۔۔"

کسی کو اندر نہ آتے دیکھ وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔جب کچھ سیکنڈز تک کوئی اندر داخل نہ ہوا تو نساء اسے بلانے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دور جاتی اشہاب نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی اور اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

نساء سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔ اس نے نگاہیں اٹھا کر اشہاب کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کی حالت اب بھی غیر تھی۔۔اس کے سینے پر اپنا سر رکھتی وہ بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔۔

"آئم سوری مجھے آپ کی بات سننی چاہیے تھی۔۔۔۔میں باقی سب کا یقین کر لیتی ہوں۔۔آپ کی بات کا نہیں کرتی۔۔۔میں اب ہمیشہ آپ کی ہر بات مانوں گی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس وقت بہت زیادہ جذباتی ہو رہی تھی۔۔۔۔

گزرے لمحے کو عذاب بن کر اس پر گزرے تھے۔۔۔اس کا دل وہ سب سوچ کر ہی ہول رہا تھا۔۔۔

"مصعب۔۔۔ مصعب کو بھی اس نے مارنے کی کوشش کی۔۔۔

میرا بیٹا نجانے کہاں پر ہے۔۔۔"

نساء کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب اشہاب نے دائیں جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں بیڈ پر وہ گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

"تمہارا بیٹا اپنے باپ کے پاس محفوظ ہے۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔"

اس شخص کی آنکھوں میں سرخی گھل گئی تھی۔۔۔ نساء مبہوت سی اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

یہ شخص خود کو ظاہر کیا کرتا تھا مگر تھا کیا۔۔۔اس نے ان لوگوں کے بات نہ ماننے کے باوجود کتنی سمجھداری کے ساتھ سب کو بچالیا تھا۔۔۔وہ سب سوچتے نساء کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔

اس لڑکی نے کتنی بے دردی سے وار کیا تھا اس کے معصوم بچے پر۔۔۔

"یہ سب۔۔۔۔"

نساء کا دل ابھی بھی نارمل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"ضیغم کو اگر اس کے کمرے میں جانے دیتا تو اس نے سب سے پہلے ضیغم کی بے خبری میں اسی پر حملہ کرنا تھا۔۔۔اور پھر اس کے بعد ہم دونوں اور مصعب پر۔۔۔۔ مگر جب ضیغم کمرے میں نہیں گیا تو اس نے اگلا پلان سوچ لیا۔۔۔وہ کمرے میں تمہیں اور مصعب دونوں کو مارنے آئی تھی۔۔۔

تم ملی نہیں تو اس نے مصعب پر حملہ کر دیا۔۔۔

اسے یہی لگا تھا کہ اس کی نگرانی رجو کر رہی ہے۔۔۔اسی لیے وہ اسے بے وقوف بنا کر نکل گئی۔۔۔ مگر وہ یہ بھول گئی کہ یہ اشہاب

لغاری کی حویلی ہے۔۔۔ یہاں دیواروں کے کان ہی نہیں آنکھیں

اور زبان بھی ہوتے ہیں۔۔

اس کی ایک ایک حرکت پر نظر تھی میری۔۔۔۔ صرف تمہیں

اور ضیغم کو یقین دلانے کی خاطر مجھے یہ رسک لینا پڑا۔۔۔۔

ورنہ میں وحشی درندے سے بھی نیچے کے درجے میں چلا

جاتا۔۔۔"

اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹاتا وہ اس کے بالوں میں اپنی

انگلیاں پھنساتا اسے اپنے چہرے کے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"میرے مرنے کے خیال سے یہ تڑپ کیسی تھی۔۔۔جب نفرت کرتی ہو تو اتنی تکلیف کیوں ہوئی۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا وہ بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔۔

نساء کی سانسیں تیز چلنے لگی تھیں۔۔۔اسے بھی آج شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ اس شخص سے کتنی محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ اس کے حوالے سے یہ خبر سنتے اسے باقی ہر شے کا ہوش بھول گیا تھا۔۔۔

یہاں تک کہ اپنی اولاد کا بھی۔۔۔وہ اس شخص کے سامنے اس پل انکار نہیں کر سکی تھی۔۔۔

کیونکہ اس کا بے قراری بھرا انداز واضح اقرار کر گیا تھا۔۔

"کیونکہ مجھے اب اپنے شوہر کی سفاکیت سہنے کی عادت ہو چکی ہے۔۔۔"

وہ اس کی بانہوں سے نکلتے بولی تھی۔۔۔

اشہاب لغاری کی آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ یک ٹک اسے تکے جارہا تھا۔۔۔جو مصعب کے پاس جاتی اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتی سینے سے لگا گئی تھی۔۔۔

"جا کر اپنے بیٹے کو سلاؤ میں روم میں آرہا ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔جبکہ گھمبیر بھاری لہجے میں دیئے جانے والے حکم پر نساء کی سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ آجائیں روم میں۔۔۔میرا بیٹا جاگ رہا ہو گا تو کونسا روک لے گا آپ کو آنے سے۔۔"

وہ اس کی جانب سے نگاہیں چراتے بولی تھی۔۔۔

"اس نے مجھ سے میری بیوی چھین لی ہے۔۔۔اب اور کیا باقی

ہے۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔جبکہ نساء شرم سے سرخ پڑتے چہرے کے

ساتھ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔

"معصوم بچہ ہے یہ۔۔۔۔"

نساء نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"تبھی تو بچہ ہوا ہے میرے ہاتھوں۔۔۔ ورنہ تمہاری توجہ بانٹنے والے کو چھوڑنا نہیں تھا میں نے۔۔۔"

وہ اس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ نساء کو محسوس ہوا تھا اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔۔

"یہ اپنی نیند پوری کر چکا ہے۔۔۔ اب ساری رات جاگے گا میرا بیٹا۔۔۔"

نساء اس سے فاصلہ بڑھا گئی تھی۔۔۔

اشہاب کی نظریں اس کمبل میں لپٹے کیوٹ سے بچے کی جانب اٹھی

تھیں۔۔۔وہ بہت زیادہ کیوٹ تھا۔۔۔اس کے نقش بالکل اس

کے جیسے تھے۔۔۔

اس کے ماتھے پر چمکتا تل بھی اسی جیسا تھا۔۔۔

اسے مصعب کی جانب دیکھتا پا کر نساء خوش گوار حیرت میں گھر گئی

تھی۔۔۔

"صرف صورت سے نہیں۔۔۔عادت میں بھی چھوٹا نواب

ہے۔۔۔میرے بالوں کو دوسرا دشمن۔۔۔"

نساء نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔جب اشہاب نے غور کیا تھا کہ اس کی ننھی سی مٹھی میں نساء کے بال قید تھے۔۔۔

وہ اس پل مسکرا دیا تھا۔۔۔اور ہاتھ بڑھا کر اس کی ملائم مٹھی سے نساء کے بال نکال لیے تھے۔۔۔

"یہ صرف میرا حق ہے۔۔۔"

نساء نے حیرت سے اس شخص کا یہ پوزیسو انداز دیکھا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس شخص نے اسے مزید حیران کر دیا تھا۔۔۔

اس نے بنا اسے ہاتھ لگائے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اور پھر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

نساء کے چہرے پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"خود سے بھی پہلے جس کی حفاظت کا خیال رہتا ہے۔۔۔اسے کب تک نظر انداز کرو کہ اشہاب لغاری۔۔۔بہت جلد اس کو اپنی باہوں میں بھر کر پیار کرنے پر مجبور نہ ہو گئے تو میرا نام بدل دینا۔۔۔"

نساء پر امید ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے اپنے کیے پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔میں یہاں اسی ارادے سے آئی تھی۔۔۔یہ سچ ہے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں ضیغم۔۔۔مگر اس سے کہیں زیادہ نفرت کرتی ہوں تمہارے اس بھائی سے۔۔۔

میرے بھائیوں کو قتل کیا اس نے۔۔۔میں یہاں صرف اور صرف ان کا بدلہ لینے آئی تھی۔۔۔"

سمیعہ جانتی تھی اب اسے یہاں سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔اسی خاطر اس نے واضح الفاظ میں اپنی نفرت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔

ضیغم کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔۔۔اس نے اپنے بھائی کا یقین نہ کرتے اس لڑکی کا یقین کیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا اس کا بھائی اپنی نفرت اور دشمنی میں ایسا کہہ رہا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ کسی کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

"تم اتنی گھٹیا ہو گی مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔اتنا بھرا دھوکہ۔۔۔۔میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔"

ضیغم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کی گردن دبا دے۔۔۔وہ غصے سے آگے بڑھا تھا مگر نساء تیزی سے آگے آتی اس کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔۔

"رک جاؤ ضیغم۔۔۔"

وہاں آتے اشہاب لغاری کی گھمبیر آواز پر سمیعہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے دونوں جوان بھائیوں کی لاشیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

اس شخص نے کتنی بے دردی سے مارا تھا ان دونوں کو۔۔۔

"نواب اشہاب لغاری میرے بابا تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ تم ایک درندہ صفت انسان ہو۔۔۔ تم نے میرے بھائیوں کو قتل کیا ہے میرے بابا اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے جب تک وہ تمہارے خاندان کو ختم نہ کر دیں۔۔۔"

سمیعہ اس کی جانب دیکھتی نفرت سے چیخ رہی تھی۔۔۔

نساء کا دل چاہا تھا اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

"تمہارے بھائیوں کی موت کی وجہ تمہارا باپ ہے۔۔اس نے اس دشمنی کی بجھی ہوئی راکھ میں پھر سے چنگاری لگائی ہے۔۔۔اسے لگا تھا اس بار بھی اس کا گھر جلنے سے بچ جائے گا۔۔۔مگر دوسروں کے گھر اجاڑنے والے کا جب اپنا اجڑا ہے تو بہت تکلیف ہو رہی ہے اسے۔۔۔"

اشہاب لغاری کے انداز میں نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"انہوں نے نہیں اجاڑا تمہارا خاندان۔۔۔ تم خود وجہ ہو اس کی۔۔۔ اپنی بیوی کو بھی ابھی تک تم نے اپنی سچائی سے آگاہ نہیں کیا ہو گا۔۔۔ تم جانتی ہو تمہارا شوہر کرنا بڑا درندہ ہے۔۔۔ یہ وہ ہے جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ماں کو موت کے گھاٹ اتارا۔۔۔ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔۔۔ اپنا گناہ چھپانے کے لیے یہ میرے بابا پر الزام لگا رہا ہے۔۔۔

جو انسان اپنی ماں کا نہ ہو سکا۔۔۔ وہ کسی اور کا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

"

سمیعہ ابھی بول ہی رہی تھی جب ضیغم آگے بڑھا تھا اور ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کرتے اس کی زبان بند کر دی تھی۔۔

باقی سب اپنی اپنی جگہ پتھر کے ہو چکے تھے اس انکشاف پر۔۔

نساء کی نگاہیں اشہاب کی جانب اٹھیں تھیں۔۔۔ جس کی آنکھوں سے اس وقت لہو ٹپک رہا تھا۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچے اپنے قہر پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

بی بی صاحبہ اور ماہ نور کے علاوہ اس حقیقت سے ضیغم واقف تھا۔۔

"بکواس بند کرو اپنی تم۔۔۔میرے بھائی جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔تم پر اعتبار کر کے میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔جس کے لیے میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔"

ضیغم نے سمیعہ کی گردن اپنی مٹھی میں دبوچ لی تھی۔۔۔

اس وقت کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔سب ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ضیغم چھوڑ دو اسے۔۔۔"

اشہاب کی آواز پر ضیغم نے مڑ کر بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔۔"

ضیغم یہی ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"میں نے کہا اسے چھوڑ دو۔۔۔۔"

اب کی بار اشہاب غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔جب ضیغم نے اس کی گردن آزاد کر دی تھی وہ بری طرح سے کھانس رہی تھی۔۔۔

"اس کے باپ نے اسے اپنی دشمنی میں استعمال کیا ہے۔۔۔ مگر ہم اس کے جتنے گھٹیا نہیں ہیں۔۔۔ اسے اس کی حویلی واپس بھجوا دو۔۔۔ اس سے ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔"

اشہاب کی بات پر سب نے اور خاص کر سمیعہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے تو لگا تھا اسے اب بدترین سزا دی جائے گی۔۔۔

"مگر بھائی اس نے۔۔۔۔"

ضیغم کو یقین نہیں آیا تھا۔۔ وہ اس لڑکی کو ایسے نہیں جانے دینا

چاہتا تھا۔۔۔ جس نے اسے اس کی گھر والوں اور خاص کر اس کے

بھائی کی نگاہوں میں گرا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ سب دوبارہ کبھی بھی اپنے بھائی سے نگاہیں نہیں ملا سکتا تھا۔۔۔

"اس کا باپ اسے خود ہی مار دے گا۔۔۔۔"

اشہاب لغاری کی بات پر سمیعہ کے چہرے کے تاثرات بدلے

تھے۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ بات۔۔۔۔

اس کے باپ نے اسے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ اگر وہ ان کا کام کیے بغیر واپس لوٹی تو وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا دیں گے۔۔۔

ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں کہ اصل سفاک کون تھا۔

وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔ اسے دونوں طرف سے اپنی موت دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ ضیغم نے پلٹ کر اس پر نگاہ ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

نساء خاموش نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس نے اپنی نفرت نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنے باپ کی اصلیت سے بھی واقف تھی۔۔۔

اشہاب اپنا فیصلہ سنا تا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتا تھا۔۔۔ نساء اس کی آنکھوں کی رنگت دیکھ کر بے چین ہوئے تھی۔۔۔۔ اس نے پیچھے جانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ وہاں سے جاچکا تھا۔۔۔

سمیعہ کو واپس بھجوادیا گیا تھا۔۔

ضیغم نے خود کو کمرے میں قید کر لیا تھا۔۔۔ نساء مصعب کو رجو کے حوالے کرتی بی بی صاحبہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

"مجھے سچ جاننا ہے۔۔۔۔ مجھے حق ہے میرے شوہر کا وہ دردناک ماضی جاننے کا جس نے اس کو ایسا بنا دیا۔۔۔ میں جاننا چاہتی ہوں اس درد کی اصل وجہ۔۔۔ پلیز مجھے بتائیں۔۔۔

میں ان کی زندگی سے ہر درد اور تکلیف دور کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ جب کبھی بھولے بسرے سے مسکراتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے خون چھلکنے کو تیار رہتا ہے۔۔۔

"ایسا کیوں کیا ہوا تھا کہ سب انہیں ان کی ماں کا قاتل مانتے ہیں۔۔۔مجھے حقیقت جاننی ہے پلیز بتائیں مجھے۔۔۔"

نساء کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر بی بی صاحبہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں۔۔۔

"اتنا حوصلہ ہے رکھتیں ہیں آپ اپنے اندر۔۔۔؟؟سب کچھ جان کر میرے بیٹے کو چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی۔۔۔؟؟وہ بہت محبت کرتے ہیں آپ سے۔۔۔آپ کی دوری برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔"

ان کی بات پر نساء نے پہلے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا اور پھر نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"وہ محبت نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔ صرف اپنا حق مانتے ہیں۔۔۔ ان کے نزدیک محبت کرنا دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے۔۔۔"

نساء کے لہجے میں افسردگی واضح تھی۔۔۔ آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔۔

"آپ کے یہاں آنے سے پہلے ایسی سوچ تھی۔۔۔ مگر آپ نے
سب بدل دیا ہے۔۔۔ اسی لیے تو آپ مجھے اتنی عزیز ہو گئی ہیں کہ
آپ نے میرے نواب کو نفرت سے محبت کرنے والا انسان بنا دیا
ہے۔۔۔

ان کو اس محبت کا شکار بنا دیا ہے جس جذبے کے تصور سے بھی
نفرت تھی انہیں۔۔۔ میں نے جنم نہیں دیا مگر دل سے جڑی ہوئی
ہوں اس انسان کے۔۔۔ بنا کہے سمجھ جاتی ہوں کہ وہ کیا چاہتے
ہیں۔۔۔

وہ آپ سے اور اپنے بیٹے سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔۔۔

اشہاب لغاری کی جان بستی ہے اپنے بیٹے میں۔۔۔اور اپنی بیوی

کے دور جانے کے خیال سے ہی اس انسان کی جان نکلنے لگتی

ہے۔۔۔۔

آپ کو ابھی میری بات سمجھ نہیں آرہی ہو گی۔۔۔مگر بہت جلد

ان باتوں پر یقین ہو گا آپ کو۔۔۔"

بی بی صاحبہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

جبکہ نساء کو یہ ساری باتیں کسی اور دنیا کی ہی لگی تھیں۔۔۔یا شاید وہ

اپنے بیٹے کی نہیں کسی اور انسان کی بات کر رہی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نواب اشہاب لغاری کے والد نواب جہانگیر لغاری کی شادی ان کی پسند اور محبت کی مطابق برلاس قبیلے کی بیٹی رئیسہ خان سے ہوئی تھی۔۔۔وہ بھی اس رشتے سے خوش تھیں اور نواب کی بیوی بننے پر رضامند تھیں۔۔۔شادی بہت ہی دھوم دھام سے کی گئی تھی۔۔

شادی کے شروع کے سال تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت اچھے سے رہی تھیں۔۔۔شادی کے ایک سال بعد انہوں نے اپنی پہلی اولاد کو جنم دیا تھا۔۔۔جس کا نام جہانگیر لغاری نے اشہاب لغاری

رکھا تھا۔۔۔ مگر اس پیدائش کے بعد سے رئیسہ خان کے رویے میں بہت ساری تبدیلیاں آنے لگی تھیں۔۔

وہ اپنے شوہر کے ہر معاملے میں مداخلت کرتی تھیں۔۔۔ انہوں نے شوہر سے ضد کر کے بہت ساری زمینیں اپنے نام کروالی تھیں۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی محبت میں سب کچھ کرتے رہے تھے۔۔

ان کی ہر بات مانتے رہے تھے۔۔۔ وہ اپنے بھائیوں اور چچازاد شمریز خان کو ہر معاملے میں شامل کرنے لگی تھیں۔۔۔

شادی کے چھ سال بعد ان کے ہاں دوسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔۔۔

جو کہ وہ ہرگز نہیں چاہتی تھیں۔۔۔انہوں نے اس بیٹے کو ختم کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

جس بات کی خبر جہانگیر لغاری کو بعد میں ملازمہ سے پتا چلی تھی۔۔۔انہیں محسوس ہونے لگا تھا کہ ان کی بیٹی ان کے ساتھ دل سے نہیں رہ رہی تھی۔۔۔وہ جبراً اس رشتے کو نبھا رہی تھی۔۔۔

جہانگیر صاحب نے جب ان سے اس بارے میں بات کی تھی تو ان کا کہنا تھا کہ وہ کبھی یہ رشتہ چاہتی ہی نہیں تھیں۔۔۔وہ کسی اور سے

محبت کرتی تھیں ان کے باپ نے ان کی زبردستی شادی کروائی

ہے۔۔۔

یہ خبر جہانگیر لغاری کا دل توڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔ جس عورت کو

انہوں نے اتنی عزت اور محبت دی تھی وہ ان کے ساتھ وفادار تھی

ہی نہیں۔۔

رئیسہ خان اپنے دونوں بیٹوں کو وہیں چھوڑتیں ان کا گھر چھوڑ کر

چلی گئی تھیں۔۔۔ مگر شاید ان کے گھر والوں کو یہ بات راس

نہیں آئی تھی۔۔۔

اتنی بڑی آسامی چھوڑ کر آئی تھی وہ۔۔ شمریز خان اور رئیسہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔۔۔ شمریز کی پہلے دن سے جہانگیر لغاری کے اقتدار اور وراثت پر نظر تھی۔۔۔

اس کے کہنے میں آکر ہی وہ جہانگیر لغاری سے شادی کرنے پر راضی ہوئی تھی اور اس کی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اپنے نام کروایا تھا۔۔۔

اس عورت کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ شمریز خان انہیں اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔۔۔ وہ محبت کے بولوں میں پاگل ہو کر اس انسان کی ہر بار مانتی چلی گئی تھیں۔۔۔

اشہاب ماں کے بہت قریب تھا۔۔۔جہانگیر لغاری نے صرف اس کی خاطر گلشاہ بیگم سے دوسری شادی کی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنی ماں کی جدائی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔جب جہانگیر لغاری اپنے بیٹے کی محبت میں آکر اس کو لے کر بیوی کے پاس آئے تھے۔۔۔اس امید کے ساتھ کہ کیا پتا وہ عورت اب سمجھ گئی ہو۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے لیے موت کا کھیل پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔۔۔

رئیسہ خان نے اپنے معشوق کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو بے دردی سے قتل کروا دیا تھا۔۔۔ یہ سب کچھ روڈ پر روک کر کیا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ گاڑی میں بیٹھا اشہاب لغاری اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھ چکا تھا۔۔۔ وہ اس وقت بارہ سال کا تھا۔۔۔

اس نے اپنی ماں کا جو روپ دیکھا تھا اسے اس عورت سے نفرت ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بچہ تھا اس وقت۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئی تھی اور اپنے باپ کے پیچھے وہ گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔اس نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔۔۔مار دو اسے کو بھی۔۔۔ ورنہ یہ ہمارے لیے مصیبت بن جائے گا۔۔۔"

شمریز خان نے اس کی ماں کو حکم دیا تھا۔۔۔اشہاب جو خون میں لت پت پڑے اپنے باپ کے پاس بیٹھا سسک رہا تھا۔۔۔اپنی ماں کو اپنی جانب قتل کرنے کی نیت سے بڑھتے دیکھ وہ سفاکیت بھرا منظر اس کی آنکھوں میں ہمیشہ کے لیے قید ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس عورت نے سفاکیت کی انتہا کرتے اپنے بارہ سال کے بچے کے سینے میں خنجر اتارا تھا۔۔۔وہ درد سے بلبلاتا رہ گیا تھا۔۔اسے بہت بری طرح سے مارا گیا تھا۔۔۔

اس کی ماں کو ڈر تھا کہ کہیں وہ زندہ نہ بچ جائے۔۔۔اسی خاطر شمریز خان کے کہنے پر اس کے سینے میں دو تین بار خنجر اتارا گیا تھا۔۔۔

جس بے دردی سے اس کے باپ کو قتل کیا گیا تھا اس سے کہیں زیادہ سفاکیت اس پر دکھائی گئی تھی۔۔۔

"یہ تو باپ سے زیادہ ڈھیٹ ہڈی کا ہے۔۔۔اس کی سانسیں ابھی بھی چل رہی ہیں۔۔۔ گردن دبا کر سانس بند کرو اس کی۔۔۔"

اس کی ماں شمریز کی ہر بات مان رہی تھی۔۔۔اور وہ اتنے درد کے باوجود ہوش میں رہا تھا۔۔۔اس نے اپنی ماں کی سفاکیت اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔۔۔

جو اس کی گردن دبانے کے بعد اس کی بند آنکھیں دیکھ اپنے معشوق کی بانہوں میں بانہیں ڈالے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

یہ وہ لمحہ تھا جب اسے اپنی ماں کی بدکرداری دکھائی دی تھی۔۔۔

جب اس کو محبت دنیا کا غلیظ ترین جذبہ محسوس ہوا تھا۔۔۔

انہیں لگا تھا کہ وہ مر چکا ہے اور وہ اس سب کے بعد مر بھی جانا

چاہتا تھا۔۔۔

مگر اس پر موت نے بھی رحم نہیں کیا تھا۔۔۔اس کی حویلی میں

یہ خبر ایسے ہی پہنچی تھی کہ جہانگیر لغاری پر اس کے کسی دشمن نے

حملہ کیا تھا۔۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی بیٹے کو بھی قتل

کر دیا ہے۔۔۔

اس وقت کسی کے دماغ میں یہ سوچ آ ہی نہیں سکی تھی کہ یہ

حرکت رئیسہ خان کر سکتی تھی۔۔۔

جو اس خبر پر دھاڑیں مار مار کر روتی حویلی پہنچی تھی۔۔۔

جہاں اپنے بیٹے کے زندہ ہونے کی خبر نے اس عورت کے ہوش اڑا دیئے تھے۔۔۔

شمریز خان اور رئیسہ خان کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔۔ اشہاب کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ جس بات پر انہیں تھوڑی تسلی رہی تھی۔۔۔ شمریز خان نے پھر سے ہاسپٹل جا کر اسے مارنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔

مگر چاروں جانب کھڑے پہرے داروں کی وجہ سے ایسا کچھ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

اشہاب لغاری تین سال کومہ میں رہا تھا۔۔۔اور ان تین سالوں میں رئیسہ خان اپنے شوہر کی کرسی پر بیٹھی پر فیصلہ شمریز خان کے کہے کی مطابق کرتی قبیلے کا حشر بگاڑ چکی تھی۔۔۔

لوگوں سے ان کی جائیدادیں چھین لی گئی تھیں۔۔۔ظلم و ستم کا بازار گرم تھا۔۔۔۔

انصاف کا تصور بھی ختم ہو چکا تھا۔۔۔

حویلی کے اندر رہنے والے لوگ بھی اس ظلم کا شکار ہوئے تھے۔۔۔شمریز خان ایک گھٹیا انسان تھا۔۔۔جو کردار کا بھی گھٹیا انسان تھا۔۔۔

اس قبیلے میں غلط پاور کے چلتے دور میں عورتوں کی عزت سلامت نہیں رہی تھی۔۔۔۔

سب کی امیدیں اب ایک ہی انسان سے وابستہ تھیں۔۔۔نواب اشہاب لغاری۔۔۔۔

اس موت کے سناٹے میں وہ ان سب کے لیے زندگی کی کرن بن کر آیا تھا۔۔۔

اس کے ہوش میں آنے کی خبر نے شمریز خان اور رئیسہ بیگم کے لیے مصیبت کھڑی کر دی تھی۔۔۔

اشہاب لغاری پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ مگر وہ گلشاہ بیگم کو پہلے ہی سب بتا چکا تھا۔۔۔

جو خود اپنے شوہر کی پہلی بیوی کے اعتاب سے تنگ آچکی تھیں۔۔۔

اشہاب اس وقت صرف پندرہ سال کا تھا۔۔۔ مگر جو کچھ اس نے جھیلا تھا وہ اسے اپنی عمر سے کہیں بڑا کر گیا تھا۔۔۔ رئیسہ خان کو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ اپنی یاداشت کھو چکا ہے۔۔۔

اس بات نے اس عورت کی فکر دور کر دی تھی۔۔۔ وہ اشہاب کے پاس آکر اس سے اپنا جھوٹا پیار جتاتی تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے سب سہہ رہا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ صحت یاب ہونے کے بعد گھر آیا تھا۔۔۔ اسے مارنے کی دوبارہ کوشش کی گئی تھی۔۔۔

انہیں ڈر تھا کہ جس دن اس کی یادداشت واپس آئی ان کے لیے مصیبت بن سکتی تھی۔۔۔

اشہاب کا مر جانا ہی ٹھیک تھا۔۔۔

وہ رئیسہ بیگم کے ساتھ شہر جا رہا تھا اپنے چیک اپ کے لیے جب اس کے لیے پھر سے موت کا کھیل رچایا گیا تھا۔۔ مگر وہ پہلے سے جانتا تھا ایسا ہو گا۔۔۔

وہ اپنی تیاری کر کے آیا تھا۔۔۔اس کے آدمی وہاں پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔۔۔

شمریز خان کی گاڑی پر فائرنگ کھول دی گئی تھی۔۔۔جو دیکھ رئیسہ خان کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔اس نے گاڑی میں بیٹھے اشہاب لغاری پر حملہ کرنا چاہا تھا۔۔ مگر اس سے پہلے ہی اشہاب نے اپنی ماں کے وجود میں گولیاں اتار دی تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ شاک رہ گئی تھیں۔۔۔وہ عورت مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نے شمریز خان کے ساتھ اپنی حسین زندگی کے خواب دیکھے تھے۔۔۔

"میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔اپنی ماں کو کیسے مار سکتے ہو تم۔۔۔"

اپنے وجود میں اترتی پہلی گولی پر وہ عورت چیخی تھی۔۔۔

"ماں ایسی نہیں ہوتی۔۔۔تم ایک بدکردار عورت ہو۔۔۔میرے باپ کو دھوکا دے کر بے دردی سے قتل کیا ہے تم نے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے چیخا تھا۔۔

"تم مجھے مار رہے ہو جس نے تمہیں زندگی دی۔۔۔میں بددعا دیتی ہوں تمہیں۔۔۔تم بھی اپنی اولاد کے ہاتھوں مروگے۔۔۔کبھی

اولاد کا سکھ نصیب نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔۔ جیسی تمہاری ماں بدکردار تھی ویسی ہی بدکردار بیوی ملے گی تمہیں۔۔۔

ساری زندگی تڑپو گے سکون اور محبت کے لیے۔۔۔ تمہارا حال بھی وہی ہو گا جو تمہارے باپ کا ہوا تھا۔۔۔

میرے وجود سے جنم لیا ہے تم نے۔۔۔میں اتنی سفاک ہوں تو تم کیسے اچھے ہو گے۔۔۔۔

مجھ سے کہیں زیادہ سفاک بنو گے تم۔۔ دنیا نفرت کرے گی تم سے تمہاری اس سفاکیت کی وجہ سے۔۔۔"

وہ عورت موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ اسے بد دعائیں

دینے لگی تھی۔۔۔

اس کی ایک ایک بد دعا اشہاب لغاری کے دل و دماغ میں اتر گئی

تھی۔۔

اور اس نے اسی سفاکیت کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا تھا۔۔۔

اس دن اس کی ماں مر گئی تھی۔۔۔۔اس نے اپنی ہاتھوں سے اپنی

ماں کو مار دیا تھا۔۔۔۔

شمریز خان جو اس عورت سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔ اسے

وہیں مرتا چھوڑ خود اپنی جان بچا کر بھاگ گیا تھا۔۔۔۔

اس سچائی سے اس نے صرف گلشاہ بیگم اور اپنے دونوں بہن بھائی

کو آگاہ کیا تھا۔۔ اور شمریز خان واقف تھا ان سب باتوں

سے۔۔۔۔

اس کے علاوہ آج تک سب کو یہی لگتا تھا دشمنوں کے حملے سے

رئیسہ خان ہلاک ہوئی تھی۔۔

گلشاہ بیگم کے کہنے پر اس نے اپنے باپ کی جگہ سنبھال لی

تھی۔۔۔قبیلے والوں کو اپنی ماں کے ظلم سے تو نجات دلوا دی

تھی۔۔۔

مگر وہ خود اس سب سے نہیں نکل پایا تھا۔۔اس نے سب کو تحفظ

بھی دیا تھا اور ان کے جان و مال کی حفاظت بھی کی تھی۔۔۔

مگر وہ زرا سی غلطی بھی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔بہت دردناک

سزائیں دیتا تھا۔۔۔

اگر اسے سرداری اپنے باپ کی جانب سے وراثت میں ملی تھی تو

سفاکیت اس کی ماں اسے وراثت میں دے کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اس شخص کے لوٹنے کی منتظر تھی۔۔۔بی بی صاحبہ نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔۔

جو باتیں صرف سن کر اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔جو جس انسان پر بیتی تھی اس کا کیا حال ہو گا۔۔۔یہ سوچ کر اس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔اسے وہ رات یاد آئی تھی جب وہ درد سے تڑپ رہا تھا۔۔

اسے اب اس بات کی سمجھ آرہی تھی کہ وہ اپنے پر کوئی لمس کیوں برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔کیونکہ اس پر ظلم کی انتہا ہو چکی تھی۔۔۔اس کی اپنی ماں اس سینے کو بری طرح سے کچل چکی تھی۔۔۔

مگر اللہ نے اسے زندگی دی تھی۔۔۔کیونکہ اسے ابھی اپنے باپ کا بدلہ لینا تھا۔۔۔وہ درد سے تڑپتا انسان اس وقت اذیت کی انتہا پر تھا۔۔۔

اس نے خود کو دنیا کی نظر میں وحشی بنا دیا تھا۔۔۔اس نے اپنی ماں کی بد دعاؤں کو سزا کی طرح خود پر مسلط کیا تھا۔۔۔نساء کو

اب سمجھ آرہی تھی کہ اس شخص نے اسے بدکردار سمجھ کر اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔

اپنی ماں کی بددعا کو پورا کرنے کے لیے۔۔۔۔ مگر وہ جب خود باکردار تھا تو اس کا رب اس کے نصیب میں بدکردار عورت کیسے لکھ سکتا تھا۔۔ اسے بھی اس جیسی باکردار لڑکی ملی تھی۔۔۔

جس نے اس کی ماں کی ساری بددعاؤں کا اثر زائل کر دیا تھا۔۔۔

وہ جو محبت کو گناہ سمجھتا تھا اب وہ خود محبت کرنے لگا تھا۔۔۔

نساء تو یہ سب جانے بغیر بہت پہلے سے اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی۔۔۔اب اس کے دل میں اس شخص کی قدر و منزلت بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے اس بات کی سمجھ بھی ابھی آرہی تھی کہ وہ اولاد کیوں نہیں چاہتا تھا۔۔۔اولاد کا سن کر وہ کیوں ڈر گیا تھا۔۔۔

کیوں اس نے جذبات میں آکر وہ بات کر دی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اپنی ماں کی بددعاؤں سے ڈرتا تھا۔۔۔

وہ دوبارہ اس اذیت سے نہیں گزرنا چاہتا تھا۔۔۔

نساء کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔ مگر اس شخص نے جس طرح سے اس کی پریگنینسی میں اس کا خیال رکھا تھا۔۔۔ اس کی زرا سی پکار پر اٹھ جاتا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے اپنے ہر انداز سے ظاہر کر گیا تھا کہ اس کے لیے اس کی اولاد اہم تھی۔۔۔ اس کا پچھتاوا بھی اس کے ہر انداز سے ظاہر ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ لبوں سے کبھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

نساء کو بہت بار محسوس ہوا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو چھونا چاہتا تھا۔۔۔ اسے اپنے سینے سے لگانا چاہتا تھا مگر اس عورت کی دی گئی بد دعائیں اس کے ہاتھ روک دیتی تھیں۔۔

وہ ماں کہلانے لائق نہیں تھی جس نے اپنی محبت کی خاطر اپنی اولاد کی زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔

نساء سمجھتی آئی تھی کہ اس کی زندگی مشکل گزری ہے۔۔۔ مگر اسے اب سمجھ آ رہی تھی کہ جو کچھ اشہاب لغاری نے برداشت کیا تھا۔۔۔ اس کے آگے اس کا دکھ تو کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی اس کی منتظر تھی جب دروازے پر آہٹ ہوئی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں۔۔۔؟؟"

اسے بیڈ سے کھڑے ہوتے دیکھ اس نے بہت ہی نارمل انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

جب نساء آگے بڑھی تھی اور اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔۔

"نساء کیا ہوا ہے۔۔؟؟ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس کے گرد اپنے بازوؤں کو حصار قائم کرتے اس نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے بی بی صاحبہ نے سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔"

نساء اس کے گرد اپنے بازو باندھے اس کے سینے پر عین دل کے مقام پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔۔۔

اشہاب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔

"کیا بتایا انہوں نے۔۔۔؟؟؟ میری سفاکی کی ایک نئی داستان۔۔۔۔اب تمہیں مجھ سے مزید نفرت محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں غصہ واضح محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

نساء نے اس کے سینے سے سر اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔اس سب میں آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔اس سچویشن میں کوئی بھی ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔۔"

نساء نے اس کے بگڑے تاثرات دیکھ نرمی سے کہا تھا۔۔۔

"ترس آرہا ہو گا پھر مجھ پر۔۔۔۔"

وہ شخص نہیں چاہتا تھا اس کا ماضی اس لڑکی کے سامنے آئے۔۔یا اس کی اولاد کو پتا چلے۔۔۔

"آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔۔۔؟؟ میں کیوں ترس کھاؤں گی

آپ پر۔۔۔۔۔۔"

نساء نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی صاحبہ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ میں نے منع کیا تھا کہ میری

زندگی کے بارے میں وہ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گی۔۔۔ مگر انہوں

نے اس وعدے کا بھی پاس نہیں رکھا۔۔۔"

وہ غصے کے عالم میں خود پر ضبط کرتا اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا

تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟میں کیسی ہوں۔۔۔؟مجھے آپ کی زندگی کے بارے میں جاننے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔آپ میرے ماں باپ بہن بھائی، میرے پورے خاندان کو اٹھا کر میری قدموں میں لے آئے۔۔۔تاکہ میرے دل میں کوئی تکلیف کوئی اذیت باقی نہ رہے۔۔۔اور خود مجھے اپنی زندگی سے بالکل غیر بنا دیا۔۔۔"

نساء کو اس پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

اس شخص سے غصے سے بات نہیں کی جاسکتی تھی اور اگر پیار سے کی جاتی تھی تو اسے وہ بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔

"ضروری نہیں ہے میری بیوی کو میرے ماضی کے بارے میں سب پتا ہو۔۔۔۔ آپ میرا حال اور مستقبل ہی جان لیں تو کافی ہے۔۔۔۔"

اپنی شال اتار کر کرسی پر رکھتا وہ سونے کے لیے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا۔۔۔ نساء کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب بڑھی تھی اور اس کا بازو پکڑتے اس کا رخ اپنی جانب کر گئی تھی۔۔۔۔

"سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟"

اس کا چہرا غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس وقت مہرون رنگ کے گرم لباس میں ملبوس ہم رنگ شال کو اپنے کندھوں کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

سیاہ زلفوں کو کیچر میں جوڑے کی شکل میں مقید کیے ہوئے تھی۔۔۔جوڑے سے نکلتی لٹیں اس کے حسین مکھڑے کے گرد ہالہ بنائے ہوئے تھیں۔۔۔دودھیا گلابی رنگت غصے سے دھمک رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت آنکھوں میں نمی بھرے کھڑی اسے بری طرح

ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں سمجھتا۔۔۔۔؟ آج کی رات کچھ زیادہ ہی لمبی ہو گئی

ہے۔۔۔ ریسٹ کر لیں۔۔۔ صبح بات کرتے ہیں۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپا تا وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

مگر نساء پھر سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔۔

"انسان کو اتنا سفاک نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔"

وہ اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھی۔۔

"کیا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

وہ گہرا سانس بھرتا اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"مجھے بدکردار سمجھ کر اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔۔اپنی سزا کے طور پر۔۔۔؟؟میں ہی کیوں ملی تھی اس سزا ہے لیے۔۔۔"

یہ الفاظ اس نے بہت ہمت مجتمع کرتے ادا کیے تھے۔۔۔ مگر آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئے تھے۔۔۔۔اور اس کا نازک وجود ٹھنڈ اور شاید اپنے لفظوں کے احساس سے کانپ رہا تھا۔۔۔

اشہاب نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی اور اس کا دل پگھل گیا

تھا۔۔۔یہ لڑکی بہت قیمتی تھی اس کے لیے۔۔۔وہ اسے ایسے

تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے قریب تر کر

گیا تھا۔۔۔

"آج سے دس سال پہلے ہماری ملاقات ہوئی تھی۔۔۔آپ کو یاد

نہیں ہو گی۔۔۔"

اس کی بات نساء نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

وہ کب ملی تھی اس سے۔۔۔اس نے تو یہاں حویلی میں پہلی بار دیکھا تھا اسے۔۔۔

نساء نے فوراً اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔اس کے ٹھنڈ سے کانپتے وجود کو دیکھتے اشہاب نے اسے بانہوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ پر اپنے قریب لیٹا تا اس کے اوپر کمبل ڈال گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کا سر اپنے کندھے سے ٹکا گیا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کا خیال رکھنے لگا تھا۔۔۔

"ہمارا بیٹا کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

وہ خالی کاٹ دیکھ چکا تھا۔۔۔

"رجو کے پاس ہے میرا بیٹا۔۔۔"

نساء کا انداز نروٹھا تھا۔۔۔جب اشہاب جھکا تھا اور اس کے گداز لبوں کی نرماہٹیں کو اپنے لبوں سے چنتا اس کو شرم سے سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"میرا بھی ہے۔۔۔"

اس کے پھولے گالوں پر لب رکھتے کہا تھا اس نے۔۔

"نواب صاحب آپ زیادہ فری ہو رہے ہیں۔۔۔میں نے اجازت نہیں دی آپ کو اس کی۔۔۔"

نساء نے اسے خفگی سے دیکھا تھا۔۔۔وہ اس کے ابھی تھوڑی دیر پہلے والے رویے سے خفا تھی۔۔۔

"بنا اجازت کے میری ہستی کو بدل دیا۔۔۔مجھ سے ایسا کرنے کی اجازت مانگی تھی۔؟؟؟"

وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا ان پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کے لمس میں اب پہلے والی سختی نہیں ہوتی تھی۔۔۔وہ

بہت نرمی سے چھوتا تھا اسے۔۔۔

نساء نے غور کیا تھا تو اسے اب ساری تبدیلیاں سمجھ میں آنے لگی

تھیں۔۔۔

"ہم کب ملے تھے۔۔۔؟"

وہ سوچ کر حیران ہو رہی تھی اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"جس رات مجھے سینے پر گولی لگی تھی۔۔۔۔ شمریز خان نے میرے ہی آدمیوں کو بلیک میل کر کے مجھ پر حملہ کروایا تھا۔۔۔۔اس رات میں روڈ پر پڑا اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔۔

جب میرے سینے پر اپنا دوپٹہ باندھ کر میرے لبوں میں پانی کے گھونٹ انڈیلے تھے۔۔۔۔ میں سفاک انسان تو اسی دن اس رحمدلی کا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور نساء کی آنکھوں کے سامنے بھی وہ بھولی بسری یاد آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے ایسا کیا تھا۔۔۔ مگر وہ تو بھول بھی گئی تھی۔۔۔اس نے تاریکی میں دیکھا تھا اسے۔۔۔۔

وہاں گاڑی کی ہیڈلائٹس میں اسے کبھی ٹھیک سے دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔ہاں اتنا یاد تھا کہ کوئی زخمی پڑا وہاں تڑپ رہا تھا۔۔۔اس نے مدد کی تھی۔۔۔

وہ شہر سے گھر کا رہی تھی۔۔ مگر وہ دس سال پرانی بات تھی۔۔۔ اس کے تو دماغ سے بھی نکل گئی تھی۔۔۔

لیکن اشہاب لغاری کو یاد تھا۔۔۔کیونکہ اس لڑکی نے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔اس کی سینے پر اپنے لمس سے جو مرہم رکھا تھا وہ بھول نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ محبت کا تصور بھی اپنی زندگی میں نہیں لانا چاہتا تھا۔۔اسے اس خیال سے بھی نفرت تھی۔۔

مگر وہ اس لڑکی کو روز یاد کرتا تھا۔۔۔دل چاہتا تھا اسے دوبارہ ملنے کو۔۔۔

مگر وہ کبھی اپنی زندگی میں کسی عورت کو شامل کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ماروی سے بھی اس کا بچپن سے رشتہ طے تھا۔۔۔۔ جس کا اس نے ہمیشہ انکار ہی کیا تھا۔۔

بی بی صاحبہ چاہتی تھی وہ شادی کرے اور وہ اس کا وارث چاہتی تھیں۔۔۔۔

ان کی زندگی بھی اتنی آسان نہیں تھی۔۔۔انہوں نے بھی بہت مشکل وقت دیکھا تھا۔۔۔

ماہ نور کی پیدائش جہانگیر لغاری کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔

انہیں صرف چند مہینے ہی اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نصیب ہوئے

تھے۔۔۔انہوں نے اشہاب کا بہت ساتھ دیا تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی بہت عزت کرتا تھا۔۔۔ان کا حویلی میں

ایک مقام مقرر کر دیا تھا۔۔۔

وہ جب بھی شادی کا کہتی تھیں اس کا یہی کہنا ہوتا تھا کہ وہ ماوری

سے شادی نہیں کرے گا۔۔

اس کی ماں کی بد دعا تھی اسے کوئی با کردار عورت کیسے مل سکتی

تھی۔۔۔

جب انہیں دنوں اسے خبر ملی تھی کہ افتخار سومرو کی بیٹی اپنے ہی ملازم کے ساتھ گھر سے بھاگتے ہوئے پکڑی گئی۔۔۔جس لڑکی کا تصور اسے اچھا لگتا تھا۔۔۔۔وہ بھی اس کی ماں جیسی نکلی تھی۔۔۔۔وہ ایک بدکردار عورت تھی۔۔۔

اس دن غصے میں آکر اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا۔۔۔وہ اس پر بے پناہ غصہ تھا۔۔وہ تو اتنی رحمدل اور پیاری تھی۔۔۔

وہ بھلا ایسے کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔

اسے لگا تھا شاید اس کی ماں کی یہ بد دعا بھی ایسے ہی پوری ہونی

تھی۔۔۔

اشہاب لغاری نے اسے اپنی زندگی میں جس طرح سے شامل کیا تھا

وہ نساء افتخار کو توڑ گیا تھا۔۔

اس سے کچھ مہینوں کی مہلت مانگی گئی تھی اس نے دے دی

تھی۔۔۔۔

یہ نرمی خاص اس لڑکی کے لیے تھی۔۔۔ ورنہ اس کی سفاکیت سے

دنیا واقف تھی۔۔۔

حویلی میں پہلے دن جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اشہاب لغاری کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔اس دن اس نے سب کے سامنے اس لڑکی کا مقام واضح کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ کسی اور کو زیادتی کرنے کا کوئی حق نہیں دیا تھا اس نے۔۔۔

وہ اس کے پاس تو جاتا تھا مگر اس کے سامنے نہیں جاتا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے سفاک بن کر ہی آنا چاہتا تھا۔اس کی آگے پگھلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اپنی سفاکیت اس لڑکی پر بھی دکھائی تھی۔۔۔ مگر پہلی بار ہی جب اسے اپنی بانہوں میں محسوس کیا تھا تو اس کی معصومیت اور نازکی دیکھ۔۔۔ اسے کا دل ماننے سے انکاری ہوا تھا کہ یہ لڑکی بدکردار ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ اسے اپنے لفظوں سے تکلیف دیتا تھا مگر پھر اس سے بھی کہیں زیادہ خود تڑپتا تھا۔۔۔

اس رات جب اس کو پتا چلا تھا کہ اشہاب لغاری نے اسے اپنی زندگی میں کیوں شامل کیا ہے تو اس لڑکی کا بکھرا وجود اور بہتے انسو اشہاب لغاری کے دل کو ہلا گئے تھے۔۔۔

وہ جو باہر سے سفاک اور وحشی بنا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کے آگے قطرہ قطرہ پگھلنے لگا تھا۔۔۔

اس رات جب وہ اس کی حالت دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ جیسے اس لڑکی نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کے سامنے اپنے محبت ظاہر کر گئی تھے۔۔۔ وہ شخص اپنے دل سے چلتی جنگ ہار گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ اور اس نازک وجود پر اپنے نام کی مہر لگا تا اسے اپنا بنا گیا تھا۔۔۔

وہ جو محبت سے نفرت کرتا تھا۔۔۔لوگوں کو اس جرم کی سزا دے

چکا تھا۔۔۔

وہ خود جب اس میں مبتلا ہوا تھا تو اس انسان کے لیے قبول کر پانا

بہت اذیت ناک ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنا وقت خود سے جنگ لڑتا اسی وجہ سے اس سے دور رہا تھا۔

وہ بہت زیادہ ڈسٹرب تھا۔۔۔اسے ڈر تھا کہ وہ اس کے سامنے گیا تو

اقرار کر دے گا۔۔۔

ابھی وہ ایک جنگ سے ہی الجھ رہا تھا جب ایک اور خبر نے اس کی ماں کی بد دعا کو پھر سے اس کے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کی ان بد دعاؤں میں جکڑا اتنی بڑی بات کر گیا تھا کہ جس پر وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔

اس بات کی سزا اسی دن اس کی بیوی نے اسے دے دی تھی۔۔۔

اتنے مہینوں کی جدائی کی صورت۔۔۔

اس کے دور جانے پر اسے اس لڑکی کی اپنی زندگی میں بڑھ جانے والی اہمیت اور ضرورت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا اس کے سینے سے دل نکال کر لے گیا ہو کوئی۔۔۔

اس کے ساتھ رہتے اسے احساس تو ہو چکا تھا کہ وہ پاکیزہ پاکباز لڑکی
تھی۔۔۔۔وہ بد کردار نہیں تھی۔۔۔۔

مگر وہ یہ بات دنیا کے سامنے بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسی خاطر
وہ اس کے باپ کے گھر گیا تھا۔۔۔

اس نے اسے ڈھونڈنے کی تلاش جاری رکھی تھی اور پھر سے پالیا
تھا۔۔۔

اپنے سکون کو واپس اپنی زندگی میں لے آیا تھا۔۔۔وہ ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔مگر اسے اپنی اولاد چاہیے تھی اپنی زندگی میں۔۔۔

اس کا بیٹا اس کی زندگی میں آگیا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اسے اس کی زندگی کی ایک اور بہت بڑی خوشی دے دی تھی۔۔۔مگر وہ خوفزدہ تھا۔۔۔اپنی ماں کی بددعاؤں سے۔۔۔

اسے لگتا تھا اس کا بیٹا اس سے نفرت کرے گا۔۔۔اسی خوف سے وہ اسے اپنے قریب نہیں لا رہا تھا کہ جب وہ دور ہوا تھا برداشت نہیں ہوگا اس سے۔۔۔

نہ وہ اس لڑکی کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا اور نہ اسے اپنے ماضی کا بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسے ڈر تھا وہ اس سے دور ہو جائے گی۔۔۔۔ وہ تو پہلے ہی اس کی بہت سفاکی دیکھ چکی تھی۔۔۔ اس سے مزید نفرت کرنے لگے گی۔۔۔۔

اس لڑکی نے اس کے اندر سے اس کی ماضی کے بہت سارے تاریک پہلو ختم کر دیئے تھے۔۔۔

اور اب اس کا ماضی جان کر بھی وہ جس طرح سے اس کے ساتھ پیش آرہی تھی۔۔۔وہ شخص اپنے دل کی بے اختیار ہونے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے آگے جھک گیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے نساء کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔جبکہ آنکھوں میں خفگی بھرا تاثر چھایا ہوا تھا۔۔۔

اشہاب نے اس سے کے سامنے ساری باتیں کی تھی۔۔۔مگر ابھی تک اپنے دل کا حال نہیں بتایا تھا۔۔۔

"میں آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔اس سفاک اور وحشی انسان کو برداشت کر لیا ہے۔۔۔۔اب جب وہ بدل رہا ہے اور مجھ سے محبت کرنے لگا ہے تو اسے کسی اور کے لیے چھوڑ کر چلی جاؤں۔۔۔"

نساء نے اسے خفگی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔جو اپنی چھوٹی چھوٹی گستاخیوں سے اس کی رنگت سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"کس نے کہا مجھے آپ سے محبت ہوئی ہے بیگم صاحبہ۔۔۔آپ کو تو ابھی بھی میری وہیں سفاکیت اور وحشی پن برداشت کرنا ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی شال ہٹاتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔نساء کے لبوں سے بے ساختہ سسکاری نکلی تھی۔۔۔

وہ اس دودھیا گردن کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اتنا وقت اسے جس دوری پر رکھا تھا۔۔۔اب اسے سارے حساب دینے تھے۔۔۔

نساء اس کی شدتوں پر کانپ گئی تھی۔۔۔

"اچھا میں ایسے گزارہ کرلوں گی۔۔۔مگر میرے بیٹے کو اس کے باپ کی شفقت دے دیں۔۔۔"

نساء کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اشہاب لغاری کا دل جیسے مٹھی میں مسلا گیا تھا۔۔۔

"اگر اس نے مجھ سے نفرت کی پھر۔۔۔۔"

اشہاب لغاری کی آنکھوں کی سطح سرخ تھی۔۔۔

نساء اوپر ہوئی تھی اور باری باری اس کی دونوں آنکھوں کو چوم گئی تھی۔۔۔

"ہم مل کر اس کی اتنی اچھی تربیت کریں گے۔۔۔وہ کبھی اپنے بابا سے نفرت کرنے کا سوچے گا بھی نہیں۔۔۔"

نساء کے محبت بھرے انداز پر وہ اس کی پیشانی چوم گیا تھا۔۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔اس میں اپنی رحمدل ماں کا خون بھی تو شامل ہے۔۔۔جو محبت کرنا بھی جانتی ہے اور کروانا بھی۔۔۔ جو اس کے بابا کی زندگی کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔۔۔جو باکردار اور پاکدامن ہے۔۔

جو دنیا کی سب سے حسین ترین عورت اور اس کے بابا کی جان ہے۔۔"

وہ مخمور لہجے میں بولتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھو گیا تھا۔۔

اس شخص کا یہ ایک لفظ نساء کو اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مصعب لغاری اور اس کی ماں بھی دنیا کے سب سے خوش قسمت لوگ ہیں۔۔۔کیونکہ ان کے پاس اتنا پیارا انسان ہے۔۔۔جو ان کا محافظ اور ان کی زندگی کی اولین خوشی ہے۔۔۔"

وہ اس شخص کو یقین دینا چاہتی تھی۔۔اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ کتنا پیارا انسان تھا۔۔۔جس نے اپنی غلطیوں کو تسلیم کیا تھا اور ان کو سدھارا تھا۔۔۔

وہ اسے سفاک کہتی تھی مگر اس نے کبھی کسی کو ناحق سزا نہیں دی تھی۔۔ جو قصوروار تھا اسے سزا ملتی تھی۔۔۔ جو محبت کو گناہ بنا کر اپنے گھر والوں کی عزت پامال کرتے تھے۔۔۔ اپنے خاندانوں کو محبت کا نام لگا کر برباد کرتے تھے۔۔۔

وہ سزا کے حقدار تھے۔۔۔

محبت ایک بہت پیارا جذبہ تھی۔۔۔ جس کا حق تھا کہ اسے حلال تعلق میں رہ کر کیا جائے۔۔۔ اسے حرام یا گالی نہ بنایا جائے۔۔۔

وہ آج اس شخص کی بانہوں میں مقید اس کے سینے پر لب رکھے اسے کے دل سے ماضی کی بچی کچی اذیت بھی نکال گئی تھی۔۔۔ اور

وہ شخص اس وقت یہی سوچ رہا تھا کہ اس کی کبھی کی گئی کوئی نیکی کا اجر بن کر یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔ جس نے اس کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لایا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔ سدا سہاگن رہو۔۔۔ جو لوگ اچھی نیت اور نیک ارادوں کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں ان کے ساتھ برا ہو کر بھی اچھا ہو جاتا ہے۔۔۔ اور جو لوگ دل میں دوسروں کے لیے بغض اور نفرت لے کر چلتے ہیں۔۔۔ وہ سب کچھ پا کر بھی خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔۔۔"

حلیمہ بیگم اس کی پیشانی چومتے اس کی گود میں موجود مصعب کے ماتھے پر پیار دے گئی تھیں۔۔۔

ان کا اشارہ کس طرف تھا وہاں کھڑی وردہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔

اس کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔۔۔ جازم سچائی جان کر بالکل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ خود گناہ کر کے اپنے لیے ایک باکردار بیوی چاہتا تھا۔۔۔ اس نے اسی خاطر نساء کو ٹھکرا دیا تھا۔۔۔ مگر اس کے بدلے جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ بھی کسی قیمت پر قابلِ قبول نہیں تھا۔۔

اس کی بیوی پہلے ہی اپنی عزت لٹا چکی تھی۔۔۔

مرد خود کچھ بھی کر کے خود کو نیک پاک ہی سمجھتا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا اس کی بیوی اس کے بارے میں سب جان کر بھی اسے قبول کر لے۔۔۔ مگر بات جب خود پر آتی تھی تو وہ اپنا ظرف بڑا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

جازم سومرو کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا تھا۔۔ وہ ملک چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی کسی کا بھی سامنا کرنے کی اور خاص کر نساء کا سامنا کرنے کی۔۔

اس نے ایہا کو طلاق نہیں دی تھی۔۔۔ مگر وہ وقت چاہتا تھا۔۔۔۔ جو شاید پوری زندگی پر بھی محیط ہو سکتا تھا۔۔۔

ایہا نے اس پر تہمت لگا کر جو گھٹیا حرکت کی تھی اسے اس کی یہی سزا ملی تھی کہ اس کا اپنا شوہر شاید ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

گھر میں اس کے اپنے ماں باپ اس کی صورت دیکھنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

مگر نساء یہاں بھی بڑے ظرف کا مظاہرہ کر گئی تھی۔۔۔ اس نے ان سب کو ایہا کے ساتھ رویے میں نرمی برتنے کو کہا تھا۔۔۔

اسے اب اس گھر میں وہی مقام ملتا تھا جو وہ ہمیشہ سے چاہتی

تھی۔۔۔۔وہ اب صرف افتخار سومرو کی اکلوتی بیٹی ہی نہیں بلکہ

نواب اشہاب لغاری کی چہیتی بیوی بھی تھی۔۔۔۔

اس کا مقام ہر جگہ بلند ہو چکا تھا۔۔۔۔اس کی رحمدلی کے ہر جگہ

چرچے تھے۔۔۔۔

بی بی صاحبہ نے اسے کہا تھا کہ وہ اب اپنی جگہ سنبھال جس کی

حقدار بھی تھی وہ۔۔۔۔مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔

اس کا کہنا تھا کہ یہ جگہ ان کی تھی اور اپنی زندگی کی آخری سانس

تک انہیں ہی اس قبیلے کی بی بی بن کر رہنا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی ہر مقام پر اشہاب لغاری کا سر فخر سے بلند کر رہی تھی۔۔۔

اشہاب لغاری کو محسوس ہوتا تھا کہ وہ محبت سے عشق کا سفر طے کر چکا ہے۔۔۔

نساء کو وہ خود سے دور نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔

وہ کبھی کبھار اپنے بابا کے گھر کا چکر لگا لیتی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اس دوران بھی نجانے کتنی بار فون کر کے اس کی خیریت دریافت کرتا تھا۔۔۔ وردہ اور ایہا سمیت سومرو خاندان کی سبھی خواتین اسے رشک بھری نگاہوں سے دیکھتی تھیں۔۔۔

وہ ان سب سے ملتی مراد کے ساتھ حویلی جانے کے لیے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ ابھی فاصلے پر تھی جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

"آپ کہاں پر ہیں۔۔۔؟؟؟ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟؟"

اس شخص کی بے قراری بھری آواز نساء کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"نواب صاحب آپ سے تھوڑی دوری پر ہی ہوں۔۔۔پندرہ منٹ میں پہنچ رہی ہوں آپ کے پاس۔۔۔"

نساء کا دل اس شخص کی بے قراری پر دھڑک اٹھتا تھا۔۔۔

"مراد سے کہیں گاڑی واپس موڑ لے۔۔۔اور جلد از جلد آپ کو واپس آپ کے بابا کی حویلی پہنچائے۔۔۔میں خود لینے آؤں گا آپ کو۔۔"

اس کی آواز میں پریشانی گھلی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے مراد نے گاڑی موڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا۔۔۔

"مگر کیا وہاں ہے؟؟سب خیریت ہے۔۔۔"

نساء گھبرا گئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے مراد کے زور سے بریک مارنے پر اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔

وہ اس کی بات ہی نہیں سن پائی تھی۔۔۔اسنے بہت مشکل سے مصعب کو سنبھالتے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

ان کی گاڑی کو بہت ساری گاڑیوں نے گھیر لیا تھا۔۔۔باہر مٹی اور ریت کا طوفان اٹھا تھا۔۔۔

"بی بی جی یہ شمریز خان کی گاڑیاں ہیں۔۔۔وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے آیا ہے۔۔۔اس نے اپنی بیٹی پر بھی بہت

تشدد کیا ہے۔۔۔ وہ سیریس حالت میں ہاسپٹل میں ایڈمٹ

ہے۔۔۔ یہ اصل درندہ ہے۔۔

یہ آپ کے ذریعے نواب صاحب کو مارنا چاہتا ہے۔۔۔"

ان کی گاڑی کے آگے پیچھے موجود گارڈز کی گاڑیوں پر ان چھ ساتھ

کے قریب گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں نے فائرنگ شروع کر دی

تھی

۔۔۔

نساء نے اپنی آنکھوں سے گارڈز کو نیچے گرتے دیکھا تھا۔۔۔ اس

کی گاڑی پر ابھی تک فائرنگ نہیں کی گئی تھی۔۔۔ خوف سے کانپتی

وہ مصعب کو اپنے سینے میں بھینچ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل انجانے خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔

اشہاب کے گارڈز تعداد میں کم ہونے کے باوجود ان کا بھرپور مقابلہ کر رہے تھے۔۔۔ وہ اچھے سے جانتے تھے کہ اندر بیٹھی ان کی بی بی کی کیا اہمیت تھی ان کے نواب صاحب کے آگے۔۔۔

وہ اسے کسی بھی قیمت پر دشمنوں کے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے تھے۔۔۔

اشہاب لغاری کے وہاں پہنچنے تک انہوں نے بھرپور مقابلہ کیا تھا۔۔۔

اشہاب کی گاڑیاں بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔جو دیکھ شمریز خان خود آگے بڑھا تھا اور نساء کو کھینچ کر گاڑی سے باہر نکال گیا تھا۔۔۔۔

"آگے مت بڑھنا ورنہ تمہارے بیوی اور بچہ جان سے جائیں گے۔۔۔"

شمریز خان کی آنکھوں سے اس کی نفرت ٹپک رہی تھی۔۔۔

وہاں دونوں جانب ان دونوں کے آدمی اسلحہ اٹھائے کھڑے تھے۔۔۔

اشہاب تھوڑے سے فاصلے پر تھا۔۔۔جب شمریز خان نے نساء

کے ماتھے پر بندوق رکھے اشہاب کے قدم وہیں روک دیئے

تھے۔۔۔

"تم نے مجھ سے میری محبت چھینی تھی۔۔۔میں تم سے تمہاری

محبت چھین لوں گا۔۔۔"

اس شخص کی بات پر اشہاب نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"بزدلوں کی طرح عورتوں کو کیوں شامل کرتے ہو لڑائی میں۔۔۔

ان دونوں نے تمہارا کچھ نہیں بگاڑا۔۔۔تمہارا دشمن میں

ہوں۔۔۔سامنے کھڑا ہوں تمہارے۔۔۔۔مجھے مار دو۔۔ان دونوں کو جانے دو۔۔"

اس وقت اس کی جان اس کے دشمن کے ہاتھوں میں تھی۔وہ بہت تحمل سے بات کر رہا تھا۔۔

شمریز کے کہنے پر اس کے آدمی نے نساء کی گرفت سے مصعب کو چھین لیا تھا۔جو اس بے رحمی پر بہت بری طرح سے رونے لگا تھا۔۔۔اشہاب لغاری کی آنکھوں سے خون چھلک پڑا تھا۔۔۔

نساء اپنے بیٹے کا رونا سنتے خود بھی بری طرح سے رونے لگی تھی۔۔۔

"شمریز خان مت کرو یہ سب۔۔۔میں خود کو تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔۔۔ چھوڑ دو ان دونوں کو۔۔۔"

اشہاب نے اپنا پسٹل نیچے پھینک دیا تھا۔۔۔اس کے سارے آدمیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کرتے اپنے ہتھیار پھینک دیئے تھے۔۔۔

"اگر اتنی ہی منتیں کر رہے ہو تو بیوی کو لے جاؤ۔۔۔اور اس بچے کو میرے حوالے کر دو۔۔۔بہت محبت سے پالوں گا اسے۔۔۔اور تمہارا دشمن بناؤں گا۔۔۔"

شمریز خان دشمنی یہاں ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اس شخص کے دل کو کچلنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے نساء کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔جو اپنے بیٹے کا سن کر مزید بری طرح سے رونے لگی تھی۔۔۔

اشہاب نے اسے اپنے قریب کرتے اس کے لرزتے وجود کو سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

"میں اپنے بیٹے کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جانا۔۔۔ہماری جان ہے وہ۔۔۔اسے دشمنوں کے حوالے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔"

نساء سسک رہی تھی۔۔۔

"آپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔۔"

اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر نساء کو اندر بیٹھایا تھا۔۔۔۔جو بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔

"میرے بیٹے کو میرے حوالے کر دو۔۔۔وہ معصوم ہے۔۔۔ اس نے کچھ نہیں بگاڑا تمہارا۔۔۔"

وہ بہت ضبط سے بول رہا تھا۔۔۔وہ نساء کو محفوظ کر چکا تھا۔۔۔

اب اس کی نظریں اپنے روتے ہوئے بیٹے پر تھیں۔۔۔جس کے رونے کی آوازیں اس کا دل چیر رہی تھیں۔۔۔

"تمہیں چوائس دیتا ہوں۔۔۔آ کر لے جاؤ اپنے بیٹے کو۔۔۔"

اس نے مصعب کو زمین پر ڈال دیا تھا۔۔۔نساء کا دل پھٹنے لگا تھا۔۔۔

اشہاب جانتا تھا یہ شخص کتنا سفاک تھا۔۔۔وہ یہاں صرف اسے قتل کرنے آیا تھا۔۔۔مگر صرف اس کی تکلیف دیکھنے کی خاطر ایسا کر رہا تھا۔

اشہاب کی آنکھوں سے خون نکل رہا تھا۔۔وہ اپنی جگہ سے آگے

بڑھا تھا۔۔۔۔

شمریز خان نے اس کے سینے پر نشانہ باندھا تھا۔۔۔مگر وہ رکا نہیں

تھا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے قریب جارہا تھا۔۔اسے اپنی جان کی پرواہ نہیں

تھی۔۔۔اسے صرف اپنے بیٹے کو محفوظ کرنا تھا۔۔۔

نساء کا دل رک گیا تھا۔۔۔وہ دونوں اس کے لیے اس کی زندگی

تھے۔۔۔آج اشہاب لغاری نے اپنے بیٹے کے لیے اپنی محبت کا

اظہار کردیا تھا۔۔۔۔اس کا بیٹا اس کی زندگی تھا۔۔۔

جس کو بچانے کی خاطر وہ اپنی جان داؤ پر لگا گیا تھا۔۔۔

اسی لمحے گولی چلی تھی۔۔ نساء ے لبوں سے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔یکے بعد دیگر تین فائر ہوئے تھے۔۔۔

اشہاب اپنے بیٹے کے اوپر جا گرا تھا اور اسے اپنی بانہوں میں بھرتا سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔۔

وہاں ایک دم سے ہلچل مچی تھی۔۔۔گولی شمریز خان کو لگی تھی۔۔۔

جو چلانے والا ضیغم لغاری تھا۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔

اس نے اپنی پوری میگزین شمریز خان پر خالی کر دی تھی۔۔۔

اشہاب کے آدمیوں نے یہ دیکھتے ہی اپنے ہتھیار اٹھائے تھے اور شمریز خان کے آدمیوں کو یرغمال بنالیا تھا۔۔۔

جو اپنے سردار کی حالت دیکھ اپنی جان بچانے کی خاطر خود ہی سرینڈر کر گئے تھے۔۔۔ مزید خون خرابہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

ضیغم لغاری نے اپنے دل کے ٹوٹنے کا بدلہ لے لیا تھا۔ اشہاب نے پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ زمین پر پڑا تھا۔۔۔اس کی سانسیں ابھی بھی چل رہی تھیں۔۔۔۔

"تمہارے بیٹوں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔وہ دونوں جگہ پر ہی مر گئے ہیں۔۔۔اور تمہاری بیٹی آئی سی یو میں دم توڑ گئی ہے۔۔۔ تمہاری بیوی یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتے دل کا دورہ پڑنے سے چل بسی۔۔۔۔

تمہاری نسل تمہارے ساتھ ختم ہو گئی شمریز خان۔۔۔تمہارا نام لینے والا اب کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اشہاب نے اس کے سینے پر اپنا پیر رکھا تھا۔ جبکہ وہ اپنی بربادی کی یہ خبر سنتا رونے لگا تھا۔۔۔

اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ کر زمین میں جذب ہوئے تھے۔۔۔

اور اس کی سانس نکل گئی تھی۔۔۔ مرنے کے بعد بھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔۔۔

اشہاب لغاری نے ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی اور اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے گاڑی سے باہر آتی نساء کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جو روتی ہوئی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

"مصعب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔جو اس وقت اپنے باپ کے سینے سے لگا بالکل پر سکون ہو چکا تھا۔۔

"بالکل ٹھیک ہے ہمارا بیٹا۔۔۔۔بہت بہادر ہے اپنے بابا کی طرح۔۔۔اور اسے اس وقت اپنی ماں کے آنسو بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔"

اشہاب کی بات پر نساء بھیگے چہرے کے ساتھ مسکرا دی تھی۔۔

"مجھے دیں میرا بیٹا۔۔۔ آپ کے خوف نے اسے بھی خاموش کروا دیا ہے۔۔۔ یہ رو کیوں نہیں رہا۔۔۔"

نساء کو تشویش ہوئی تھی کہ وہ اتنی جلدی چپ نہیں کرتا تھا۔۔۔ وہ بہت بری طرح سے ڈر گیا تھا۔۔ اور رو رہا تھا پہلے بہت زیادہ۔۔

نساء نے جیسے ہی اسے اشہاب سے لیا وہ پھر سے رونے لگا تھا۔۔

"میرے بیٹے کو ابھی اپنے بابا کے پاس رہنا ہے۔۔۔"

اشہاب لغاری سے اپنے بیٹے کا رونا نہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی اس نے مصعب کو اپنی بانہوں میں لے کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔ وہ

پھر سے سکون میں آ گیا تھا۔۔۔نساء نے آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔"

اسے بیٹے کی اس بے وفائی پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

جبکہ اشہاب اس کی شکل دیکھ مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھتا اسے اک۔گ حصار میں قید کرتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔نساء بھی ان باپ بیٹے کی یہ محبت دیکھ مسکرادی تھی۔۔

یہ سچ تھا کہ اس کا بیٹا اس سے زیادہ اپنے باپ کا دیوانہ تھا۔۔۔

وہ بہت محبت کرتا تھا اپنے باپ سے۔۔۔نساء کے دل سے یہ پیار صدا قائم رہنے کی دعا نکلی تھی۔۔۔

دشمن اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔اس نے جہانگیر لغاری کا خاندان ختم کرنا چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ آج خود اپنے خاندان کی بربادی دیکھ اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔۔۔ ضیغم تکلیف میں تھا۔۔مگر وہ دونوں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنے والے تھے۔۔۔

ختم شد------